یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز نامہ پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

خریداران ممالک بیرون سے .. .. ۱ شلنگ ۶ شلنگ

عام سے .. .. ۱۰ روپے ۱ روپیہ ۴ آنہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ۸ روپے ۱ روپیہ ۴ آنہ

بغیر خریدہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ نمونہ کا پرچہ آدہ آنے کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین بہ غرض درج کی جائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

الصلوٰۃ والسلام

اس کتاب کا اشتہار اخبار وکیل میں شائع ہونا ضرور ہے

درخواستوں کے موصول ہونے کی تاریخ

یہ اب بہت کم کتابیں ہیں جن پر نگاہ ڈالنے سے خطوط آنے والے ہیں ان کی قدر

میں بذریعہ وی پی جلد روانہ

کبھی بیگی ہوئی کتاب

پرستار دوست ہو جائیگی

امید ہے اس پیشکش

دروغ شرط سے

اس سلسلہ کے جو جو معلومات کا

معاہدہ نوری کے شوق ہوں وہ جلد

ذوق سے شباب ہوں

مجھے اشتیاق ہوں الکتاس

یہ کتاب صاحب

تحریر فرمائیں

ضرور ہے

ضرور ہے

ضرور ہے

جلد ۱۶ | امرتسر ۴ شوال ۱۳۱۸ھی مطابق ۴ فروری ۱۹۰۱ء یوم دوشنبہ | نمبر ۴۵

وکیل

امرتسر ۴ شوال ۱۳۱۸ھ مطابق ۴ فروری ۱۹۰۱ء یوم دوشنبہ جلد ۱۶ نمبر ۴۵

علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ۲۸ جنوری ۱۹۰۱ء

ہم نے پچھلے ہفتہ مین علیا حضرت قیصرہ ہند کے ذاتی اوصاف بترسیل ایجاز بیان کر چکے ہین۔ اگرچہ مختصر پسندی کی ہمنے بہت کچھ کام لیا مگر مضمون ہی ایسا تھا۔ اور اپکی فضایل شیمار اس کثرت سے تھے کہ مختصر سے مختصر مضمون کیلئے ایک دفتر درکار ہے۔ اب اس ہفتہ مین ہمارا ارادہ ہے کہ نہایت مختصر طور پر اونکی زندگی اور عہد کے اہم واقعات اور اونکی پولیٹکل اور سوشیل ترقی کا ذکر کرکے اس دردناک مضمون کو ختم کرین۔

پیدایش | ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ء سوم کے خلف رابع اور جارج چہارم کے حقیقی بہائی تھی۔ انکی والدہ کوبرگ کی شہزادی تھین۔ ڈیوک آف کینٹ سے شادی کیوقت بیوہ تھین اور پہلے شوہر سے صاحب اولاد بھی تھین چونکہ پیدا ہوتے ہی شاہ ولیم کی لاولدی کے سبب سے یہ امر یقینی ہو چکا تھا کہ آپ ہی وارث تاج و نگین ہین۔ اس واسطے انکی والدہ چاہتی تھے کہ انکا نام ایلیز بتھ رکھا جائے تاکہ انگلستان کی مشہور ملکہ ایلیز بتھ سے ہمنامی کی نسبت قایم ہو۔ مگر حسن اتفاق سے انکے دونو گاڈ فادر شہنشاہ الیگذنڈر اول شاہ روس اور دوسرے اونکے چچا جارج (جو اس وقت اپنے فاتر العقل والد جارج سوم کے نیابتاً سلطنت کا کام کرتے تھے اور بعد مین جارج چہارم کے لقب سے تخت نشین ہوئے تھے۔ چونکہ ان دونو نامون کو ایلیز بتھ سے کوئی مناسبت نہ تھی اس وجہ سے انکا نام الیگزنڈرینا جارجینا تجویز ہوا۔ مگر چونکہ جارج کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ اوسکا نام کسی دوسرے کے بعد آوے اسلیے بجائے جارجینا کے وکٹوریا رکھا گیا جو اونکی والدہ کا نام تھا۔

ابھی پورے برس کی نہ ہوئی تھین کہ سر پر سے باپ کا سایہ اوٹھ گیا۔ انکی والدہ جو انگلستان مین محض غریب الوطن تھین اور یہانکے رسم و رواج اور زبان سے بھی ناواقف تھین بسا اوقات دل برداشتہ ہو جاتین۔ اور تنہائی کے سبب سے گھبرا جاتین۔ علاوہ برآن اونکے پاس اتنا روپیہ بھی نہ تھا جس سے وہ اپنی پوزیشن بحال رکھ سکتین۔ بدین وجہ وہ اکثر اپنے وطن مین واپس جانیکا قصد بھی کرتین۔ مگر جب پرنس لیوپولڈ اونکے حقیقی بہائی نے (جو آخر مین شاہ بلجیم ہوگئے تھی) انگلستان مین آکر اونہین اس حرکت سے منع کیا اور مالی امداد بھی دی بلکہ اونکی دلجوئی کیلئے خود بھی انگلستان مین ایک عرصہ کیلئے توطن اختیار کیا تو انکی وحشت دور ہوئی اور رفتہ رفتہ یہان سے مانوس بھی ہوگئین۔

تعلیم اور تربیت | انکی تعلیم اور تربیت کا اہتمام سر ونسنٹ لیہزون کی سپرد تھا۔ اگرچہ انکی تعلیم مین وہ موشگافیان نہ ہوئین جو بالعموم شاہزادون اور شاہزادیون کی تربیت مین ہوا کرتی ہین۔ مگر کسی معاملہ مین کوئی کمی بھی نہ رکھی گئی۔ انکی والدہ کی تمنا یہ تھی کہ آپکی اخلاقی تعلیم پر زیادہ تر زور دیا جاوے اور یہ جب بڑی ہون تو زمانہ کو اپنے اخلاق حسنہ سے تسخیر کرین۔ یہ خیال انکی والدہ کو یہانتک نصب العین تھا جس کا کچھ بھی اندازہ نہین۔ چنانچہ اوسکا اثر تھوڑے ہی دنون مین نمودار ہوا۔ اور کم سن شہزادی اخلاق حمیدہ مین شہرہ آفاق ہوئین چنانچہ ایک موقع پر وہ سبق پڑھتے مین اپنی اسسٹانٹ

کہ سلطنت کی وراثت میرے لیئے ایسی یقینی ہے۔ یہ کہکر کسیقدر تامل کے بعد یہ فقرہ فرمایا جو اس کمسنی مین بخت تیز نگر تھا۔ اور واقعی اونکی آیندہ کامیابی کی فال تھا۔ اگرچہ بلحاظ شان و شوکت کے یہ منصب بہت دلفریب ہے مگر اسکی ذمہ واریان بھی بہت بڑی ہین۔ اور آخر مین بڑے غور اور فکر کے بعد یہ کہا کہ مین "اپنے آپکو ایک نیک ثابت کرونگی"۔ حق یون ہے کہ یہ دوسرا فقرہ اونکی نیک نہادی اور حسن نیت کا اعلےٰ ثبوت ہے۔ اور اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ اونہون نے آخر عمر تک اپنے اس وعدہ کو فراموش نکیا۔ جب کبھی وہ اپنی والدہ کی رفاقت مین باہر نکلا کرتی تھین تو اکثر لوگ پاس ادب سے اونہین دیکھ کر ٹوپی اوتارتے اور بعض نعرۂ خوشی کیا کرتے تو اونکی والدہ ایسے موقعون پر اکثر اون سے مخاطب ہوکر فرمایا کرتین "یہ یاد رکھنا کہ یہ تمہارے لحاظ نہین بلکہ اوس منصب کے لحاظ ہے جو آیندہ تمہین ملنا ہے کہین ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے اوس منصب کو ذلیل کرو۔ میرا خلاصۃ المقاصد یہ ہے کہ تمہین اس طرح پر تربیت کردون کہ تم ایک نیک بخت عورت بنجاؤ۔ اور جہان تم میرے حسب منشا نیکبخت ہوگئین تو ملکہ بن جانا کچھ مشکل نہین"۔

اگرچہ گیارہ بارہ برس کی عمر مین اونہین لاطینی جرمنی اور فرانسیسی کی تعلیم ہوئی اور جرمنی اور فرانسیسی مین تو گفتگو خواندگی کی فی الجملہ مہارت بھی ہوگئی تھی۔ مگر وہ اپنی مادری زبان مین ہی گفت و شنید پسند کرتی تھین۔

علم مجلس اور حاضر جوابی کچھ ایسی خداداد پائی تھی کہ اس عمر مین بالکل فوق الفطرت معلوم ہوتی تھی۔ ایکدن اپنے چچا ولیم چہارم کے پاس بیٹھی تھین کہ باجا بجنے لگا تو چچا نے پوچھا کیون تمہین کیا پسند ہے تو اونہون نے فوراً جواب دیا کہ مجھے تو وہی گانا جس مین حضور کی بقائے عمر کی دعا ہو یعنے گاڈ سیو دی کنگ۔

خدا ترسی۔ خدا پرستی اور ہر معاملہ مین بارگاہ الٰہی سے استعانت کرنا اونکی ابتدائی تعلیم کا ثمرہ تھا جسکا التزام اونکی شفیق والدہ نے بہت ہی سے کیا تھا۔ اور یہی باعث تھا کہ جب آرچ بشپ کنٹوری نے اونہین بیٹی بنے سے جگا کر طالع بیدار کا مژدہ یعنے تخت نشینی کی بشارت دی تو بجائے اسکے کہ وہ غلغلۂ شادی یا ساز طرب کا حکم دیتین اونہون نے یہ کہا کہ "مجھے تو پہلے خدا کا شکر ادا کرون اور اوس سے اس بڑی ذمہ داری کے کام مین طلب ہمت اور استمداد کرون"۔

سن بلوغ اور تخت نشینی ۲۴ مئی ۱۸۳۷ء کو وہ سن بلوغ کو پہونچین یعنے اٹھارہ سال پورے ہوئے۔ اونکے چچا کی دلی آرزو تھی کہ یہ اونکی حیاتے جی بالغ ہوجائین۔ اگرچہ یہ دلی مراد بر آئی مگر عید ہوئی ذوق ولی شام کو۔ خدا کی قدرت کہ وہ اوس وقت اپنی مرض الموت مین مبتلا تھے۔ اور فقط ایک ہی مہینے بعد اوسی مرض سے انتقال ہوا۔

۲۱ جون ۱۸۳۷ء کو اونکے گیارہ بجے وہ تخت آبائی پر جلوس فرما ہوئین اوس وقت ہر ایک کو یہ خیال تھا کہ یہ ناتجربہ کار اور کم سن لڑکی ضرور ہی ایسی مخمصہ مین جہان بڑے بڑے کہن مشق اور سرد و گرم زمانہ دیکھے ہوئے جھجک جاتے ہین ٹھوکر کھیگی۔ مگر اللہ رے اقبالمندی کہ آپ کے چہرہ پر ذرا بھی تزلزل یا ہراس معلوم نہ ہوا۔ بلکہ اونہون نے کمال وقار اور تمکنت سے سب عمائد سلطنت اور ارکین دولت کا کورنش قبول کیا۔ جن مین اونکے دو ضعیف العمر چچا ڈیوک آف کیمبرلینڈ اور ڈیوک آف سسکس بھی تھے۔ اور بعد اسکے ایک نصیح و بلیغ تقریر کی جس کے دو فقرے ہم اپنی ناظرین کے لیئے یہان درج کرتے ہین۔

شاہ سابق یعنی میرے شفیق چچا کی اندوہناک واقعہ کی سبب سے اس ملک کا انتظام و اداسی میرے ذمہ پڑا ہے۔

چونکہ خاص انگلستان مین میری تعلیم اور تربیت اپنی شفیق والدہ کی نگرانی مین ہوئی ہے اس سبب سے مین آیام طفولیت سے اپنے ملک کی طریق سیاست کو پسند کرنیکی عادی ہوگئی ہون۔ میری ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ اصلاح یافتہ مذہب کی جو بروئے قانون کے مقرر ہوا ہے حمایت کرون۔ اور ساتھ ہی سب کی کامل مذہبی آزادی کو بحال اور برقرار رکھون مین اپنی رعایا کے ہر ایک فرقہ اور طبقہ کی لوگونکی رضاجوئی اور خوشنودی ہمیشہ پیش نظر رکھونگی جب اس سنے نیز اور پر مغز تقریر سے فارغ ہوئین تو سب حاضرین نے آپکے دست مبارک پر بوسہ دیا۔ (باقی آیندہ)۔

انجمن نعمانیہ لاہور کا تیرہوان سالانہ جلسہ

۲۵-۲۶-۲۷ جنوری ۱۹۰۱ء کو لاہور مین برمکان نواب شیخ غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم حسب معمول نہایت دھوم دھام اور خاص اہتمام سے منعقد ہوا۔ ہندوستان کے مختلف مقامات دور و نزدیک سے آکر کثیر التعداد علماء کرام و رؤساء عظام رونق افروز جلسہ ہوئے تھے۔ انعقاد جلسہ

سے کچھ پہلے حضور قیصرہ مرحومہ کے انتقال پر ملال کی خبر وحشت اثر ناگہان پہونچکر ممبران و عہدہ داران انجمن کو از بس اندوہگین کرچکی تھی جسپر لاہور مین سب سے پہلی ماتمی مجلس انجمن ہذا کیطرف سے بسرپرستی عالیجناب سردار بہادر راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب بالقابہ رئیس اعظم لاہور و لائف پریزیڈنٹ انجمن منعقد ہوئی۔ اور اوسیوقت تعزیت کا ایک طویل تار انجمن کیجانب سے گورنمنٹ کیخدمت مین بھیجا گیا۔

جلسہ مین اول یہ تجویز پاس ہوئی کہ ایکی سالانہ اجلاس مین بطور یادگار قیصرہ مرحومہ انجمن کیطرف سے ایک خاص جلسہ بھی قایم کیا جائیگا جس کے اغراض و مقاصد بیان ہونگے۔ بعد ازان مولوی شیخ انعام علیصاحب سٹن جج سیالکوٹ نے ایک نہایت مؤثر اور پر درد تقریر مین حضور قیصرہ کیوفات پر اظہار غم کیا۔ اور یہ تجویز پیش کی کہ آپ کی یادگار مین ایک خیراتی فنڈ اہل اسلام کی تعلیمی اغراض کیلیئے کھولا جائے۔ منشی محرم علیصاحب چشتی نے اس تجویز کی زور سے تائید کی۔ مولوی محمد فضل الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ نے ایک پر تاثیر تقریر مین حضور قیصرہ کے اوصاف و کمالات کا تذکرہ کرکے یہ تجویز پیش کی کہ جو فنڈ انجمن کیطرف سے یادگار قیصری مین کھولا گیا ہے اسکی دو حصے کیئے جائین ایک حصہ تو غریب طلبہ انجمن کی دینی تعلیم کے اخراجات مین دیا جاوے۔ اور دوسرا زنانہ تعلیم و دینیات مین صرف ہو۔ منشی محرم علیصاحب اور چودھری نبی بخش صاحب بی۔ اے نواب شیخ غلام محبوب سبحانی صاحب موصوف الصدر سردار یار محمد خانصاحب پنشنر ای۔ اے سی و آنریری مجسٹریٹ گجرات وغیرہ صاحبان نے اس تجویز کی زور سے تائید کی۔ اور اسیوقت مندرجہ ذیل قوم چنیدہ کمیٹی اور جمع کیگئین۔

(۱) لفٹنٹ کرنیل سردار بہادر راجہ محمد عطاء اللہ خانصاحب صدر جلسہ مار (۲) نواب شیخ غلام محبوب سبحانی صاحب مار۔ (۳) جناب آغا محمد وزیر خانصاحب مار (۴) مولوی تاج الدین احمد صاحب سیکرٹری انجمن ۵ مار (۵) مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سیکرٹری انجمن ۶ مار (۶) شیخ انعام علیصاحب ۵ (۷) مولوی محمد فضل الدین صاحب ۵ (۸) چودھری نبی بخش صاحب ۵ (۹) محرم علیصاحب چشتی ۵ (۱۰) چودھری فیض بخش صاحب ۵

لاہور مین قیصرہ مرحومہ کا ماتم اور مسلمان لیڈیونکی طرف سے اظہار غم

حضور ملکہ معظمہ کی وفات پر یہ اپنی قسم کی پہلی مجلس تعزیت ۲۶ جنوری کو برمکان مرزا محمد علیصاحب رئیس لاہور بصدارت مسز اٹکینس صاحبہ منعقد ہوئی۔ مکان کے سارے سامان سے آثار ماتم عیان تھے۔ لیڈیان جو آنکر شریک جلسہ ہوئین وہ بھی ماتمی لباس پہنے ہوئے تھین۔ مرزا صاحب نے قیصرہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہونچانے کیغرض سے اس تقریب پر غرباء کو کھانا کھلایا۔ اس جلسہ مین حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے (۱) اس مجلس کی صدر نشین مسز اٹکینس (صاحبزادی کمشنر بہادر لاہور کی لیڈی صاحبہ) ہون (۲) مسلمان پردہ نشین خواتین لاہور کا یہ جلسہ حضور قیصرہ کی وفات پر صدق دل سے اظہار غم کرتا ہے اور کہ آپ کی رحلت سے مستورات عالم نے اپنی طبقہ اناث کا روشن ترین زیور کھو دیا ہے جسپر اونہین بیجا فخر و ناز تھا (۳) یہ میٹنگ قیصرہ مرحومہ کے حق مین نہایت خلوص سے دعا مغفرت کرتی ہے اور اس امر کی معترف ہے کہ ہندوستانی عورات کو تہذیب و تمدن کا جو درجہ حاصل ہے اسمین بھی منجملہ اور نیک برکات کے جو اس ملک کو قیصرہ مغفورہ کی فیضان صحبت سے نصیب ہوئی ہین یہ بیچاریان کہان اور اس قسم کی مجالس کہان؟ (۴) لیڈی ینگ صاحبہ و لیڈی کرزن صاحبہ بالقابہا کی معرفت یہ مجلس خاندان شاہی کیخدمت مین اپنی دلی ہمدردی کا مخلصانہ اظہار کیا چاہتی ہے (۵) اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ لیڈی ینگ صاحبہ کیخدمت مین مسلمان پردہ نشین بیبیون کیطرف سے مرزا محمد علیصاحب یہ پیغام بھیجین۔ لاہور کی مسلمان مستورات کا ایک عظیم جلسہ آج بتاریخ ... الخ آخر مین مسز اٹکینس صاحبہ نے ایک مختصر مگر قابلانہ تقریر مین بیان فرمایا کہ "مین آپ لوگون کا اس خلوص و عقیدہ سے جو قابل تعظیم شریف بیبیان اہل اسلام کی تقریرون سے ظاہر ہوا اور نیز اس عام فیلنگ سے جو قیصرہ کیوفات پر آپ لوگون مین پایا جاتا ہے نہایت متاثر ہوئی"۔

ایک اور جلسہ تعزیت

اگلے دن (۲۷ جنوری) کو خان بہادر منشی محمد لطیف صاحب ڈسٹرکٹ جج کے مکان پر ہوا۔ جو پہلے جلسہ سے بہت زیادہ شاندار تھا۔ کیونکہ اسمین ہندو مسلمان عیسائی بنگالی غرض ہر ملت و مذہب کے بڑے بڑے رؤسا لاہو

کی بیگمات اور لیڈیان آنکر شامل ہوئی تھین۔ اس میٹنگ کی صدر نشین بھی مسز اسکینس صاحبہ ہی تھین۔ ہمین یہ سُنکر خوشی ہوئی کہ ایڈیٹر اخبار تھذیب نسوان کا ان جلسون سے خاص تعلق رہا۔ بلکہ اس دوسرے جلسہ کی سیکرٹری تو خود ایڈیٹر صاحبہ تھذیب نسوان ہی تھین خواتین پنجاب مین تھذیب و ترقی کا چرچا ہمارے نزدیک بہت کچھ اسی ہونہار اخبار کی قابل داد مساعی کی طفیل سے ہے۔ ہمین امید ہے ملک اسکی کماحقہا قدر کریگا۔ اس جلسہ مین حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:-

ایٹکلس صاحبہ

(۱) مسز رائے بشی داس صاحبہ کی تحریک اور مسز روشن لال صاحبہ کی تائید اور جملہ حاضرین کی متفقہ رائے سے مسز صدر انجمن قرار پائین۔ (۲) بتجویز مسز محمد لطیف صاحبہ و بتائید مسز احمد حسین خانصاحبہ مسز ممتاز علیصاحبہ ایڈیٹر اخبار تھذیب نسوان سے درخواست کیجائے کہ اس جلسہ کی سیکرٹری ہونا منظور فرمائین چنانچہ بالاتفاق ایسا ہی ہوا۔ پریزیڈنٹ صاحبہ نے اردو تقریر سے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ مسز ہردیالی روشن لال صاحبہ نے ریزولیوشن نمبر ۱ کی تحریک کرتے ہوئے ایک مؤثر تقریر کی۔ مسز ممتاز علیصاحبہ نے بھی ایک دردانگیز تقریر کی۔ مسز احمد حسین خانصاحبہ نے اپنے لائق شوہر کی وہ مؤثر نظم پڑھکر سنائی جو منشی صاحب نے خواتین لاہور کی درخواست پر خاص اس تقریب کیلئے تصنیف کی تھی۔ اظہار ہمدردی وغیرہ سے متعلق باقی تمام کارروائی پہلے جلسہ کے مطابق تھی جسے بوجہ عدم گنجائش درج نہین کرسکتے۔

معاملات ہند پر عالیجناب محمد آغا خان صاحب کے سی آئی ای۔ کی قیمتی رائے۔

آغا صاحب ممدوح ہندوستانمین کیا بلحاظ مذہبی تقدس کے۔ کیا بلحاظ تجارتی رسوخ کے اور کیا بلحاظ سوشیل امتیاز کے ایک بڑے ہی بارعب اور عالی وقار تبرگ ہین۔ آپ خوجہ کمیونٹی کی تو آپ دینی و دنیاوی دونو طریق سے مقتدا و پیشوا ہین ہی۔ خوجہ صاحبان کی قوم اس ملک مین قدیم الایام سے چلی آتی ہے۔ دراصل تو یہ لوگ ایران کے رہنے والے تھے۔ مگر جب وہان کی ظلم و تعدی سے تنگ آگئے تو ایران کو خیرباد کہکر یہان ہندوستان مین آن بسے۔ تاریخ سے جہانتک پتہ لگتا ہے اس قوم نے گزشتہ دو ہزار سال سے فوجی صیغہ مین تو کوئی ناموری اور امتیاز حاصل نہین کیا۔ مگر کاروبار تجارت مین یہ لوگ شروع ہی سے خاص دخل رکھتے ہین صلح کاری و امن پسندی انکا خاصہ ہے۔ جہان کہین یہ آباد ہوئے اپنی مستقل مزاجی۔ کفایت شعاری اور تجارتی مذاق کے باعث اپنی تجارت کو ترقی دی۔ اور روپیہ سے مالامال ہوگئے غیر ممالک مین سفر کرنے اور اجنبی اقوام سے مستفید ہونے مین انکو بہت کم سوشیل مزاحمتین ہین۔ یہی انکی ترقی کا ایک بڑا راز ہے۔ یہ لوگ دنیا کی مختلف حصون مین آباد ہین۔ بمبئی مین جہان ہز ہائینس آغا صاحب تشریف رکھتے ہین انکے ۵۰۰۰ گھرانے ہین۔ انمین یہ اصحاب بہت ہی مشہور و معروف ہین۔ تازیہ بل فضل بھائی مسٹر کمار یا ہبیل قاسم مسٹر ابراہیم رحیم اللہ۔ زنگبار مین خوجونکی ایک ہزار گھر ہین۔ وسط ایشیا اور ایران مین پانچ ہزار۔ آغا صاحب ممدوح کے والد بزرگوار نے ۸۲ سال کی عمر مین وفات پائی۔ آپکے خاندان کو اون خدمات کے صلہ مین جو انہون نے جنگ افغانستان مین ظہور پذیر ہوئین سرکار عالیہ سے کچھ سالانہ عطیہ ملتا ہے جسکی باعث یہ خاندان بہت ہی مشہور ہے۔ آغا صاحب نے اخبار "برٹش انڈیا" مین کومرس انکو وقایع نگار سے بروقت ملاقات فرمایا کہ "مین اپنے ہموطنون اور اونکی طرز معاشرت کے متعلق اور نیز اسبارہ مین گفتگو کرنا چاہتا ہون کہ ہندوستانکی آئندہ ترقی پر انکے وجود کا کیا اثر پڑنا ممکن ہے۔ مجھے یہ معلوم کرنیکی بھی خواہش ہے کہ دیگر لیڈرون کی اس معاملہ مین کیا رائے ہے۔ مگر اثناء گفتگو مین سرتاسر میری مراد صرف روپیہ ہی نہ ہوگی۔ بلکہ اصلی سرمایہ زمین ہے جسکی دولت علم و عقل سے کام لینے سے پیدا ہوسکتی ہے۔ علاوہ اس تربیت سے میری مراد فقط کتابونکا مطالعہ نہین ہے۔ گو ہند مین کتابی تعلیم اور خاصکر مغربی تعلیم کا آجکل چرچا بڑھا ہوا ہے لیکن تیس چالیس کروڑ آدمی سارے کے سارے عالم۔ فاضل اور فلاسفر نہین بن سکتے۔ اور اگر ایسا ہو بھی تو ملک کی مادی ترقی رک جائیگی۔ ملک کی وہ تمام پیداوار مین مفقود ہو جائینگی جن پر اون دماغی محنت کرنے والونکا گذارہ ہوسکے۔ مین نہایت ضروری اور سب سے مقدم علمی تعلیم کو خیال کرتا ہون۔ ہماری مادی ترقی کا جزو اعظم وہ معلومات ہین جو اپنے ملک کی قدرتی اشیاء اور اونکی قوی کی ماہیت سے متعلق حاصل کیجائین۔ مین میری دلی خواہش ہے کہ ہندوستان کا ہر شخص خواہ وہ کسی درجہ یا طبقہ کا ہو۔ اپنے ملک کی ہر چیز کا باقاعدہ استعمال سیکھے۔ مین ہندوستانکی مادی دولت کے متعلق انگریزی اخبارات مین بڑے بڑے حوصلہ افزا مضامین دیکھتا ہون مگر افسوس بحالت موجودہ ہندوستان اپنی اس دولت سے فایدہ نہین اوٹھا سکتا۔" آپنے یہ بھی فرمایا کہ "صنعتی تعلیم بہت کم لوگ پاتے ہین۔ کاشتکارونکی حالت جدا قابل رحم ہے۔ کسان بیچارہ باوجود اپنے کام کی واقفیت رکھنے اور اصلیت کو سمجھنے کے بھی بمشکل روٹی کما سکتا ہے جس کیوجہ صرف یہ ہے۔ اسکی واقفیت باقاعدہ اور علمی طور پر نہین ہوتی۔" گویا جہان علم ہے وہان عمل کی کمی ہے۔ اور جہان عمل ہے وہان علم کی کمی ہے۔ مین چاہتا ہون کہ ملک کا بچہ بچہ خواہ وہ کسی قوم کا ہو اپنی مادری زبان مین قدرتی اشیاء کی ماہیت اور استعمال سیکھے پھر اس کو کام مین لانیکے لئے سائنس کی اعلیٰ تعلیم بقدر ضرورت دیجائے۔ پھر کتابون اور درسگاہون مین علمی تجربات کے ذریعہ انہین کاشت کے طریقون سے باخبر کیا جائے۔ یہ سب کچھ اونکی مادری زبان مین ہو تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکین۔" دیہاتی مدارس مین مادری زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی کی تعلیم دیے جانیکے متعلق آپنے فرمایا کہ "ملک کی اقوام مختلفہ کو جنکی زبانین اور رسم و رواج وغیرہ کل باتین مختلف ہین۔ انگریزی طریقہ پر نہین لاسکتے۔ اگر آپ ایسا کرین گے تو انہین تعلیم نہین دیسکتے۔ مین پہلے ہی کہا ہے کہ تعلیم و تربیت انکی مادری زبان مین ہی ہونی چاہئے۔ اسبارہ مین لکھا تو بہت کچھ جا چکا ہے۔ مگر افسوس افسران تعلیم اس قسم کے نصاب جاری کرنیکی طرف چندان میلان نہین رکھتے۔ تعلیمی دقتین اس طرح رفع ہوسکتی ہین کہ اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان یورپ اور امریکہ کی زراعتی و صنعتی و تجارتی شہرون مین اول خود اچھی طرح کسب کمال کرکے آئین۔ پھر ہندوستان کو دیہات مین جاکر کام کرین۔ مین نہین چاہتا کہ موجودہ طریقون کو بالکل خیرباد کہا جائے مگر کم از کم انمین ضروری ترمیم و تنسیخ بلاشبہ ہونی چاہیئے۔" آپ کی تقریر کے اگلے حصہ کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ صنعت و حرفت کی عملی تعلیم پرائمری کلاس سے لگاکر یونیورسٹی کی انتہائی درجہ تک ہونی چاہیئے۔ شہری طلباء مین سے جو ذہین اور ہوشیار ہون۔ مانچسٹر گلاسگو وغیرہ کے کارخانون مین کام سیکھنے کیلئے بھیجے جائین۔ تجارتی جماعتون کو طلباء کیلئے اس قسم کی سہولتین پیدا کرنی چاہئین کہ وہ ممالک یورپ کی تجارتی مقامات مین رہکر اس کام کی پوری پوری واقفیت پیدا کرین۔ اگر ہندوستان یورپ مین شائستگی معراج کمال پر پہونچ چکی ہے تب بھی وہان اس قسم کی تعلیم کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پھر ہندوستانکی نا تعلیمیافتہ لوگون کو اسکی اتنی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ جرمنی کا طریق تعلیم نسبتاً دیگر ممالک سے بہتر ہے اگرچہ وہ بھی ایسا نہین جیسا مین چاہتا ہون۔ مین ہندوستانکیلئے نہایت مکمل اور سود مند طریقہ کا خواہان ہون۔ یہان قدیم تجارتی مجالس جنکا ہماری تواریخ مین تذکرہ ہے حالات زمانہ کے مطابق پھر از سر نو تازہ ہو سکتی ہین۔" فرمایا کہ "ہندوستان انگلستان کا بچہ ہے۔ بچہ ماں کی نگرانی میں

الحمد للہ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے اپنی عمر کے ۱۶ سال بخیر و خوبی پورے کرلئے اور

اس قلیل عرصہ مین جو کامیابی اپنے مہتم بالشان مقاصد مین بفضلہ تعالیٰ شانہ اور قوم کی امداد سے انجو حاصل کی ہین انکی مکمل اور مفصل رپورٹ مین اسکے عظیم الشان جلسون مین جو ہر سال منعقد ہوا کرتے ہین پیش ہوتی اور خیر خواہان انجمن کی نظرون سے گذر کر انکی مسرت اور اطمینان کا موجب ہوتی رہی ہین۔

سنہ ۱۹۱۰ء

آب اسکا سولہوان سالانہ جلسہ خدا کی عنایت سے ۲-۳ و ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ نومبر روز جمعہ ہفتہ اور اتوار کو منعقد ہونا قرار پایا ہے جس مین حسب معمول ہند و پنجاب کے مشاہیر علماء و فضلاء جادو بیان لیکچرار اور شعرائے نامدار تشریف لاکر اپنے عالی اور پاکیزہ خیالات سے حاضرین کو مستفیض فرمائینگے چونکہ جملہ ہمدردان قوم کی تشریف آوری اور شمولیت ایسے اسلامی جلسہ مین نہایت ضروری ہے اور جلسہ کی عزت و رونق کا باعث۔ لہذا التماس ہے کہ آپ ازراہ ہمدردی امداد اپنے احباب کو شریک جلسہ ہوکر ممنون فرماوین۔ اور اپنی تشریف آوری کی اطلاع ۲۰ فروری ۱۹۱۰ء سے پہلے پہلے بالقصد دین تاکہ آپکے قیام و طعام کا مناسب انتظام کیا جاسکے۔

نوٹ حسب دستور کھانا بطور مہمانی کارکنان انجمن کیطرف سے دیا جائیگا۔ ۲-۲۲ فروری کو بعد نماز جمعہ پہلا اجلاس ہوگا۔

المتمس

خاکسار شمس الدین اعزازی جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام۔ لاہور

یہ ہفتہ بھی نحوست مین پچھلے ہفتہ سے کچھ کم نہ تہا اور ہوتا کیونکر۔ ابھی تک علیا حضرت قیصرہ کا جسد خاکی دفن نہین ہوا تہا۔ ۴ فروری جو گورنمنٹ اودھ انڈیا کے حکم کے موافق ماتم کا دن قرار پایا تہا۔ امرتسر والون نے پوری عزاداری سے گذارا۔ شہر بھر مین ہڑتال رہی۔ ادنیٰ اور اعلےٰ ایک ہی رنگ مین ڈوبے ہوئے تھے۔ کوئی دوکان خواہ کسی قسم کی ہو کھلی نہ تھی۔ اتنے بڑے غدار شہر مین ایک متنفس نظر نہ آتا تہا جو کسی دنیوی شغل مین مصروف ہو غریب سے غریب اور محتاج سے محتاج آدمی بھی جوش عقیدت مین کچھ ایسے سرشار تھے کہ کسی کے مونہہ سے ایک حرف شکایت نہ سُنا۔ دس بجے صبح تک تو شہر مین ایک سناٹا تہا۔ کوئی ذی روح دکھائی نہ دیتا تہا۔ کوچے اور بازار سنسان اور چپ تھے گویا یہان کبھی کوئی تہا ہی نہین۔ اور حقیقت مین شہر خموشان کی مثل بالکل صادق آتی تھی۔ جب ہندو سبھا اور انجمن اسلامیہ کیطرف سے اعلان ہوا کہ آج بھی قیصر باغ مین اظہار ملال کیلئے حاضر ہونا چاہیئے تو اوسیوقت سے لوگ جوق در جوق وہان جمع ہونے لگے۔ حق تو یون ہے کہ یہ نظارہ بھی قابل دید تہا۔ ہزارون آدمیونکا مجمع اور اوپر سے یہ کیفیت کہ کوئی ایسا نہین جو ہنسی ٹھٹہا یا مذاق کی بات کرے۔ اور پھر طرہ یہ کہ اتنی جماعت کیلئے دو کاندار تو دو کاندار ایک حقہ والا دکھائی نہ دیتا تہا۔ بڑے بڑے عمر رسیدون نے یہ شہادت دی کہ ایسی کامل ہڑتال کبھی نہ دیکھی نہ سنی۔ دلی عقیدت اور سچی ارادت کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مُردونکے لیئے کفن کا کپڑا اور مریضون کو دوا بہم نہ ہو سکے۔ مگر کسیکی لب شکایت آشنا نہ ہون۔ دو بجے سے پہلے ہی لوگ قیصر باغ مین اس کثرت سے جمع ہو گئے تھے کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ قیصر باغ کا وسیع میدان بالکل بھر پور تہا۔ آدمی آدمی پر گرتا تہا۔ خاص مردان میونسپل کمیٹی کو جو اس جلسہ کے داعی اور مہتمم تھے اژدحام خلایق کے سبب سے علیا حضرت کے پیچھے تک جانا مشکل ہو گیا آخر کار بڑی دقت اور پولیس کی امداد سے رائے بہادر لالہ گوکل صاحب۔ خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب میان غلام قادر صاحب شیخ غلام صادق صاحب۔ خواجہ غلام صادق صاحب۔ خواجہ صمد شاہ صاحب۔ میر حبیب اللہ صاحب منشی غلام حیلانی صاحب منصف۔ لالہ گوپال داس صاحب وکیل۔ لالہ گنیش داس صاحب اور مسٹر نکل سنٹ سکرٹری اور منشی حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار چونگی۔ اور سردار جیون سنگھ صاحب تحصیلدار و دیگر معززین وہان تک پہونچے اور شہر امرتسر کیطرف سے مارشیچو پر چڑہائی۔ یہ رسم ادا کرکے بورڈ سکول کے احاطہ مین جو عین سامنے واقع ہے ایک بزم ماتم ترتیب دی جس مین سب سے پہلے لالہ گوپال داس صاحب بہنڈاری نے مناسب الفاظ مین علیا حضرت کی وفات کا افسوس فرمایا۔ اور بعد ازان شیخ محمد شاہ صاحب وکیل نے ایک مختصر مگر جامع تقریر مین اسی مضمون کی تکرار کی اسطرح بعض اور صاحبون نے بھی اظہار ملال کیا۔ اس موقع پر ہم یہ لکھے بغیر نہین رہ سکتے کہ میان غلام نبی اور میان حبیب اللہ صاحبان نے جو میان غلام قادر صاحب رئیس اعظم سے علاوہ کمشنگی کے قرابت قریبہ رکھتے ہین۔ اور جنکی فیاض اور جدت پسند طبیعت امور خیر کیلئے ہمیشہ بہانہ ڈہونڈہتی ہے۔ یہ تجویز ایجاد کی کہ شہر کے کل مسلمان محتاج بیواؤن کو آج شام کا کھانا اونکی طرف سے گھر بیٹھے ہی پہونچ جائے چنانچہ اسکا اہتمام اسطرح پر کیا کہ چانول اور نقد وغیرہ چھکڑون مین لدوا کر اونکے آدمی سارے شہر کے گلی کوچون مین ایک ایک عورت کے نام بنام پہونچا آئے۔ ہم میانصاحب موصوف کی اس حسن عقیدت اور خلوص نیت کی دل سے تعریف کرتے ہین۔ واقعی جو ارادت انہون نے ابتداء سے آجتک سارہ مین دکھائی ہے وہ حقیقت مین بہت کچھ تعریف کے قابل ہے۔ امرتسر کے مسلمانون مین جس دلی ہمدردی سے اونہون نے حصہ لیا ہے۔ وہ قابل تقلید ہے۔ ہم زیادہ خوش ہونگے اگر میانصاحب ممدوح ایسی بلکہ اس سے بڑہکر گرمجوشی کے ساتھ ایمپرنس فنڈ مین امداد فرمائین گے ✦

حجاز ریلوے کا سلسلہ تار برقی مدینہ منورہ تک پہونچ جانے کی خبر ہم گذشتہ اشاعت مین لکھ چکے ہین اس ہفتہ کی ڈاک مین جو خبرین موصول ہوئین انکا مندرجہ ذیل خلاصہ غالباً ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ مدینہ منورہ کے مین آخری ستون نصب کرنے کے کام سے فارغ ہو کر صادق پاشا مہتمم حجاز ریلوے لائین مع اپنے سٹاف اور اکثر عمائد مدینہ کے محرم ہوئی کو گئے اور آنحضرت کی تربت پاک پر درود پڑہکر جملہ حاضرین نے اعلیحضرت امیر المومنین کی درازی عمر و ترقی دولت و اقبال کیلئے بڑے خلوص سے دعا مانگی۔ یہ صادق پاشا نے وہین سے ایک تار بارگاہ ہمایون مین اور ایک وزیر محکمہ تعمیرات وگورنر شام کیخدمت مین روانہ کیا۔ ساکنان مدینہ منورہ اس روز نہایت مسرور تھے۔ سلسلہ تار یکم شوال تک غالباً مکہ معظمہ پہونچگیا ہوگا۔ کیونکہ کام بسرعت جاری ہے اور اسی لیئے امید کیجاتی ہے کہ حج کے موقعہ تک انشاء اللہ یمن کی منتہائے جنوبی تک

پہونچ سکیگا۔ یمنی حصہ کیلئے چوبی ستونون کے لدے ہوئے دو جہاز شروع ماہ رمضان مین بندر حدیدہ اور جدہ پہونچگئے تھے۔ سلسلہ تار کی تیاری مین امیر عبد العزیز والی حائل و نجد نے بڑی قیمتی امداد دی ہے۔ بار برداری کی ضروریات کیلئے جسقدر جانور آدمی درکار ہوئے اونہون نے اپنی خوشی خود بہم پہونچائے اور ہمکو اخراجات اپنی گرہ سے دیئے۔ امیر موصوف نہ فقط سلسلہ تار کی بلکہ ریلوے لائین کی تیاری مین بھی نہایت سرگرمی و شوق سے ہر طرح کی امداد کر رہے ہین تمام سامان مطلوبہ کی تیاری و بہمرسانی کا ٹھیکہ دیا جا چکا ہے۔ اور ایک جرمن انجنیر اسی غرض سے مقرر ہوا ہے کہ ترکی انجنیرون کو اپنے ساتھ لے اور لائین کی پیمایش و داغ بیل وغیرہ کا کام مکمل کرے۔ لائین غالباً چار سال کے اندر اندر ختم ہو جائے گی ✦

ہمیں اخبار مین خسارہ اوٹہانیکی عادت یا یون کہین کہ کچھ ایسا چسکا پڑ گیا ہے کہ جہان منفعت تو معلوم آمدنی اور خرچ مین برابری کی صورت نظر آئی وہین ہمیں اپنے آپ سے کچھ اجنبیت سی محسوس ہونے لگی۔ چار سال تک متواتر شائع اوٹہا اوٹہا کر آخر کار جب خدا خدا کر کے برابری کی نوبت ہوئی تو ہمیں یہ سوجھی کہ اسی قیمت پر ہفتہ مین دو بار اخبار کی اشاعت کیجائے مگر اس تجویز کی تکمیل کیلئے یہ ضرور ہوا کہ خریدارونکی تعداد تقریباً تین ہزار کی ہو چنانچہ دو تین مہینون مین اس کمی کی پورا کرنیکے لیئے استدعا کی۔ اگرچہ بعض احباب نے (جن کا شکر احسان نہ کرنا کفر نعمتی مین داخل ہے) ہماری اس التماس پر توجہ فرما کر دیگر خریدارونکی بہم پہونچانے مین بڑی کوشش کی۔ مگر نتیجہ اوسکا اتنا تسلی بخش نہ ہوا جیسا کہ چاہیئے تہا۔ مقام انصاف ہے کہ دوستونکی اتنی عرقریزی اور مساعی جمیلہ پر اور ہماری اپنی خدمات پر (خواہ وہ کتنی ہی ناچیز کیون نہ ہون) تین مہینے کے عرصہ مین دو سو کی قریب خریدارونکی افزونی کچھ بہت بڑی ترقی نہین۔ اگرچہ اس سے ہمکا نہین ہو سکتا کہ اردو اخبارونکی موجودہ حالت اور اردو ناظرین کی قدردانی کو مقابلہ مین یہ ترقی کچھ کم نہین۔ مگر جس تجویز کیلئے ہم مستعد تھے اوسکی تکمیل کیلئے کسیصورت مین کافی نہین۔ ناچار ہم ایک پنچایتی فیصلہ کر کے اس فاضل خرچ کا بار دو حصون مین تقسیم کر کے ایک حصہ اپنے ناظرین پر ڈالتے ہین۔ اور دوسرا حصہ اپنے ذمہ لیتے ہین۔ ہماری تجویز ہے کہ ایڈیٹری۔ اہتمام طبع۔ کاغذ لکہائی وغیرہ تو ہمارے سر رہے اور فقط محصول ڈاک کا خرچ ہمارے خریدارون کے ذمہ ہو جسکا اندازہ ہمنے نگینہ کے طور پر ایک روپیہ فی سال زیادہ قرار دیا ہے۔ اگر ہمارے ناظرین کو ہمارا یہ فیصلہ منظور ہو تو ہم ابتدائے اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے اخبار کو ہفتہ مین دو بار شائع کرنے کو تیار ہین۔ ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے یہ فاضلہ روپیہ ہمارے دفتر مین پہونچنا ضرور ہے۔ بایں اجازت ہو کہ ۵ مارچ سے پہلے کا کوئی پرچہ ایک روپیہ کو ویلیو پے ایبل کے ذریعہ انکی خدمت مین پہونچے۔ ہم اپنے ناظرین کو تقریباً ڈیڑہ ماہ اس تجویز پر سوچنے اور اپنا انقطاعی فیصلہ دینے کیلئے دیتے ہین۔ جن صاحبون کو اسکے تسلیم کرنے مین عذر ہو وہ اس عرصہ مین اپنا انکار یا اوسکے وجوہات ہمارے پاس بھیجدین۔ ہم پندرہ مارچ کو اون سب خطوط کا شمار کرینگے۔ اگر اونکی تعداد زیادہ ثابت نہ ہوئی تو اپریل سے اپنی تجویز پر عملدرآمد شروع کرینگے۔ جن صاحبون کو ہمسے اتفاق ہو اونہین منظوری کا خط بھیجنیکی کوئی ضرورت نہین ہے اونکی خاموشی بمنزلہ منظوری سمجھی جائیگی۔ ہم اپنے ناظرین کو یقین دلاتے ہین کہ باوجودیکہ ہمارے ناظرین اس ایڈیچ مین ہمارا ہاتھ بھی بٹائین اور اسطرح ہمین ایک حد تک سبکدوش بھی کرین تاہم ہمارا بہت کچھ نقصان ہوگا۔ مگر ہم اس نقصان کو محض اس امید پر برداشت کرنیکے لیئے آمادہ ہین کہ اخبار کی اشاعت زیادہ تر عام ہو۔ اور ہمارے ناظرین دیگر اردو اخبارون کے ناظرین کیطرح انگریزی اخبارون کے محتاج نہ رہین۔ بلکہ دنیا کی واقعات اور زمانہ کی ترقی یا تنزل سے باخبر ہونے مین وہ انگریزی دانونکی دوش بدوش ہون ✦

حضور قیصرہ مرحومہ کیوفات پر ہندوستان کی تقریباً تمام بڑے بڑے شہرون اور قصبات مین نہایت خلوص سے ماتمی مجلسین منعقد ہوئین جن مین ملکہ ممدوحہ کی رعایائے جان نثار کے ہر فرقہ و ملت نے دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ ہمارے پاس کثیر التعداد ماتمی چٹھیان کئی روز سے برابر چلی آرہی ہین جن سب کے شائع کرنے سے افسوس کہ ہم بوجہ عدم گنجائش معذور ہین۔ ان خطوط سے اس امر کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ خاصکر ہمارے مسلمان بہائیون نے اور بالعموم تمام پبلک نے اس حادثہ کا نہایت درجہ صدمہ محسوس کیا ہے۔ خدا اونکو صبر دے اور جدید قیصر کی عمر اور شہنشاہی مین ترقی عطا فرمائے اور وہ بھی اپنی والدہ محترمہ کیطرح نیکنام اور ہر دلعزیز ہون اور رعایا کو اون سی ہر دلعزیزی۔ دیسی دلبستگی اور تعلق خاطر پیدا ہو جیسا مرحومہ سی تہا ✦

پچھلی ہفتہ مین ہم منشی اعجاز نبی صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی بیوقت وفات کی خبر لکھ چکے ہین چونکہ وقت تنگ تہا اور اخبار کی نکلنے مین بہت قلیل وقفہ تہا۔ اس سبب سے اوس وقت ہم نے فقط خبر کے اندراج پر کفایت کی۔ اور مطلق اوس دلی رنج اور ملال کا اظہار نکر سکے جو ایسے رستبازمتدین اور منصف مزاج نوجوان کے انتقال سے بالطبع ہونا چاہیئے۔ منشی صاحب مرحوم جناب منشی غلام نبی خانصاحب مرحوم سابق ڈسٹرکٹ جج کے خلف الرشید تھے۔ پنجاب کے نیچے نیچے منشی غلام نبی خانصاحب مرحوم کی دینداری۔ خداپرستی اور دیانت سے واقف ہین آپ عرصہ دراز تک پنجاب مین مختلف جوڈیشل اور بڑی بڑی ذمہ واریون کی عہدہ پر بڑی نیکنامی کے ساتھ ممتاز رہے اور آخر مین بہاولپور کی مشیر مالی کی مسند بھی آپکو وجود باجود سے عرصہ تک مزین رہی۔ شرافت خاندانی۔ آزاد مزاجی۔ تبحر علمی مسکین نوازی حسب قومی مین اپنا نظیر آپ ہی رکھتے تھے۔ منشی اعجاز نبی صاحب بھی دیانتداری۔ راستبازی اور آزادہ روی مین اپنے والد مرحوم کے قدم بقدم چلتے تھے۔ تحقیق حق اور اظہار حق مین آپنے کبہی کسی کا لحاظ نہیں کیا۔ جوڈیشل معاملات مین جس قوت فیصلہ اور بے رعایتی سے آپ کام کرتے تھے وہ واقعی قابل تحسین بلکہ قابل تقلید تھے۔ اگرچہ اونکے سوشیل تعلقات کا دائرہ وسیع نہ تہا۔ بلکہ نہایت محدود تہا۔ مگر جن جن لوگون کو اون سے سابقہ پڑا ہے اور جو لوگ اونکے مزاج شناس ہوگئے تھے وہ دل سے تصدیق کرینگے کہ وہ قول کے پکے بات کے سچے اور دوستی کی پوری تھے احباب کی جلسون مین کثرت کیساتھ شامل ہونے اور سوشیل ملاقاتون کو نہ بڑہانیکی وجہ یہ مطلق نہ تھی کہ غرور یا بدماغی کا شائبہ ہو۔ بلکہ زیادہ تر اوسکا باعث یہہ تہا۔ کہ اول تو اونہین مطالعہ سے اتنی فرصت ہی کہان نصیب تھی کہ کوئی وقت دوستون سے ملنے ملانیکی لیئے نکال سکین۔ دوسرا اسی کثرت مطالعہ کے سبب سے دایم المریض ہوگئے تھے جسکے ہاتھ کوئی مہینہ بلکہ کوئی ہفتہ بمشکل ایسا گذرتا ہوگا جس مین وہ اپنے آپ کو صحیح اور تندرست سمجھین۔ اور علاوہ بران وہ ابنائے زمان کی ظاہر پرستی کے کچھ ایسے دشمن تھے کہ غرض کی دوستی اور مطلب کی ملاقات کو ہرگز پسند نکرتے تھے۔ اونکا قول تہا کہ حقیقی یگانگت اور سچی دوستی بہت کم ہوا کرتی ہے۔ اور اسی پر اونکا عمل رہا۔ اونکا دایمی رفیق اور ہر وقت کا ہمدم سوائے کتاب کے اور کوئی بھی نہ تہا۔ اور حق یون ہے کہ اونکا شوق مطالعہ یہانتک بڑہا ہوا تھا کہ بہت کم دیکھنے مین آیا۔ اونکی معلومات۔ تبحر علمی اور انگریزی دانی بہت بڑے پایہ کی تھی۔ اور اوپر تدین اور رستبازی سونے پر سہاگے کا کام دیتی تھی۔ باوجودیکہ کمسنی اور اسٹنٹی کا ملنا اپنے والد بزرگوار سے نیز اپنی ذاتی خدمات کے لحاظ سے چنداں دشوار نہ تہا۔ مگر اونکی ہمت نے یہہ دریوزہ گری اور رعایت طلبی گوارا نکی۔ اور پنجاب مین سب سے پہلے امتحان مقابلہ مین کامیاب ہوکر اپنی قوت بازو سے یہ عہدہ حاصل کیا جس پر ایک عرصہ دراز تک بڑی قابلیت اور نیکنامی کے ساتھ متمکن رہے۔ افسوس ہے کہ اجل نے امان نہ دی اور عین عالم شباب مین جب کہ چالیس سال کی عمر بھی نہ ہوئی تھی ہمین ایک ایسے شخص کی وجود سے محروم کیا جسکی بقائے عمر سے بہت کچھ امیدین وابستہ تہین۔ حقتعالے اونہین اپنے جوار رحمت مین پناہ دے اور اونکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے ٭

ہم نہایت خوش ہین کہ ہماری ایمپرس فنڈ کی تجویز جسکا اعلان ہمنے پچھلی ہفتہ مین دیا تہا۔ ابنائے قوم مین پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی۔ اور اکثر احباب کی تحریرین جو اسبارہ مین ہمارے پاس اس ہفتہ مین موصول ہوئی ہین اون سب مین بالاتفاق اس مبارک تجویز کو لوگون نے قبول فرمایا ہے۔ بلکہ بعض صاحبون نے تو عملی کارروائی مین تقدیم بھی کی ہے۔ چنانچہ سید فتح علیشاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر انہارنے سو روپیہ کی معقول رقم حمایت اسلام لاہور کی شاخ نسوان مین عطاء فرمایا ہے۔ اور منشی علی بخش صاحب داروغہ صفائی ساکن گوجرانوالہ نے جو ہمیشہ نیک کامون مین بڑہکر حصہ لیتے ہین اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کیطرف سے چار روپیہ ماہانہ دینا قبول فرماکر پہلے مہینہ کے چار روپیہ بھی ہمارے پاس بھیجدیئے ہین ہم امید کرتے ہین کہ اگر برادران قومی اسطرح دراز یا دہ سرگرمی اس معاملہ مین دکہائینگے تو ایک معقول رقم کا جمع ہوجانا یقینی ہے۔ اور جو کچھ منفعت اس سے متصور ہے محتاج بیان نہین۔ ہماری رائے مین صورت موجودہ مین اس وقت اس سے زیادہ اور کوئی امر قوم کیلئے نافع ہو نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اسمین بہت سے فوایدہین۔ اول اپنی قوم کے ایک بہت بڑے حصہ کی اصلاح اور تہذیب جس پر ہماری زندگی اور معاشرت کا مدار ہے اور جسکی حال کی تجربہ اور مشاہدہ نے نہایت ضروری اور خلاصۃ المقاصد ثابت کیا ہے۔ دوم۔ گورنمنٹ اور حکام وقت کی خوشنودی اور تصدیق نمکحلالی اور وفاداری۔ اس سے انکار نہین ہوسکتا ہمارا ایک کلمہ جو اظہار وفاداری مین کہا جائے ہمارے حکام اور سوپریم گورنمنٹ کو دلنشین ہوگا۔ گو یہہ ضرور ہے کہ وہ اثر بہت بڑا ہوگا۔ جو ایک ایسی تجویز سے اونکے دلمین پیدا ہو جس سے خلوص عقیدت اور جوش ارادت ایک مستقل صورت مین جلوہ گر ہو۔ کیا ہمارے بیدار مغز حکام اس امر سے بیخبر ہین کہ مونہ سے افسوس کہنا چنداں مشکل نہین۔ مگر جیب سے روپیہ نکالنا کسیقدر گران ہے۔ ہمین اپنے دعوی کی تصدیق اور نیز احقاق حق کیلئے ایسے موقع پر اسکام مین جو محض ہمارے ہی فایدہ کا کام ہے۔ بالکل مضایقہ نکرنا چاہیئے۔ اور جہانتک ہوسکے کشادہ دلی اور فراخ حوصلگی سے کام لینا چاہیئے۔ ہم بڑی خوشی سے اون بزرگوارون کے نام جلی قلم سے شایع کرینگے جو اس کام مین علی سعی فرمائینگے۔ جنگ فروع اور نوحہ گری کا وقت کا جو ایسے محشر خیز واقعہ کیلئے لازم و ملزوم تھا وہ عالم اسباب کے اعتبار سے یا تو ہوچکا یا ہوچکنے کو ہے۔ لیکن اگر ہمارا غم سچا غم ہے اور اس غم کو ہم ہمیشہ تازہ رکہنا چاہتے ہین۔ تو ہمارے لیئے ضرور ہے کہ کوئی ایسی سبیل نکالین جس سے وہ یادگار ہر وقت اور ہر حالت مین برقرار رہے۔ اور ساتھ ہی ہمارے آیندہ حالات کیلئے بھی وہ نافع اور مفید ہو اور وہ سبیل سوائے اسکے اور کوئی بھی نہین کہ ہم اپنی عورتون کی اصلاح حال اور تکمیل تعلیم مین کوشش کرین۔ جنہین علاوہ وفادار رعایا ہونے کے ملکہ مرحومہ سے ہمجنسی کا شرف بھی حاصل ہے۔ البتہ ہم اپنی سابقہ تجویز مین فقط اسقدر ترمیم کرنا چاہتے ہین کہ پنجاب کی باشندے اس فنڈ کو یا تو علیگڈہ بھیجدین۔ تاکہ کانفرنس گزشتہ کی تجویز کے مطابق عملدرآمد ہو یا لاہور حمایت اسلام کے پاس شاخ نسوان کی امداد کیلئے روانہ کرین ٭

ہمین سخت افسوس ہے کہ عدم واقفیت کی سبب سے ہمنے کسی پچھلے پرچہ مین نواب امیر حسن صاحب کی جانشین کی نسبت غلطی کی۔ ہم اوسوقت مسٹر عبدالرحیم سکوئر بیرسٹرایٹ لا کے نام نامی سے محض ناآشنا تھے۔ اسی بنا پر ہمنے لکہا تہا کہ یہ شاید مسٹر ابوالفضل عبدالرحمن ہون جو مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور جج عدالت خفیفہ کلکتہ ہین۔ لیکن اب ایک معزز عنایت فرما کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کلکتہ کے سربرآوردہ بیرسٹرون مین ہین اونہون نے کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم اے مین امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی اور بعد ازان گورنمنٹ نے وظیفہ دیکر اونہین ولایت بھیجا۔ جہان سے وہ بیرسٹری کا امتحان پاس کرکے واپس وطن تشریف لائے۔ اور عرصہ تک ہائیکورٹ کلکتہ کی لیگل ریمیمبرنسر کے معزز عہدہ پر ممتاز رہے اور اس سے پہلے بھی نواب امیر حسن صاحب کے ایام رخصت مین اونکی جگہہ قائمقامی کرچکے ہین۔ اور اس عہدہ کیعلاوہ متعدد مرتبہ نیز گورنمنٹ کی خدمات مشیر قانونی بڑی قابلیت اور استعداد سے انجام دیتے رہے ہین۔ ہم اپنے مکرم کارسپانڈنٹ کی عنایت درج کے ممنون ہین کہ اونہون نے ہمین اس غلطی سے آگاہ کیا۔ اور دعا کرتے ہین کہ صاحب موصوف کو اپنے نئے عہدے مین وہی کامیابی اور ہر دلعزیزی نصیب ہو جو اونکے جانشین سابق کو حاصل تھی۔ اور ساتھ ہی قومی معاملات مین اون مین وہ دلچسپی پیدا ہو جس سے ہر ایک اہل قبلہ اونکی حمایت قومی کا شاخوان اور اون کی شہرت کا معترف پایا جاوے ٭

ولایت کی تازہ ترین تارون سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ عالمیان عالیجناب ڈیوک آف یارک ولیعہد سلطنت کی طبیعت نصیب اعداء کچھ علیل ہے اور حسرہ کی شکایت ہے۔ بلکہ ڈاکٹرون نے آپکو علیاحضرت کی تمام جنازہ مین شامل ہونیسے بھی منع فرمایا۔ اسوقت مین جب کہ خاندان شاہی کو علیاحضرت قیصرہ ہند کے انتقال جانکاہ کا صدمہ بالکل تازہ ہے یہہ علالت بھی خواہ کتنی ہی خفیف کیون نہ ہو سخت مہیب دکہائی دیتی ہے ہم دست بدعا ہین کہ حقتعالی آپکو صحت کامل اور شفا عاجل عطا فرماوے اور عمر طبیعی تک پہونچاوے ٭

ایک عام جلسہ ہندو اور مسلمانان شہر گورداسپور کا ۳۱ر جنوری ۱۹۰۱ء کو قریب پانچ بجے شام کے پرائیری ہال سکول مین منشی اعجاز نبی صاحب کی مرگ پر اظہار غم و تاسف کیلئے منعقد ہوا۔ لالہ رام سرن داس صاحب پریزیڈنٹ جلسہ تھے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیئے گئے۔ (۱) کہ ایک چٹھی منشی صاحب موصوف کے وابستگان کیخدمت مین اظہار غم کی بذیعلی سیکرٹری تحریر کیجاوے اور لکہا جاوے کہ گورداسپور کے روسائی و ممبران بار منشی صاحب موصوف کی جوانمرگ پر سخت حسرت اور افسوس کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا اونکے وابستگان کو صبر عطا فرماوے (۲)

بقیہ تقریر قاری سرفراز حسین صاحب جو اونہون نے محمڈن کانفرنس کے چودھوین اجلاس مین بمقام رامپور فرمائی۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو وکیل مطبوعہ ۲۸ جنوری ۱۹۰۱ء)

محسن الملک اور اونکے ساتھیو! - مین نہایت ادب سے تمہاری خدمت مین یہی عرض کرونگا کہ چندہ مانگو یا نہ مانگو۔ قوم کو قوم کی ضرورتین بتانے مین اپنے آپکو میٹ دو۔ تم ہوئے یا نہ ہوئے۔ قوم جب اپنی ضرورتون سے پوری طور پر باخبر ہو جائیگی تو خود یونیورسٹی بلکہ کیا تعجب ہے یونیورسٹیان بنالیگی۔ تمہارے لئے یہی کافی نہین کہ کانفرنس جمع کر لی۔ ملک مین ایک آدھ دورہ کر لیا۔ دو چار اخبارون مین مضمون شائع کر دئے تمہین دیوان دھار اپیل اون سب گروہون سے کرنے چاہئین جنکا پبلک پر اثر ہے۔ ایک گروہ کو اور وہ معدودے چند ہین تم نے اپنا کر لیا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہین اور بہت کچھ کر رہے ہین۔ مگر اور کسقدر گروہ ہین جو بعضے تم سے بھاگتے ہین بعضے نا آشنا ہین بعضے بالکل بے پرواہ اون تک دست رس پانیکی تدبیرین سوچو اور اون تک پہونچو۔ یہ مین جانتا ہون کہ کوئی غریب آدمی دو چار لاکھ روپیہ نہین دے سکتا مگر دو چار لاکھ غریب ایک ایک روپیہ کر کے دو چار لاکھ جمع کر سکتے ہین۔ اون گروہون سے جنکا پبلک کردلون پر Hold ہے اون کے قواعد اور آداب کو موافق میل جول پیدا کرو اور قوم کی حالت زار اونکے سامنے بیان کرو اور استعانت چاہو۔ خدا ندوۃ العلما کو سلامت رکھے۔ فرقہ علماء جو اب تک تم سے الگ الگ تھا رفتہ رفتہ تمہارے ساتھ ہو جائیگا۔ تمکو فقرا سے بھی رجوع کرنی چاہیے۔ سردست اون پر بے در دنکتہ چینی نہ کرو۔ اونکو اون کے حال پر چھوڑ دو۔ اپنا درد دکھہ اون سے کہو۔ علماء فقراء غریب لوگون کو تمہارے لکچرون اور اسپیچون سے زیادہ با اثر طور پر تمہارے کام کیطرف متوجہ کر سکتے ہین یہان مین یہ بات صرف اشارہ کے طور پر کہتا ہون کسی اور موقع پر انشاء اللہ اسکو بطور ایک مکمل سکیم کے پیش کرونگا۔ الغرض تمہین ایسے لوگون سے رجوع کرنی چاہئے مین پوچھتا ہون کہ اگر مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو تم اپنے کام کیطرف متوجہ کر سکو تو رجبی شریف کے موقع پر کیا تمہین دو چار ہزار روپے بھی نہین مل سکتے۔ اجمیر شریف۔ دہلی شریف اور ہر شریف جگہ سال بسال صدا عرس ہوتے ہین اور کمبل پوش تو دس بیس ہی ہوتے ہین باقی سب کھاتے پیتے لوگ ہوتے ہین۔ اگر تم فقرا مین جو منڈھ ہین اونسے رسائی پیدا کر سکو تو کیا تمہین دس بیس ہزار روپے مفت گھر بیٹھے ہر سال نہین مل سکتے۔ مگر بات یہ ہے کہ ہم کچھ کہتے کہتے کچھ سے کچھ کہہ دیتے ہے اس کشمکش مین ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا لکچرون اسپیچون۔ اور مہذب فرقون کی داد دہش کا حال تو تمہین معلوم ہو گیا۔ اب تم ذرا سید ہے سادے غریب مسلمانون کو بھی ٹٹولو۔ اور اون تک پہونچنے کی وہی تدبیر ہے جسکا مین نے اشارہ کیا ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ سلسلہ سخن وہان سے ہے کہ ہم قوم کی ضرورتون کو پورا کرنیکے لئے محمڈن یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین۔ مین نے آنریبل مسٹر محمود اور مسٹر مارلیسن دونون کی اسکیمین مطالعہ کین۔ مسلمانون کی ضرورتون کے موافق دماغی تعلیم کا نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ مذہبی تعلیم کیلئے گنجایش رکھی گئی ہے۔ مجھے ان اسکیمون کی نسبت یہان کچھ نہین عرض کرنا۔ فیلوز یا ریفقا پر قومی ضرورتون کے موافق ایک نیا کام ڈالنا چاہتا ہون۔ مجھے نہین معلوم کہ یورپ کی کوئی یونیورسٹی کسی فیلو یا رفیق سے ایسا کام لیتی ہے یا نہین مگر ہماری ضرورتین کم از کم سردست خاص ہین اور ہمین بالکل تقلید کا بندہ نہ بن جانا چاہئے۔ وہ کام یہ ہے کہ فیلوز یہ تو کرین ہی گے کہ اپنے اپنے مذاق کے موافق خاص خاص علوم مین کمال حاصل کرین۔ مین یہ چاہتا ہون کہ یہ کام ہی فیلوز ہی کرین بلکہ ایسے کام کے کرنے والون کو بھی فیلوز مقرر کر لینا چاہئے جو قوم کی ضرورتون کو پورا کرنا اپنے ذمہ لین۔ دس پانچ رفقاء ایسے ہون جو قوم کا ایک ایک کام اپنے ذمہ لے لین۔ اور سنٹرل ایسوسی ایشن مین بیٹھکر اونکے انجام دینی کی تدبیرین سوچین اور عملی طور پر قوم مین اوسکو جاری کرین۔ مثلاً ایک فیلوز اپنے ذمہ اپنی عمر بھر کیلئے یہ کام لے کہ مین قوم مین سستی کاہلی اور عیش پسندی کم کراؤنگا۔ اس مضمون کو بہت باقاعدہ طور پر مطالعہ کرے۔ اگر مقرر ہے تو قوم مین دورہ کرتا پھرے اور اس کا اور محض اسکا لکچر دے۔ اگر مضمون نگار ہے تو مسلسل مضامین لکھے ممکن ہو تو جا بجا سوسائٹیان اس غرض کے پورا کرنیکے لئے بنوائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا فیلو اپنے ذمہ یہ لے کہ قبیح رسمیات اور فضول خرچی قوم سے چھڑوانے کی کوشش کرونگا اور مستقل باقاعدہ کوشش کرے تیسرا فیلو مذہب کو تمہارے اور نئے خیال اور نئی روشنی کے گلاس مین قوم کو پلائے۔ اسیطرح ہر رفیق کوئی مہتم بالشان کام اپنے ذمہ لیلے۔ اوسکے پیچھے اپنے آپ کو میٹ دے۔ پھر دیکھین قوم کیون نہین سنبھلتی۔ آدمی پہلے محبت مین بگڑے تو بنے جب ملے خاک مین دانہ تو شگوفہ نکلے۔ یہ کام اب بھی ہوتے ہین مگر چونکہ متفرق اور بے قاعدہ طور پر ہوتے ہین کوئی خاص قابل وقعت نتیجہ نہین پیدا ہوتا۔

محمڈن یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ۔ روشن خیال۔ سچے ہمدرد۔ بے غرض فقا اگر ان کامون مین ہاتھ ڈالینگے تو بات ہی اور ہو جائیگی۔ اور یہ یونیورسٹی اپنے تعلیمی صیغہ مین صحیح الدماغ صحیح القلب صحیح الایمان نوجوان ڈھالنے شروع کریگی۔ مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دس بیس برس ہی مین کچھ کا کچھ ہو جائیگا۔ یونیورسٹی تو جب بنیگی جب بنیگی میرا یہ جی چاہتا ہے کہ کالج سے یہ کام شروع ہو جانا چاہئے فیلوز تو ہین نہین۔ ایک آدھGinsted مدرس اپنے خالی اوقات کو اپنے مذاق کے موافق کسی ایسے شغل کے عملی طور پر انجام دینے مین صرف کرے جو مین نے اوپر بیان کی ہین۔ اور اس طور پر اس نیک کام کی بنیاد ڈالدے۔ مجھے خبر نہین کہ یہ کام ابتک کسی نے شروع کیا ہے یا نہین اگر کیا ہے تو مین مبارکباد دیتا ہون۔ قوم مٹ رہی ہے۔ جو جو اونمین سے سنبھلتے جاتے ہین وہی اوسے زندہ کرنا چاہتے ہین اور واقعی ایسا کرنا اونہین کا فرض بھی ہے۔ بیچارون پر دوہرا کام آپڑا ہے خود سنبھلین اور قوم کو سنبھالین۔ مگر مجبوری ہے سوائے اسکے کوئی اور چارہ نہین۔ دوسرا علاج نہین۔ اللہ انہین کامیاب کرے اور فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ عطا فرمائے۔ میرا جی یہ ڈھونڈھتا ہے کہ انہین سنبھلنے اور سنبھالنے والون مین ایک تعداد اور گروہ کتنی ہم کم کیون نہو۔ ایسی ہو کہ سنبھلنے کے بعد مٹے جانی والی قوم کو سنبھالنے مین پھر اپنے تئین میٹ دین۔ دماغ مین ذرا سی شورش ہو۔ دل مین ذرا سا درد ہو۔ اور زبان حال سے یہ کہتے ہون کہ نہ تنہا یہ تن بلکہ جان بیچتا ہون یہ ہستی کی ساری دوکان بیچتا ہون۔ اے قوم! اسی نے سید کو سید بنایا تھا ورنہ خالی خولی اسپیچون اور لکچرون سے نہ کبھی کچھ ہوا نہ کچھ ہو دینا ایک نہایت باقاعدہ اور باضابطہ چیز ہے جیسے دماغ کو تربیت دینے کے قواعد ہین اسیطرح قلب کو تربیت دینے کے قواعد بھی ہین۔ دماغ کی تربیت سے علمی۔ ایجادی۔ اور تم مجھ سے بہتر جانتے ہو اور کیا کیا آتشبازی دنیا مین چھٹتی ہے۔ قلب کی تربیت سے سچا سوز۔ سچی ہمدردی اور قوم کی ضرورت کے وقت مٹ جانا آجاتا ہے۔ اصلاح قلب تصوف نے اپنے ذمہ لی تھی مگر قوم کا عالمگیر تنزل جو ہوا تو آج اوسکے حامل یعنی فقرا بھی اپنے فرض سے غافل ہین۔ الا ماشاء اللہ یہ تو چاہتے ہین کہ قوم مین ہمدرد۔ دل سوز اور خدمت گذار افراد پیدا ہون اور اللہ کا شکر ہے بڑھتے بھی جاتے ہین۔ مگر باقاعدہ طور پر اسکی تعلیم نہین دی جاتی۔ یونیورسٹی اپنی ہو جائے تو تعلیمی صیغہ کے ذریعہ سے نہین تو رفقا کے ذریعہ ہی سے ہم اس شغل خاص کی بطور علم و فن دونون کی تعلیم دے سکتے ہین۔ تم اپنی اسوقت کی خوش نصیبی کا اندازہ کر سکتے ہو جب یہ سب تعلیمین دینی۔ دنیوی۔ دماغی۔ قلبی وغیرہ تمہین ملنے لگین اور تمہاری Friend دونیان۔ چوانیان۔ اٹھنیان۔ روپے اور اشرفیان سب ڈھالنے لگے۔ یا اللہ جلد ایسا کر دے جس زمانہ مین تصوف اصلاح قلب کی تعلیم دیا کرتا تھا کیا کیا مرد پیدا ہوئے اور اونہونے اسی ہندوستان مین کیا کیا کیا۔

بڑی خطرناک بات ہے یہ کہ کھانسی و زکام کو جو ام الامراض ہے اور انسان کا دشمن جان ستان۔ حقیر سمجھا جائے اگر آپ کو جان شیرین عزیز ہے تو Chamberlain's Cough Remedy کا استعمال کرو جو کہانے مین خوش ذایقہ اور تاثیر مین حکمی و شطبیہ شفا ہے۔ مل تو ہر جگہ سکتی ہے۔ مگر یہان اس پتہ سے دستیاب ہو گی +

شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی۔ ہال بازار امرتسر

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے حال مین ہی کہ جب آپ دہلی ہیجرت گئے تو آپ اپنے پیر حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نائب رسول اللہ فی الہند کے فراق مین بہت بے چین رہتے تہے اور اکثر عرائض لکھتے تہے کہ مجہی پھر اجمیر بلالو۔ خواجہ بزرگ نے کئی دفعہ کے بعد لکہا کہ میری پاس رہنے یا مجہسے ملنے نہ ملنے کے خیال کو اب چہوڑ دو۔ تم جس کام کیلئے دہلی بہیجے گئے ہو اوسی پورا کرو۔ اگر ایک آدمی بہی تم سے راہ راست پر آگیا تو میری اور تمہاری دونونکی مغفرت ہوجائیگی۔ اللہ اکبر ان بزرگون کو اصلاح قوم کا کسقدر خیال تہا۔ اب پہر ایسے بزرگونکی ضرورت ہی مگر کہان سے لائین۔ اسی قوم اگر ہم مین پہر مرد پیدا ہو سکتے ہین تو وہ محمڈن یونیورسٹی ہی کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتے ہین۔

فرید الحق والدین حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اوچہتی ہوئی نصیحت سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت سلطان نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ کو یہ کی تہی کہ فقیر کو چاہئے کہ مر بہی جائے تو اپنی ذاتی خواہش کے پورا کرنیکے لئے قرض نہ لے حضرت سلطان جی فرماتے ہین کہ مین نے عمر بھر ایسا ہی کیا۔ دیکہو صحیح قلب والون کی باتین ایسی ہوا کرتی ہین۔ بتانے والے کیا کیا جوانمردی سکہاتے تہے۔ اور سیکہنے والے کیا کیا کمال سیکہتے تہے۔ اگر ہم مین مرد ہین تو آئین اور کہین کہ یہ عمر اور یہ مال قوم کے صدقہ۔ اگر نہین ہین تو مر کر محمڈن یونیورسٹی بنالو اور دماغ اور قلب دونون کو تعلیم دو۔ سب کچہ ہو جائیگا۔

ہم سب سے پہلے قوم کی دنیاوی حالت سنوارنی چاہتے ہین۔ افلاس۔ کاہلی۔ نفاق۔ عیش پرستی۔ جہالت بے ہنری وغیرہ وغیرہ نکالنی چاہتے ہین۔ اسکے لئے ہر جائز تدبیر کی جارہی ہے اور کیجائیگی اور قوم سنبہلتی جاتی ہے اور سنبہلتی جائیگی۔ بالکل بے ضرورت ہے کہ ہم قوم پر ایک دم سے نکات مذہبی اور نفائس تصوف کینہج مارین اور خلط مبحث کردین۔ مگر جماعت لیڈرشپ مین ایسے افراد ضرور ہوتے چاہئین جو ہر کیل کانٹے سے درست ہون۔ اور آہستہ آہستہ مذاق قوم کو اسطرح تبدیل کرین کہ دنیا سنور جانیکے ساتہہ ساتہہ یا کم از کم دنیا سنور جانیکے بعد اونمین اور اعلے خوبیان۔ کیسرکٹر کی۔ ہمت و استقلال کی۔ نور ایمان کی۔ سچی ایثار اور اخوت کی اور Last, though not The least قوم پر مٹ جانیکی پیدا ہو جائین۔ میری رائے مین یہ سب کچہ صرف یونیورسٹی اور فیلوز ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ میرے محلہ کا فقیر کبہی کبہی یہ کہتا ہوا آتا ہے کہ ہے کوئی مولا کا پیارا جو ہمین پار اُدہر میٹہے چاول کہلوادے آواہم سب ملکر صدا لگائین "ہے کوئی مولا کا پیارا جو ہماری یونیورسٹی بنوادے"۔ عقل کیا دل تک کہتا ہو کہ ہماری ہر مرض کی دوا۔ ہر ضرورت کی حاجت روا یونیورسٹی ہوگی۔ اب اگر قوم اسے تسلیم کرے تو اس پر ٹوٹ پڑنا چاہئے۔ ابہی تک یہ کام زیادہ تر علی گڈہ پارٹی نے اپنے ذمہ لے رکہا ہی مگر کیا وجہ ہے کہ سب بہی خواہان قوم ملکر گویا ایک باقاعدہ انجمن یونیورسٹی اور محض یونیورسٹی کی اغراض کے واسطے نہ بنائین۔ اور کیا وجہ ہے کہ کانفرنس و الگ الگ فنکشنز مین تقسیم نہ ہو جائے۔ ایک محمڈن یونیورسٹی دوسری مسلمین تعلیمی امور جتنی اشخاص محمڈن یونیورسٹی سے خاص دلچسپی رکہتی ہین یا جنکو پاس اوسکو اغراض شائع کرنیکے یا چندہ جمع کرنیکے وسائل موجود ہین وہ ممبر بطور پر انجمن یونیورسٹی اور یونیورسٹی فنکشن آف کانفرنس کے ممبر کردئے جائین۔ ہر ممبر کی ایک مقررہ کم از کم ماہواری فیس ہو اور مقررہ فرائض ہر ممبر اپنے فرائض ادا کرتا رہے اور اگر ممکن ہو تو جابجا چہوٹی چہوٹی انجمین بنین۔ یہ سب اپنی کارروائی اور جمع شدہ چندہ سنٹرل انجمن کو بہیجین۔ اور کانفرنس کے یونیورسٹی سکشن مین اسکی سالانہ رپورٹ پڑہی جایا کرے اور کامیابی کی تدابیر سوچی جائین یونیورسٹی اگر کل ہی بن جائے تو بہی برسون تک قوم کو اوسکے متعلق سوچنا اور غور کرنا پڑیگا۔ اس حساب سے بہت ضروری معلوم ہوتا ہو کہ اسکے کارکنون اور طرفدارون کی ایک انجمن بن جائے۔ اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرح اسکے ممبر ماہواری چندہ دیا کرین۔ مین معاف کیا جاؤن اگر مین نے کوئی دو بات دوہرادی ہو جو اب بہی ہو رہی ہے یا جو بعد غور کے رد کردی گئی ہے۔ میری مراد یہ ہو کہ مستقل پختہ اور باقاعدہ انجمن ہو اوسکے پیٹرن اور وائس پیٹرن لائف ممبر اور ممبر وغیرہ نہایت باقاعدہ طور پر مقرر ہون اور انجمن حمایت اسلام کیطرح ساری ملک مین اوسکا اعلان ہو جائے۔ کالج میگزین مین محمڈن یونیورسٹی کی انجمن کی کارروائی چہپتی رہے۔ اگر ممکن ہو تو چہوٹے چہوٹے مضامین مقاصد یونیورسٹی پر لکہے جائین اور ہزارون کاپیان ملک مین تقسیم کی جائین۔ میری رائے مین یہ اور اس قسم کی اور تدابیر بہت مفید پڑینگی۔ اور ان شاء اللہ یونیورسٹی ضرور بن جائیگی۔ حضرات! اگر خدانخواستہ یونیورسٹی نہ بنی تو آج نہین کل۔ کل نہین پرسون مٹ جانا تحقیق ہے۔ مگر مین تجویز کرتا ہون کہ مٹتے مٹتے اور مرتے مرتے بہی یونیورسٹی اور اوسکے ذریعہ سے جو برکات قوم مین پہیلانا چاہتے ہو اونکا خیال نہ چہوڑنا چاہئے اور کچہ نہ ہو تو یہی ہماری یادگار رہ جائے۔ اسبات مین ہم نمونہ بنکر مر جائین۔ اس سے یہ سمجہنا کہ مین خود مایوس ہون یا تم کو مایوس ہونیکی ترغیب دلانی چاہتا ہون اگر مین ایسا کرتا ہی تو تم کاہیکو مانتے۔ تم مین تو بچہ بچہ "لاتقنطوا من رحمتہ اللہ" پر ایمان رکہتا ہے اور خدا ہی مسبب الاسباب کے ساتہہ حسن ظن بلکہ اوسپر پورا بہروسہ ہے۔ تمہارے ایمان کی ڈکشنری مین مایوسی کا لفظ ہی نہین ہے۔ اوسپر طرہ یہ کہ اللہ کی رحمت کو بلایا ہی۔ وہ آئی ہے۔ تمہاری قومی تاریخ مین بے شمار Point ایسے ہین جہان رحمت باری نے ہزارون کرشمے ایسے دکہائے ہین کہ "اِدہر سے اُدہر پہر گیا رخ ہوا کا" بہلا تم کیون مایوس ہونے لگے۔ بہت سے بہت یہ ہو کہ رحمت باری کو بلانیکے طریقے بہول گئے ہو سو اب پہر یاد کر سکتے ہو صلاح الدین کی لائیف پڑہی ہے کس کس طرح وہ خدا کے سامنے گڑگڑاتا تہا۔ اور کیسے ایسے نازک وقتونمین اللہ نے اوسکا ساتہہ دیا۔ تم مین سے جسہی جو جماعت خدمت قوم کیلئے مستعد ہوئی ہے اوسے چاہئے کہ اپنے پیشواؤن اور ہیروز کی تقلید کرے۔ زمانہ کی نئی رفتار کے موافق پبلک مین یہی کرو جو کر رہے ہو مگر فہرست ہو تو تخلیہ مین خدا کے ساتہہ کچہہ عجز و نیاز کرو۔ رو رو کر گڑگڑاؤ۔ دوائی۔ تہائی۔ واسطے۔ وسیلے سب کچہہ دو۔ رجوع الی اللہ سے تمہاری ضمیر روشن ہو جائینگے۔ ہمتین بڑہ جائینگی سچا سوز پیدا ہو جائیگا۔ اور تم۔ واللہ تم قوم کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو صاف نکال لیجاؤ گے۔

صحیح۔ تندرست۔ جوان۔ خوبصورت۔ شان دار اور باوقار تہا جب اسلام ہندوستان مین آیا۔ کبہی کبہی کچہہ کہٹ پٹ بہی ہوئی مگر آخر کار اس لیلائے خوش جمال پر مجنون دار فریفتہ ہو گیا۔ یہان تک کہ اپنی بڑی بڑی تاجدار یہان خاک مین ملائے۔ بڑے بڑے زبردست علماء اور کامل فقراء اسکی نذر کئے۔ کچہہ لطف بہی اوٹہایا۔ مگر لکہنے کی کیا خبر تہی یہ کون جانتا تہا + لیلی کے ساتہہ پڑہکر مجنون خراب ہوگا۔

حال کا یہ ہو اکہ آج ہم ہین اور یہ رونا۔ اوٹہو۔ اور دوڑ۔ جو کچہہ بن سکے کر گذرو۔

سب سے پہلا کام اور جو بالکل مشیت ایزدی کے موافق معلوم ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ اپنی پولیٹکل اور دنیاوی زندگی بالکل انگریزون کے ساتہہ چسپان کردو۔ ہمت استقلال۔ علم و فضل۔ اور ڈیوٹی وغیرہ کے جو جو برکات سبقاً یا تقلیداً تم اس بے نظیر قوم سے سیکہ سکتے ہو سیکہو اور خدا کو خدا سمجہکر۔ رسول کو رسول سمجہکر ایسے سچے اور Sincere اطاعت اور وفاداری سے پیش آؤ کہ بندہ اور خدا دونونکی نظر مین ایک شریف رعیت کا نمونہ بن جاؤ۔ اِدہر یونیورسٹی بنالو اور اپنی دینی اور اخلاقی حالت مین جو جو اصلاح درکار ہے کرلو۔ بس تم قطعی یہان بہی پاس ہو جاؤ گے اور دہان بہی۔ لاریب فیہ تقدیر سے۔ تدبیر سے دوا سے۔ دعا سے۔ پرزے جہاڑ کر کہینچلی بدل ڈالو۔ اور جسطرح ہو سکے یونیورسٹی بنالو۔ یونیورسٹی تمہین اس قدر اور ایسی مختلف ڈگریان دیدیگی کہ یہ جو آئے دن تم پر نئی ڈگریان کہین جہالت کی کہین فضول خرچی کی کہین بغض و نفاق کی۔ کہین بے دینی کی۔ ہوتی رہتی ہین یہ سب کورٹ ہو جائینگی اور تمہاری زندگی ہر طرح لطف اور عزت و آبرو سے بسر ہونے لگیگی۔

اے وہ لوگو جو قوم مین سربرآوردہ ہو اور جنہون نے وقت پر سنبہلکر اپنے تئین تعلیم اور اصلاح حال کی سچی ڈگر پر ڈال لیا ہے۔ تم نے بہت اچہا کیا ہی۔ اور بہت اچہا کر رہے ہو۔ کم از کم تم Safe مگر یہ لاکہون بے سمجہ۔ تقدیر کے مارے غریب مسلمان بہی تمہارا ہی منہ تکتے ہین۔ انکا سنبہالنا بہی تمہارا ہی کام ہے اور تم ہی سے ہو سکتا ہے۔ انگلو نے ترایا تو کیا ہی کیا۔

تم نے گر اپنے تئین صرف سنبہالا تو کیا + کسی تقدیر کے بگڑے کو سنبہالا ہوتا۔

یونیورسٹی بناؤ اور غریبون کی ہمدردی مین اپنے آپکو مٹادو۔ تم ہی مین سے دس پانچ نے اپنے آپکو مٹا کر کہا ہے۔ تم ہی مین سے تہوڑے آدمی اور نکلین۔ پہر ہر طرح قوم کا بول بالا ہو۔ امرا اور والیان ریاست تمہارا

ساتھہ دیتے ہین اور دینگے۔ مگر اون کی ذمہ داریان اور ضرورتین اونہین بنڈیا بتنے نہین دتین۔ یہ کام تمہیں ہی کرنا ہے۔ اونکی خیر سناؤ۔ دعائین مانگو۔ وقت بیوقت قوم کا رونا اونکے آگے روؤ۔ کچھہ نہ کچھہ مل ہی جائیگا بلکہ اجتو ہم بڑے زور کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ بہت کچھہ مل جائیگا۔ ایک اور بات مین عرض کرنا چاہتا ہون مشکل یہ ہو کہ لے دیکر بات کالج ہی پر آن پڑتی ہے۔ ساری قوم کا رخ ایک خاص طرز پر کالج ہی کیطرف ہے۔ جو اوسکے طرفدار ہین وہ اوسکے مداح ہین۔ جو مخالف ہین وہ نکتہ چینیان کرتے ہین۔ جی اون کا یہ موہنڈ ہتا ہی کہ اونکے خیال کے موافق بعضی اصلاحین ہو جائین جب ڈیلیشن شروع ہوا تھا تو ضرورت وقت کے مطابق کالج کو بالکل نیا رنگ۔ نیا لباس۔ نیا قالب دیا گیا۔ جس سے وہ پرانے خیال والونکو ایک ہوّا معلوم ہوتا تھا۔ اوسکی سزا اون لوگون نے اپنے مقدور کے موافق سید مرحوم کو کیا کیا نہ دی۔ مگر موجودہ نسل کو خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ وہ وقت گذر گیا۔ اب کوٹ پتلون۔ ٹرکی ٹوپی۔ ڈاڑھی ندارد۔ وغیرہ وغیرہ پر پہلے سی چوتھائی بھی اعتراض نہین ہوتے۔ اب تو نکتہ چین صرف یہ ڈھونڈ ہتے ہین کہ یہ سب کچھہ کرین مگر اسکے ساتھہ اصل اصول اسلام کو پابند پوری نہین تو ادھورے ہی سہی۔ مگر ہون ضرور۔ سب سے مقدم پابندی صوم وصلوٰۃ چاہتے ہین۔ اگر پرانے خیال والے یہ چاہتے کہ کالج مین کبوتر بازی ہو۔ پتنگ اوڑائے جائین۔ ناچ رنگ کی محفلین گرم ہون تو خیر ایک بات بھی تھی کہ انکا دل اُلٹ گیا ہے۔ انکی کون سنے۔ مگر جہانتک وہ ایسی اصلاح چاہتے ہین جو واقعی Touch ٹھیک ہو اوسمین کیون دریغ ہونا چاہئے؟ مین خود کالج کا طالب علم رہ چکا ہون۔ کالج کے لڑکونسے رکھتا ہون۔ بیشک اذان نماز وغیرہ کا انتظام کالج مین نچتہ ہے۔ یون بھی کالج کے طالب علم پابند مذہب ہوتے ہین مگر انصاف یہ ہو کہ معترضونکا اعتراض بالکل بے اصل بھی نہین ہے۔ ہمین اسکی کچھہ پرواہ نہ کرنی چاہئے تھی۔ ساری قوم مسبب مذہب مین سست ہو۔ ہم بھی سہی۔ مگر ہمارے ساتھہ تو وہی پنج لگی ہوئی ہے کہ ہمین کافہ قوم کے سامنے صحیح الدماغ۔ صحیح القلب نوجوان مسلمانون کا نمونہ بنکر دکھانا ہے۔ اور یونیورسٹی کا بننا بہت کچھہ اسپر منحصر ہے کہ طلبار کالج کیا کیا نیک رائین قوم سے حاصل کرتے ہین۔ اگر کسی قدر شاق بھی گذرے تو بھی اشد ضروری ہے کہ کالج کی مذہبی حالت مین ایک روح پھونکی جائے۔ محسن الملک تو خود دیندار مسلمان ہین۔ خدا کا شکر ہے مارسن صاحب کی ہمیشہ سے اسبات کیطرف خاص توجہ ہو۔ ہر طرح امید ہو اور قوم کو پورا بھروسہ رکھنا چاہئے کہ کالج مین سچی دینداری کا چرچا دن بدن بڑھتا جائیگا۔ اور جب کالج وسیع ہو کر یونیورسٹی بنے گا تو یہی اجزا وسیع ہو جائینگے اور کیسا کوئی اعتراض ہم پر نہ آسکیگا۔ ای خدای قوی وقادر۔ غفور ورحیم۔ واسطہ اپنے شفیع مطاع نبی کریم کا ہم پر رحم کر۔ ہمارے معائب کو محاسن سے بدل دے۔ ہمارے تعصبات۔ جہالتین۔ بدکرداریان۔ بے دینیان۔ غفلتین۔ سستیان ہم سے چھڑوا دے اور ہمین علم وفضل چستی چالاکی۔ ٹھیک سمجھہ بوجھہ۔ صحیح دینداری سکھا۔ پسند فرما کہ محمڈن کالج اور محمڈن یونیورسٹی ہماری موجودہ قومی ضرورتون کا کامل علاج ہو اور بخشدے کہ ہم ٹوٹے پھوٹے مسلمان یونیورسٹی نالین آمین۔ ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حیدرآبادی مراسلہ

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم! واقعات ذیل کو درج اخبار کرکے ممنون فرمائین۔

شاہزادہ ہمایون نجبت۔ ہمین یہ دریافت ہونیسے کمال خوشی حاصل ہوئی کہ اعلیحضرت کے شہزادہ بلند اقبال (مدظلہ عمر) اب سیر وشکار کرنے لگے ہین۔ اور سواری وغیرہ کے نہایت شایق ہین اسکے علاوہ اس ہونہار شہزادہ ہمایون کی دماغی تربیت بھی مسٹر ایجرٹن جیسے لائق افسر کے سپرد ہے۔ جنکی نگرانی مین شہزادہ ممدوح تعلیم پا رہے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ حال مین جب آپ شکار کے لیے بہمراہی مسٹر ایجرٹن ونواب میجر افسر الدولہ بہادر قریہ صاحب نگر کو تشریف لیگئے تو آپنے ہرن اور مرغ آبی وغیرہ کا شکار فرمایا۔ یہ پہلا مرتبہ ہے جو آپ شکار کے لیے روانہ ہوئے۔ اس لیے جو کامیابی دہلہ اولی مین ہوئی ہے وہ کمال تشفی بخش ہے اور ہم نہایت ادب سے شہزادہ بلند اقبال کو مراتم تہنیت اوا کرتے ہین۔ اسکی ساتھہ ہی ہم یہ امید ظاہر کیئے بغیر نہین رہ سکتے کہ جسطرح آپنے شکار کی صلاحیت پیدا کرلی ہے اوسیطرح آپ علوم دینی ودنیوی مین بھی وافی استعداد اپنے شاہی پدر بزرگوار کی مانند حاصل کرینگے۔ ہم اسبات کے نہایت آرزومند ہین کہ خدا تعالیٰ اس شہزادہ ہمایون کو اسیاذی لیاقت اور باکمال بنائے جسکی نظیر تمام ہندوستان کی شہزادون مین ملنی یہ کچھہ بڑی بات نہین ہے۔ اکتساب علم وکمال صرف محنت پر موقوف ہے۔ اور چونکہ شہزادہ ممدوح کی تیز طبعی اور ذکاوت کے حالات ہم سن چکے ہین اسلیئے اگر اعلیٰ حضرت اپنی ذاتی توجہ شہزادہ عالی کی تعلیم پر مبذول فرمائین۔ اور اسکو اپنے زیر نگرانی رکھین تو ضرور اسکی تعلیم رفتہ رفتہ تشفی بخش ترقی کرتی جائے گی۔

محکمۂ بندوبست کے اکثر عہدہ دار اور مددگار جابجا دورے پر ہین اسلیئے پوری چہل پہل نہین۔ واپس آگئے

مولوی سید سلامت علیصاحب مددگار جن کو مسٹر ڈنلاپ صاحب بہادر کمشنر قحط نے انتظام قحط کیلئے متعار لیا تھا وہ پھر اپنی جگہ پر

مولوی سید اسد اللہ صاحب مددگار پیمائش کو بوجہ اونکی مستعدی اور لیاقت اور تجربہ کاری کے یہان کی مہتمم محکمۂ مردم شماری نے اپنی مددگاری مین لیلیا۔ اور اونکی جگہہ لالہ کنج بہاری لال صاحب مامور ہوئے ہین جو ہندو ستانیون مین ایک نیک صفات اور انگریزی مین انٹرنیس پاس ہین۔

مقدمہ کمیشن وزارم جنگ کی تاریخ پیشی یکم فروری ۱۹۱۰ء مقرر تھی۔ مگر بوجہ تعطیل یک ہفتہ انتقال ملکہ قیصرہ ہند کے تاریخ بدل دیجائیگی۔

خون ٹیپو خانصاحب ایک مشہور شہسوار آدمی کی ہان خون ہو گیا۔ یہ بیان کیا جاتا ہی کہ خانصاحب کے بیٹے نے اپنی نوکر کو بندوق سے مار ڈالا۔ اور بعد اوسکے تلوار اسکے پیٹ مین گھونپ دی جس کیوجہ سے شخص مذکور فوراً ہلاک ہو گیا۔ پولیس تحقیقات کیواسطے پہونچی تو یہ بیان کرکے "کہ اسنے خود گولی مارلی" قاتل کو پولیس کے سپرد نہ ہونے دیا۔ اور مقتول کی لاش کو فوراً دفن کر دیا۔ دوسرے روز ہمارے بیدار مغز نواب اکبر الملک بہادر کو توال معہ جوانان کوتوالی کے موقع واردات پہونچے۔ اور مقتول کی لاش قبر سے نکلوائی اور تحقیقات کیلئے ڈاکٹر لاری کے پاس بھجوادی۔ تحقیقات سے یہ معلوم ہوا کہ شخص مذکور قتل کیا گیا ہے۔ غرض ٹیپو خان کو فوراً گرفتار کیے گئے۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہی۔ دیکھئے آئندہ کیا گفتگو کھلتے ہین۔ ٹیپو خانصاحب نے بہت زور دیا۔ اور اعلیحضرت حضور نظام سے استدعا کی کہ میرے بیٹے نہ گرفتار کیے جائین بلکہ جب مقدمہ سپرد فوجداری ہو جاویگا اوس وقت۔ جواب دہی کو مستعد ہین۔ مگر اعلیٰ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہمین معاملات عدالتی مین دست اندازی نہین کرسکتا۔ یہ صاحب اعلیحضرت حضور نظام کے استاد ہین۔ فن چابکسواری مین بہت مشاق ہین اور اعلیٰ حضرت کی سٹاف مین شریک ہین ہمیشہ ہمراہ سرکار رہتے ہین۔

یہان سہ شنبہ کی عید ہوئی۔ ۲۶ تاریخ سے تمام دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی مین تعطیل ہو گئی۔ پانچوین تاریخ کو دفاتر کھلین گے۔ عید کی روز شام کو دربار کی خبر تھی کہ آٹھہ بجے شب کو دربار ہوگا۔ مگر بسبب حادثہ قیصرہ ہند دربار ملتوی ہو گیا۔

روانگی حجاج کی نسبت سرکار سے فیصلہ ہو گیا ہے کہ دو سو حاجی اس سال منجانب سرکار روانہ کئے جائین گے چنانچہ چٹھی مغیر تقسیم ہو گئین ہفتہ آئندہ مین قافلہ حیدرآباد سے روانہ ہوگا۔ اور یہ قافلہ کراچی بندر سے جائیگا۔

۲۹ تاریخ کو منجانب سرکار جریدہ غیر معمولی شایع ہوا تھا۔ جو تمام مساجد مین تقسیم کر دیا گیا کہ بعد نماز عید ملکہ قیصرہ ہند کی صحت کیلئے دعا مانگی جائیگی۔ مگر افسوس عید کے روز بارہ بجے معلوم ہوا کہ ملکہ قیصرہ ہند کا انتقال ہو گیا دوسرے روز غم کی توپین سر ہوئین۔ اور چار بجے اعلیٰ حضرت حضور نظام رزیڈنسی کو بغرض تعزیت تشریف لیگئے اور دس منٹ کے بعد واپس آگئے۔ اوسی روز ٹیلیگرام تعزیت کا منجانب حضور نظام دیا گیا۔ دوسرے روز اسکا جواب آیا چنانچہ انگریزی مین پڑھا گیا۔ اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے دربار مین جواب ٹیلیگرام پڑھکر سنا دیا۔ منجانب سرکار عالی تمام دفاتر کو ایک ہفتہ کی تعطیل بغرض اظہار غم ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دیگئی۔ جس روز ملکہ قیصرہ ہند کی خبر آئی اسی روز تمام بازارات رزیڈنسی بند کروا دیئے گئے۔ اور جس شخص نے اپنی دکان نہین بند کی اسپر ۳۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

مسٹر ڈاکٹر لاری کی نسبت خبر ہے کہ ماہ مارچ مین سرکاری خدمت سے علیحدہ کر دیے جائین گے فقط

(نامہ نگار وکیل)

Chamberlain's Colic, Cholera & Diarrhoea Remedy.

انٹرڑیون کے امراض مین جسقدر دوا ہر جگہہ نہایت کامیاب اور بہترین علاج مانی گئی ہے اس سے ہمیشہ شفا ہوتی ہے اور ہوتی ہی بڑی جلدی سے نہایت درجہ شدید اور خطرناک صورتون مین بھی اسپر اعتماد کیا جاسکتا ہے چیش۔ مروڑ۔ سرگرانی۔ اسہال اور انٹرڑیون کے متعلق جملہ امراض مین اسکا استعمال کرو۔ یہہ دوا شیخ ضیاء الدین سوداگر ادویات۔ مال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

سلطان المعظم کی نسبت ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار کی رائے۔

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ سلطان المعظم کی ۲۵ سالہ جوبلی کے جشن کی موقع پر اخبار سٹینڈرڈ کے ایک نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے سلطنت عثمانیہ کی اُس حیرتناک ترقی کے دلچسپ حالات لکھے ہین۔ جو ترکی نے سلطان المعظم کے عہد مبارک مین کی ہے۔ ہمکو اب لباب ارسال خدمت کرکے

گذارش ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اخبار وکیل مین چھاپ دین۔ مختار احمد از بٹالہ۔

"سلطان عبد الحمید کا عہد حکومت اگر کل یورپ کی تاریخ نہین تو تاریخ عثمانیہ کا تو نہایت ہی ضروری اور اہم حصہ ہوگا۔ اس سوال کو کہ آیا سلطان خلیفۃ المسلمین ہونیکا استحقاق رکھتا ہے یا نہین۔ ہم اسلامی دنیا ہی کے فیصلہ پر چھوڑتے ہین۔ مگر بہرکیف موجودہ عہد حکومت مین تہذیب اور آزادی نے بہت ترقی کی ہے۔ گو بعض اوقات اوسکی موانع کے دفعیہ مین قتل و خونریزی ہی سے کیون نہ کام لیا گیا ہو۔"

"سب سے پہلی مشکل جسکا سلطان کو تخت نشین ہوتے ہی سامنا کرنا پڑا۔ وہ روس کا ظالمانہ اور جارحانہ حملہ تھا جسکی نیت و غرض اب معلوم ہوتا ہے کہ پہلی ہی سے ہو چکی تھی۔ اور جو دفعتہً ایسے وقت پر کیا گیا جبکہ سلطنت عثمانیہ اوسکے مقابلہ کیلئے بالکل تیار نہ تھی۔ ٹرکی نے ہرچند بیرونی امداد کیلئے ہاتھ پاؤن مارے مگر کسیطرف سے مدد نہ ملی۔ اور روسی فوجین فتح کرتی ہوئی بحیرہ مارمورا کے کنارون تک پہونچ گئین۔ ایسی نازک وقت مین قسطنطنیہ انگلستان کی وساطت سے روس کے پنجہ سے بچ گیا۔ جنگ مین گو ٹرکی نے ہزیمت کھائی اور اوسکی قدر و منزلت مین بھی فرق آگیا۔ مگر عساکر عثمانیہ نے اپنی بے قوتی نہین دکھلائی۔ کیونکہ تاریخ جنگ کے اندرونی حالات ظاہر کرتے ہین کہ بسا اوقات جب کہ عین معرکۂ کارزار مین روسی فوجین بیدل اور بے حوصلہ نظر آتی تھین۔ تو بدقسمتی سے ایسے واقعات پیش آجاتے کہ بجائے ہزیمت کے روس کی نصرت ہو جاتی۔ نتیجہ جنگ یہ ہوا کہ قارص۔ باطوم۔ بلگیر یا ترکون کے ہاتھ سے نکلگئے۔ اور کانفرنس برلن (یا یہ تخت جرمنی) مین دول یورپ کے ساتھ ٹرکی نے اپنی صوبجات کے دستور العمل مین اصلاح کرنیکا معاہدہ کیا۔ گو اسکے ایفاء کے انتظار مین ایک ایسی جنگ کا خوف رہا ہے جس مین کم و بیش کل یورپ کا اُلجھاؤ ہو۔"

اسکے بعد جزیرہ سائپرس انگریزون کے حوالہ کرنا پڑا اور شرط یہ قرار پائی کہ انگلستان ایشیائی ٹرکی کو روس کی زیادتیون سے محفوظ رکھنے مین مدد دیوے۔ مگر یہ شرط عہدنامہ برلن کی اوس شرط پر موقوف تھی جو صوبجات اناطولیہ کی عیسائی باشندون کی بہبودی کیلئے ٹرکی نے دول یورپ کے ساتھ کی تھی۔"

"اس پریشانی سے سلطنت ٹرکی ابھی دم نہ لینے پائی تھی کہ ایک اور مصیبت اوسکے سر پر آکھڑی ہوئی عربی پاشا باغی ہوگیا۔ اور مصر انگریزون نے سنبھال لیا۔ گو اس شورش کی اصلی اسباب اب تک کما حقہ ظاہر نہین ہوئے اور گو اسمین سلطان کی سازش بھی پائی جاوے۔ تاہم اسمین شک نہین کہ اس خوف سے کہ مصر مین یورپین کی تہذیب جلد اثر نہ کر جاوے اور سلطانی مسطوت قائم رہے۔ ترکون نے اس بہانہ سے اپنی فوجین روانہ کی ہونگی اس امر کا اندازہ کرنا مشکل ہے کہ مصر پر انگلستان کی تسلط سے سلطانی حکومت اور رعب کو کہانتک ضرر پہونچا۔ مگر اسمین کلام نہین کہ سلاطین عثمانیہ مصر کو اپنا ملجا و ماوے سمجھتے تھے۔ اونکا یہ خیال تھا کہ اگر خدانخواستہ ایکدن اونکی سلطنت کو زوال آیا تو وہ مصر مین جا پناہ لین گے۔ مگر کارے کہ خداکند فلک را چہ مجال سلطان عبد الحمید (خلد اللہ ملکہ) کی تخت نشین ہونیسے پیشتر بلکہ نہر سویز کے افتتاح کے دن سے ہی معاملات مصر کی ابتری کے باعث یہ سوال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ آیا مصر ٹرکی کے ماتحت رہیگا یا کسی اور ملک کی؟ ہنوز مصر کا معاملہ طے نہ ہونے پایا تھا کہ ٹرکی کی قسمت مین ایک اور صدمہ اوٹھانا لکھا تھا۔ ٹرکی کو مصیبت مین مبتلا دیکھ کر ایک اور صوبہ یعنے مشرقی رومیلیا یورپ کی حمایت پر بگڑ بیٹھا۔ اور اسمین کچھ شک نہین کہ یورپ سلطان کی عیسائی رعایا کو اوسکے تصرف سے نکالنے اور کوہ بلقان کی ریاستون کو آزاد کرانیکا ضرور طرفدار تھا۔" (اے باصبا این ہمہ دولت او راست)

چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی Chamberlain's Cough Remedy۔
دمہ اور کھانسی وغیرہ امراض کو بالخصوص اور سینہ بسینہ کے گلے اور حلق سے متعلق جملہ شکایات کو بالعموم جلد اور شرطیہ شفا بخشتی ہے
یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ویلیات انگریزی مال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

"اب یورپ کی عنایت سے قریبًا وہ تمام ریاستین آزاد ہو گئی ہین۔ اور قسطنطنیہ کے گرداگرد انہون نے مضبوط قلعہ بنا رکھا ہے۔"

"ٹرکی کے مصائب کا ابھی خاتمہ نہین ہوا۔ ادہر سلطان المعظم کو اپنے یورپین حصہ سلطنت مین امن نہین ملا تھا۔ کہ یورپ نے نیا روپ بدلا۔ بجاری سلطنت ٹرکی کی ایشیائی حصہ کیطرف توجہ کی۔ اور ایشیا کے کوچک کی اصلاحون سے متعلق عہدنامہ برلن کی شرائط پورا کرنیکے لئے سلطان المعظم کو روز بروز تنگ کرنا شروع کیا۔ اور آئے دن یورپ کے سر چڑھنے سے سلطان المعظم نے بھی "تنگ آمد بجنگ آمد" کے مقولہ پر عمل کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا۔ یورپ ہی نہین (بلکہ اب بھیڑ چھیڑ چھاڑ (پانچوین سوار) - امریکہ کی تحریک پر تھی۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ اگر ٹرکی کا خاتمہ ہی کر دیا جائے تو سب اصلاحین ہو جاوینگی۔ آرمینیا نے بھی یورپین صوبجات کیطرح سر اوٹھایا۔ مگر خاطر سے بٹھایا گیا۔ عمومًا یہ کہتے ہین کہ اہل آرمینیا کی بغاوت کی نسبت سلطان کی کسیکی ایک نہین سُنی اور جو دلمین آیا کیا۔ مگر اس خیال کی صداقت کے ثبوت مین کوئی شہادت نہین ملتی۔ برخلاف اسکے تمام آرمینیا ویران پڑا ہے۔ اور آج کے دن تک ایک متنفس بھی سزایاب نہین ہوا۔ اب سلطان المعظم کی یہ لیاقت ہے کہ بجائے اسکے کہ انگلستان۔ روس یا کسی اور سلطنت واحد کو ایسے معاملات کی بارے مین جوابدہ ہونا پڑے اونہون نے دول یورپ کانسرٹ کی پانسیری کیطرح ایک گروہ پیدا کر دیا۔ اور یہ ایسا گروہ ہے جس کے اچھا یا بُرا ہونیکی نسبت رائین مختلف ہین۔ مگر سلطان المعظم کی اپنی رائے یہ ہے کہ دول یورپ کا ایسا اجتماع جو خود اونہون نے اپنی کاریگری سے بنایا ہے۔ انکیلئے مضر نہین ہے کیونکہ وہ اپنے مخالفونکو منصوبون کو بخوبی رد کر سکتے ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس یورپین اجتماع کی کارروائیون کو میدان جنگ مین بنظر غور دیکھ رہے ہین کیونکہ سلطان المعظم جانتے ہین کہ اسی مشین کے ساتھ اونہین بھی ایکدن سابقہ پڑنا ہے۔"

"ابھی یورپ اہل آرمینیا کی ہمدردی مین چلاتے چلاتے تھک کر خاموش ہوا ہی تھا کہ یونان نے روس کے ایما سے کریٹ دیوا اس کی ماتحت قریطش پر حملہ آور ہو کر ٹرکی پر ایک تازہ وار کیا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایک شاخ اور شجر عثمانیہ سے جدا کیگئی۔ اس معاملہ مین کوئی کام سلطان المعظم سے اپنی شان کے خلاف سرزد نہین ہوا۔ اونہون نے ایک طاقتور سلطنت کے وعدون پر سر تسلیم خم کیا۔ مگر افسوس کہ وہ وعدے پورے نہین کیے گئے۔ یونان جزیرہ قریطش مین اپنی کامیابی سے اتنا پھولا کہ برعظم پر بھی لڑائی کیلئے نکل پڑا اور سلطان المعظم کو جنگ کرنیکے لئے مجبور کر دیا۔ یونانی برملا کہتے تھے کہ اونکو پورا یقین ہے کہ کوہ بلقان کی ریاستون مین سے کوئی نہ کوئی ضرور اونکا ساتھ دیگی۔ مگر اس امید مین اونہون نے سخت مایوسی اوٹھائی۔ سلطان المعظم نے کثیر التعداد فوج سرحدات پر جمع کر دی۔ لیکن صرف اپنی ردیف فوجین دشمن کے مقابلہ کو بھیجین۔ سچی بات تو یہ ہے کہ سلطان المعظم نے یونان کو بائین ہاتھ سے شکست دی۔ یہان تک نوبت پہونچ گئی کہ اتھینز (دارالخلافہ یونان) کی ہستی عساکر عثمانیہ کے رحم پر منحصر تھی۔ مگر زار روس کی وساطت سے اتھینز فوج ظفر موج کی تھیسلین سے بچ گیا۔"

باوجودیکہ زار روس کی سفارش سے ترکون نے فتح اتھینز سے ہاتھ روک لیا۔ مگر نتیجہ جنگ یہ ہوا کہ ترکی کی سطوت و ہیبت از سر نو قائم ہو گئی۔ سلطنت مین دوبارہ جان پڑ گئی۔ اور یورپ ایک ایسی سلطنت کی مستعدی لیاقت سے حیران رہگیا۔ جس کو وہ اپنی خیالمین مسلوب القوائے سمجھے ہوئے تھا جس سرعت سے فوجی فوج کا انتظام کیا گیا اور جس لیاقت سے سامان رسد و جنگ بہم پہونچایا گیا۔ اور جس خوش اسلوبی سے فوج ظفر موج نے میدان جنگ مین ہزیمت خوردہ دشمن کو پرتاؤ کیا۔ ان سب باتون نے دول یورپ مین ترکی کی بابت نیک خیالات پیدا کر دیئے۔ مزید برآن یہ بالصراحت طور پر واضح کر دی کہ سلطنت عثمانیہ ابھی تک اس قابل ہے کہ اسکے ساتھ سوچ سمجھ کر برتاؤ کیا جائے۔ اب وہ وقت آگیا کہ یورپ مین سلطان المعظم کے ساتھ دوستی پیدا کرنے کی خواہش ہونے لگی۔"

خنازیر (گلے کی نہایت خطرناک بیماری) کے علاج مین بسا اوقات ذرا سی بھی دیر ہیضہ ہے کہ ڈاکٹر کے پاس جانے تک کی دیر بڑی مہلک ثابت ہوتی ہے اس سے زیادہ محفوظ اور بہترین تدبیر کیا ہوگی کہ کوئی عمدہ اور قابل اعتماد دوا ہر وقت گھر مین موجود رہے اس بارہ مین Chamberlain's Pain Balm سے بڑھکر کوئی چیز نہین ہے اسمین کوئی خواب آور یا مخدر اجزا کسی صورت مین بھی نہین ہین۔ بوڑھے سے لگا کر جوان اور بچہ تک کو یکسان مفید پڑتی ہے شیخ فیروز الدین سوداگر ویلیات انگریزی مال بازار امرتسر سے اگر ادویہ امرتسر سے ملسکتی ہے

ہندوستان کی خبرین

ہندوستان کا نیا فنانشل سیٹلمنٹ (سالانہ بجٹ) ۲۰ مارچ کو حضور وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل مین پیش ہوگا اور ۴ تاریخ اسپر بحث ہونیکے لیے مقرر ہوئی ہے حضور وائسرائے غالباً اسی تاریخ کی شام کو کلکتہ سے روانہ ہو جائینگے +

سٹار آف انڈیا اور ایمپایر آف انڈیا کا اعزازی خلعت جو ۲۶ فروری کو عطا ہونے تھا حضور قیصرہ کیوفات کے باعث کسی دوسرے وقت کیلئے ملتوی رکھے گئے +

اعلان ہوا۔ کہ ہندوستان کے دفاتر سرکاری مین ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء تک اظہار ماتمداری کیا جاتا رہیگا۔ ویسٹرن گورٹ مین حاضر ہوتے وقت لیڈیان سیاہ ماتمی لباس پہنین گی اور آفیسرون کو کریپ کی سیاہ ماتمی پٹی بائین بازو پر باندھنی ہوگی +

ضلع گورداسپور مین دو اور گاؤن بھی مبتلائے طاعون ہوئی یعنے براڑی جسکی آبادی ۴۷۵ ہے اور ہمراں جسکی آبادی ۴۶۱ ہے۔ یہ موضع دیگر طاعون زدہ دیہات کے متصل واقع ہین +

قحط کے امدادی کامون پر اب ۲۲۸۰۰۰ آدمی ہین +

جالندہر کے ضلع مین طاعون پھر بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایک اور بھی گاؤن مکرر مبتلا ہوا ہے جس کا نام کہاں ہے اور آبادی ۱۷۵۸ ہے پچھلے سال ماہ مارچ مین یہ موضع طاعون زدہ دیہات کی فہرست مین تھا +

گورنمنٹ کیخدمت مین صدہا تار ملکہ مرحومہ کی وفات پر اظہار غم اور جدید شہنشاہ کی تخت نشینی پر مبارکباد اور ہوا جواہی کے پہونچ رہے ہین حضور وائسرائے ماہ فروری مین لیجسلیٹو کونسل کو مخاطب فرماکر اس صدمہ عظیم پر اظہار افسوس کرینگے جو ملکہ معظمہ کی وفات سے سلطنت برطانیہ کو پہونچا ہے پھر یہ جلسہ بغیر کسی مزید کارروائی کے برخاست ہو جائیگا +

وفات حسرت آیات حضور قیصرہ ہند کیوجہ سے میونسپل کیولری کا ٹورنامنٹ بھی ملتوی رہا اور الفنسٹن پولو ٹورنامنٹ بھی آج گورنمنٹ آف انڈیا نے دریائے سوات کی مجوزہ آہنی پل کا مفصل اسٹیمیٹ طلب کیا ہے۔

کوہاٹ۔ ملتان اور نوشہرہ کی دیسی لینون اور دیگر تعمیرات متعلقہ کے فائنل اسٹیمیٹ (اخیر تخمینے) فوراً تیار ہوکر پیش کیے جانیکا حکم ہوا ہے کیونکہ ان سٹیشنون کیلئے ایزادی گیرزن کی منظوری دیجا چکی ہے +

چمن کی آبرسانی کو توسیع دینے کیلئے بیس ہزار روپیہ کی منظوری ملی ہے +

امیر صاحب کے افسرون کی کارروائی کے باعث درہ کورم اور ضلع کوہاٹ کے درمیان ہندو افغانستان کی سرحد پر کچھ بے چینی پھیلگئی ہے۔ اونہون نے سوداگرون کی جمعیت سے حد بست کی چند ستون برباد کر دیئے۔ اور نزہ نری گاؤن پر قبضہ کر لیا ہے۔ پایونیر لکھتا ہے کہ یہ جگہ خاصی طرح برٹش حدود کے اندر ہے۔ جیسا کہ عہدنامہ دزناد کی حد بندی مین طے ہو چکا ہے۔ اور یہ قبضہ جواب کیا گیا ہے آئندہ کے لیئے نہین رہنے دیا جاسکتا۔ پس یقین ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کیطرف سے اسپارہ مین نیابت پہنچنے پر امیر صاحب ضرور ہدایت کرینگے کہ انکے افسر موضع مذکور کو خالی کر دین +

مالاکند اور اس پرے کی فوجون کو پچھلے دنون موسم کی خرابی و نامواقفت سے بڑی تکلیف اوٹھانی پڑی۔ چار دن تک لگاتار موسلا دھار مینہ برستا رہا۔ اور آخیر مین برف بھی پڑنے لگی جو خاص مالاکند مین دو دن تک برابر پڑا کی کیمپ خار کے متحرک کالم کی حالت اس وقت نہایت قابل رحم تھی کیونکہ درہ سوات مین کریچ کی برساتیون کے نیچے جس قماش کی زندگی کاٹنی پڑتی ہے وہ موسم سرما مین گرما سے بھی کہین زیادہ مصیبت خیز ہوتی ہے۔ مالاکند کی ہندوستانی ہمت کو مینہ نے کسیقدر نقصان بھی کیا۔ یہ نقصان نوشہرہ درگئی ریلوے کو پہونچا۔ خصوصاً قلعہ درگئی کے قریب ریلوے کے عارضی انجام پر +

حضور قیصرہ کے ماتم مین شنبہ (۲۲ فروری) کو ہندوستان بھر کے تمام پوسٹ آفیس بھی شامل اتوار کے بند کیے گئے +

سر انٹونی مکڈانل بہادر ممبران کمیشن قحط ہند کو ۲۹ جنوری کو بمبئی سے بذریعہ سپیشل ٹرین روانہ احمد آباد ہوئے قحط کمیشن ۱۱ فروری تک دہلی پہونچیگا +

ہندوستان کی کنٹنجنٹ فوج یہان واپس آنے سے پہلے دونو آبادیون کی گورنمنٹ کی درخواست پر تسمانیہ اور نیوزیلنڈ جائے گی +

کپتان شوورز پولیٹکل ایجنٹ مکران کیلئے بندوبست ہو رہا ہے کہ حفاظتی فوج (اسکورٹ) مین دو کمپنیان انفنٹری کی ہون ایک برٹش افسر کی ماتحتی مین اور دس سوار +

ہوم گورنمنٹ سے درخواست کیگئی ہے کہ بمبئی ڈیفنس کیلئے دس توپین ۳۰۲ رمیکسیم کی بہت جلد بھیجی جائین +

چار سو ایرانی خچر بمبئی مین بشرح سو اتین سو روپیہ فی راس کے خریدے جائین گے +

بنگال اور پنجاب کے اسسٹنٹ ڈایرکٹر آف ایگریکلچر (صیغہ زراعت کے نایب افسر اعلے) غالباً عنقریب مقرر ہو جائینگے +

ہفتہ گزشتہ مین طاعون سے کل ہندوستان مین ۳۳۹۶ موتین ہوئین۔ پچھلے سال اسی ہفتہ ۱۷۶۸ ہوئی تھین بنگال مین ۲۲۶۱ کی قریب اموات ہوئین منجملہ انکے بارہ سو تو صرف پٹنہ ہی مین ہوئین +

کرنیل سٹوارٹ انسپکٹر جنرل آف امپیریل سروس ٹروپس نے بغور روانہ جنوبی افریقہ ہوتے ہین وہان موسٹڈ انفنٹری بریگیڈ کی کمان کرینگے +

کرنیل شون کمانڈنگ رویل انجنیر چونکہ ہندوستان کی صیغہ ملٹری کے ڈایرکٹر جنرل مقرر ہو گئے ہین اس واسطے کرنیل ایس بورنگ صاحب بہادر کو انکا قایمقام ہوکر چین جانیکا حکم ملا ہے +

مسٹر ایلیٹ جو محکمہ آب و ہوا کے ریپورٹر ہین عنقریب کلکتہ واپس آکر چند روز بعد معاینہ کی ڈیوٹی پر برما کو روانہ ہونگے۔

دیسی فوجون کیواسطے مسکٹری کی جدید ہدایات عنقریب شایع ہونیوالی ہین +

کپتان آرنیبل ایس پورٹمین صاحب متعلقہ دسوین ہسار بطور ایڈیکانگ حضور وائسرائے کے سٹاف مین شامل کیے گئے ہین +

بنگال چیمبر آف کامرس (مجلس تجاران بنگالہ) کا جلسہ سالانہ ۱۹ فروری کو منعقد ہوگا +

مسٹر ای شورز جو اب رخصت پر ہین مسٹر جیمز کی بجائے کلکتہ کے کمشنر آف پولیس مقرر ہونگے +

بنگال کی کانون کا لوہا غیر ممالک مین بہت پسند آیا۔ ولایت کے اخبارات لکھتے ہین کہ کارخانہ وارون نے اس لوہے کو یوروپ کے لوہے کی برابر مانا ہے بجائے اسکے کہ ہندی بنگال سے لوہا نکالکر ممالک یوروپ کو بھیجا جائے۔ کیا اب وقت نہین ہے کہ بڑی بڑی اشیاء آہنی کی ڈھلائی کیلئے ہم ہندوستان ہی مین کارخانے کھولدین +

ولایت سے کاغذ کم آنیکے باعث یہان آجکل کاغذ گران ہو گیا ہے کلکتہ مین پیپر میکرز (کاغذ سازون) کی ایک انجمن ہے جس کی پاس کردہ ریزولیوشن کی تعمیل مین تمام پیپر ملون نے اپنے نرخ مین ایک پائی فی پونڈ بڑھادی ہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ اور بھی گران ہو جائے +

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے تمام ڈسٹرکٹ ججون اور افسران ضلع کو نام ایک کلرک منضمون کا بھیجا ہے جو ازم سزائے پھانسی کا حکم ہونے پر پاگل ہو جائے۔ بجائے فوراً پھانسی دیدینے کے اسکی کیفیت سے لوکل گورنمنٹ کو بذریعہ شن نج مطلع کیا جائے۔ بعد تحقیقات گورنمنٹ ایسی سزا یافتگان کی سزائے پھانسی متبدل بہ قید حیات کریگی اور اونکو پاگلخانہ بھیجیگی +

گانجہ کی کاشت کیلئے درخواست دیتے وقت۔ مال اوٹھانیکی اجازت مانگتے وقت۔ مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ روانہ کرتے وقت درخواستون پر ٹکٹ لگانیکی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اب گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ سے ان درخواستون پر ٹکٹ نہ لگایا جائے۔ کیا اچھا ہوتا اگر گورنمنٹ یہ حکم دیتی کہ غربا جب حصول انصاف کیلئے صاحبان مجسٹریٹ کیخدمت مین حاضر ہون تو کورٹ فیس انصاف کی درخواست مین مخل نہ ہو +

گورنمنٹ نے راس نے اپنے مشیر تعمیرات کی تجویز کو پسند کرکے اونکو اجازت دیدی ہے کہ اپنے ماتحت ایک جماعت مستریون کے کام کی تعلیم جاری کردین۔ اس قابلقدر درسگاہ مین فن تعمیرات سے متعلق عملی کام سکھایا جائیگا یعنے اینٹین بنانا۔ چونہ کا کام۔ معماری۔ بخاری۔ آہنگری۔ دیوار بندی۔ ڈھلائی۔ غرض سررشتہ تعمیرات سے متعلق ہر ایک ضروری کام سکھایا جائیگا۔ یہانکے جو تعلیم یافتہ فارغ التحصیل ہوکر نکلین گے۔ وہ رزق کیلئے ماری ماری نہ پھرین گے ایسے لوگون کو قابلیت کی سندات اور ڈپلومہ مشیر تعمیرات کے دستخط سے عطا ہوگا۔ اور اس سند کا پانیوالا مستری کی آسامی کو لایق سمجھا جائیگا۔ اگر یہ جماعت کامیاب نکلی اور اسکی خاطر خواہ قدر ہوئی تو طلباء کی تعداد بڑھانیکی اجازت دیجائیگی +

لیڈی کرزن صاحبہ اور اونکی صاحبزادیان ۲۳ مارچ کو یہ انڈیا سٹیمر مین روانہ انگلینڈ ہونگی +

حضور وائسرائے ۲۴ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہونگے۔ اور تین ہفتہ کیلئے نیپال کی ترائی مین دریائی کوسی کیطرف تشریف لیجائینگے +

محکمہ ڈاک خانجات کا ایک نوٹس بدین مضمون شایع ہوا ہے کہ آئندہ ہندوستان سے اون اشخاص کے نام رجسٹری شدہ خطوط و پارسل وغیرہ روانہ ہوسکین گے۔ جو اس وقت برٹش کنٹنجنٹ مقیمہ چین مین اور اونکے ساتھ ہین لیکن انکا بیمہ یا وی پی نہین ہوسکتا +

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ حجاز ریلوے جو میاں غلام نبی و حمید اللہ صاحبان تاجران شملہ امرتسر کو وصول ہوا۔

میزان مندرجہ پرچہ ۲۸ جنوری لاہور

ایک خاتون از ضلع جالندھر بذریعہ منشی عطا محمد صاحب معرفت وکیل اخبار .. .. .. عمر

منشی محمد نذیر صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ قلعہ گلستان ,, ,, ... صر

معرفت محمد اسمٰعیل صاحب از سیوہارہ ضلع بجنور صہ حسب تفصیل ذیل:-

مولوی نور الحق صاحب صہ + منشی مختار حسین صاحب عا + شیخ قدرت اللہ صاحب صہ + قاضی ظہور الحسن صاحب عا

منشی عزیز احمد صاحب صہ + شیخ محمد حسین صاحب عہ + حکیم مبارک حسین صاحب عہ + چودھری سعید الدین صاحب عا

شیخ عبد الغفور صاحب ملے + میانجی گہاسی صاحب عہ + شیخ ولایت حسین صاحب عا + حاجی مظہر حسن خان

صاحب عہ + شیخ معشوق علی صاحب صہ + شیخ کبیر حسین صاحب عہ + میانجی نیاز احمد صاحب عہ + معرفت مولوی

عطاء اللہ صاحب صہ + حاجی نور الحسن صاحب عہ + سید ہتھور علی صاحب عا + منشی عبد الواسع صاحب عہ +

قاضی قیم الدین صاحب عہ + محمد اسمٰعیل صاحب ملے + شیخ فرزند علی صاحب عا + میانجی عطا حسین صاحب عا

میزان صہ + فیس منی آرڈر ۸ر +

(میزان کل ۹۵۴ لعہ)

طہران دار الکریاست ایران مین ایک عجائب خانہ "عثمانیہ میوزیم" کے نام سے کھولا جائیگا +

آستانہ علیہ کی سالانہ حسابات مین چونکہ عورتونکی تعداد اموات مردون سے زیادہ تھی اسواسطے مجلس طبی کمیٹی سے ڈاکٹر بسیم عمر پاشا کو اس امر کی تحقیقات کے لیئے ہدایت ہوئی ہے +

شاہ ایران کی تحائف جو اپنے دوران سیاحت یورپ مین مختلف مقامات سے خرید کیئے تھے افسوس کہ دیا مین ڈوبکر سارے کے سارے ضائع ہوگئے +

سلطان المعظم کے جشن سالگرہ کی تقریب پر ترکی سفیر پیرس نے بھی ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا قسطنطنیہ کی جیلخانہ سے ۵۴ قیدی جو اپنی سزا کا دو تہائی حصہ بھگت چکے تھے رہا کئے گئے +

قبائل عرب کی درخواستین برابر چلی آرہی ہین کہ ہمین عراق عرب مین زمینین عطا ہون۔ ہم اپنی پدرانہ زندگی کو چھوڑکر تمدنی حالت مین آنا چاہتے ہین۔ کئی ایک قبائل کو قطعات عدیدہ زمین مرحمت ہو بھی چکے ہین +

دولت علیہ عثمانیہ کے اسلامی مدارس جو خاص دار السعادت مین جاری ہین انکی تعداد ۳۲۲ ہے۔ جن مین اعدادیہ عسکریہ وغیرہ ہر قسم کی درسگاہین شامل ہین۔ مدارس کی ترقی کیلئے اعلیحضرت خلافت پناہی کے عہد مبارک مین (۱۱۳۰-۵۳۷۸) قرش تو صرف دار السعادت ہی مین خرچ ہوئے ہین۔ بیرونجات کا شمار اس سے کہین زیادہ ہے +

رسالہ "نارتھ امریکن ریویو" مین ایک دلچسپ مضمون "انیسوین صدی اور اسلام" کی سبجیکٹ پر شائع ہوا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ "امریکہ شمالی و امریکہ جنوبی مین پیروان رسول عربی (صلعم) کی تعداد اس وقت تخمیناً ۴۹ ہزار سے ہے جنمین سے ۲۰ ہزار ۵ سو تو خاص امریکہ شمالی اور جزائر غرب الہند ہی مین ہین۔ برطانیہ کلان مین ایک محمڈن سوسایٹی کے ممبرونکا شمار جو اب سے پندرہ سال پہلے لورپول مین قایم ہوئی تھی دو سو تک پہونچا ہے لیکن ایشیا اور افریقہ مین تو اس مذہب کی اشاعت بڑی تیزی سے ہو رہی ہے۔ برٹش انڈیا مین جہان نام کو عیسائی نرتے بڑی سست چال چلے ہین۔ اہل اسلام نے اسقدر ترقی کی ہے کہ ۱۸۸۱ء مین انکی تعداد ۴۲۹۵۲۰۷۰ تھی مگر ۱۸۹۱ء مین ۵۷۰۰۶۱۷۹۶ تک پہونچی۔ (وکیل) اور اب کی مردم شماری مین انشاء اللہ اس سے بھی زیادہ نکلیگی) مغربی افریقہ مین بھی اسلام کی ترقی نہایت غیر معمولی نظر آتی ہے۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ (یعنی دین محمدی) بہ نسبت جدید عیسائیت کے اس تاریک براعظم کے رہنے والونکی ضروریات کو زیادہ مناسب حال ہے اور غالباً اسی وجہ سے وہان اسکی اشاعت کی رفتار کرسچینٹی سے کہین زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ اسطرح دو انگلش نوآبادیونکی مثال دیگئی ہے۔ جن مین ۱۸۰۰ء تک اسلام کا نام بھی نہ تھا۔ مگر اب ایک تہائی کے قریب آبادی اس مذہب کو قبول کر چکی ہے +

سیلون کی مسجد اور عیدگاہ واقعہ "نیو مور سٹریٹ" اور "مراد انہ" مین عید کے دن ہزارہا آدمی کا مجمع کثیر تھا۔ لوگ خوشی خوشی تہوار منانیکی خیال مین مسرور تھے کہ ناگہان حضور قیصرہ ہند مرحومہ کی علالت کی خبر وحشت اثر گوش زد ہوئی۔ چونکہ یہ ایک غیر معمولی صدمہ اور تشویش کی بات تھی۔ اس واسطے ملکہ معظمہ کی وفادار رعایائے اہل اسلام نے دوگانہ عید سے فارغ ہوکر اپنی مادر مہربان کی صحت اور درازی عمر کیلئے خاص طور پر نہایت خلوص سے دعا مانگی۔ لیکن افسوس مشیت ایزدی مین کسی کا کچھ قابو نہین چلتا۔ وعدہ کا وقت آن پہونچا تھا چنانچہ اگلے ہی دن اسکے پورا ہونیکی اندوہناک خبر بھی سن لیگئی +

سلطان عالیہ اور انکے بھائی معہ اپنی ہمراہیون کے ۲۲ جنوری کو ریوانا جہاز مین بمبئی روانہ مکہ معظمہ ہوئے سویز تک تو ہز ہائینس اپنی پارٹی سمیت اسی دخانی جہاز مین جائینگے۔ مگر وہان سے آگے مکہ معظمہ تک کیلئے دوسرا انتظام کیا جائیگا۔ مسٹر داد بھائی نسروانجی بھی اتوار کی شب کو کولمبو سے روانہ ہوگئے ہین۔ یہ ہز ہائینس کیلئے تمام ضروری امور کا بندوبست کرنے کیغرض سے جاتے ہین۔ جدہ تک ساتھ جاکر کولمبو لوٹ آئینگے +

شہزادہ محمد سلطان عابد صاحب سی آئی ای آف کوہاٹ نے حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کے نام پر کثیر التعداد مساکین کو کھانا کھلایا۔ غریبون اور محتاجون کی یہ عام دعوت ایک وسیع پیمانہ پر تھی اور بالکل ایسی ہی جیسی کہ افغانی نشین کی دعوتین ہوا کرتی ہین +

اسلامیہ کالج و سکول لاہور کیطرف سے ۲۲ تاریخ کو اول تو ایک ماتمی مجلس بصدارت پرنسپل صاحب منعقد ہوئی پھر دونو درسگاہین تعطیل مرحومہ کے غم مین ایک دن کیلئے بند کر دیگئین۔ مجلس مذکور مین یہ قرار پایا کہ صاحب ڈائریکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کی معرفت ایک تعزیت کا تار بھیجا جائے۔ ۲ فروری کو بھی جو ملکہ معظمہ کی تدفین کا دن ہے کالج اور سکول دونو بند رہے +

لاہور کے مسلمانون کیطرف سے جوڈیشل کمشنر صاحب بہادر و صاحبڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین قیصرہ مرحومہ کی تعزیت کیلئے پہونچا انمین دیگر معززین و شرفاء اہل اسلام کے علاوہ کل اسلامی اسٹیٹوشنون کے پریزیڈنٹ وائس پریزیڈنٹ سیکرٹری وغیرہ عہدہ دار بھی شامل تھے +

جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ امسال ۱۶ و ۱۷ فروری کو حسب معمول کے اہتمام سے منعقد ہوگا۔ اسمین بہت سے علماء کرام تعلیم کے بارہ مین تقریرین کرینگے۔ اور دیگر مقرر بھی اپنی اپنی قیمتی رائین ظاہر فرمائینگے۔ اس جلسہ کی زیادہ شہرت اگرچہ صرف صوبہ بہار مین ہو لیکن یہ اپنی طرف سے تو سارے ہی ہندوستان کے مسلمانون کو شرکت کیلئے مدعو کرتا ہے مہتمان جلسہ ہر جگہ کے مسلمانونکی میزبانی کرنیکے دل سے آرزومند ہین۔ وہ ریلوے سٹیشن آرہ پر اپنے معزز مہمانون کے استقبال کیلئے موجود ہونگے۔ جو جو اصحاب جلسہ کو رونق بخشنا چاہین تاریخ انعقاد سے تین روز پیشتر اہتمام صاحب کو مطلع فرمائین +

حجاز ریلوے لائن کیلئے جو ڈبے تعمیر ہو رہے تھے وہ تیار ہو چکے ہین اور عنقریب بیروت کو روانہ کیئے جائینگے +

دار السعادۃ مین جو کارخانہ ماسر ہندوقون کا قایم ہوا ہے اوسکی توسیع کیلئے پیشگاہ اعلیحضرت سے فرمان صادر ہو چکا ہے جس کیوجہ یہ ہے کہ اس کارخانہ کا کام روز بروز بڑھتا جاتا ہے +

ترکی مصنوعات کا نمونہ عنقریب اون تجارتی کوٹھی کو روانہ کیا جائیگا جو طہران (دار الخلافہ ایران) مین ترکی تجارت کی ترقی کیلئے حال مین کھولی گئی ہے +

ایران کے مشہور منجم و شاعر عمر خیام کی قبر نیشاپور مین نہایت خستہ حالت مین پڑی ہے۔ انگلستان مین جو کلب عمر خیام کی رباعیات اور خیالات کے شیدائیون نے قایم کیا ہے اس سے مرمت قبر اور تیاری باغ کیلئے چندہ کی درخواست کی ہے۔ مستقط سے کئی سال بعد ایکبار پھر بیشمار کشتیان خرما اور خشک مچھلی نیز ریشمی پارچات و قالین وغیرہ لیکر بغرض فروخت زنجبار کو روانہ ہوئی ہین +

عبد العزیز ابن عبد الرشید والی حایل نجد کی درخواست پر گورنمنٹ ٹرکی نے توپخانہ عامرہ کی دو علی صناع حسب الحکم سلطانی حایل کو بھیجی ہین +

دار السلام مین جرمنون نے چھوٹے سٹیمرون کی مرمت کیلئے ۴ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک خشک حوض تیار کیا ہے وہ لوگ بمبئی اور سمرٹون (متصل کیپ ٹون) کے انگریزی کارخانون سے انسان شرح پر مرمت کرینگے۔ دار السلام مشرقی جرمن افریقہ کا صدر مقام ہے۔ یہ علاقہ بھی زنجبار سے لیا گیا ہے +

مضافات عدن مین چند قبائل عرب نے یورش کی تھی۔ مگر ٹرکی فوج نے پسپا کر دیا۔ نامہ نگار المؤید لکھتا ہے کہ اپنی حد سے تجاوز اور زیادتی کرنے والون مین انگریزی سپاہ بھی شامل تھی۔ جسکے دو سو آدمی ٹرکی فوج نے گرفتار کیے۔ جب ٹرکی نے گورنمنٹ انگریزی سے کیفیت طلب کی تو جواب ملا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ آیندہ اسا مین کوئی نامہ و پیام نہ کیا جائے۔ پھر ترکی اخبار یہ بھی لکھتے ہین کہ انگریزی گورنمنٹ نے تحقیقات کا وعدہ کیا ہے۔ ایک انگریزی اخبار یہ کہتا ہے کہ گورنمنٹ انگلیشیہ عدن سے پچاس پچاس میل ارد گرد کا علاقہ اپنے ماتحت سمجھتی ہے کیونکہ مقبوضات کا تعین اور حد بست کبھی نہین ہوا۔ مگر بالفعل کے نزدیک انگریزی علاقہ صرف عدن اور مضافات متصلہ تک محدود ہے۔ قریب ہی سلطان لاہج کا چھوٹا سا علاقہ ہے۔ اسکے پاس ٹرکی علاقہ مین امیر صبیحی کا علاقہ ہے۔ یہ دونو باہم لڑ رہے تھے۔ ترکون کا بیان ہے کہ سلطان لاہج نے انگریزی مدد سے فوجکشی کی تھی۔ مگر انگریزی روایت یہ ہے کہ ہماری طرف سے کچھ دخل نہین دیا گیا۔ یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ شاید کوئی انگریزی دستہ قریب ہی قواعد مین مصروف ہوگا۔ ٹھیک ٹھیک حالات غالباً آیندہ عنقریب معلوم ہونگے۔

ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ گورنمنٹ روس نے خفیہ خفیہ ایک منصوبہ ٹرکی کے خلاف شروع کیا ہے۔ ایسا رہ مین برابر مضامین نکلے ہین اور گورنمنٹ روس خموش ہے۔ اس وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ کچھ سازش ضرور ہے۔

خزانہ عامرہ مین باوجود یکہ کچھ زیادہ روپیہ نہین ہے۔ اسپر بھی اعلیٰحضرت سلطان المعظم نے ۴۰ لاکھ پونڈ کا خرچہ بحری تیاریون کیلئے منظور فرمایا ہے۔

حاجی ابراہیم دیدی ترکی وقنصل نے گورنر سیلون کو اس مضمون کا مراسلہ بھیجا کہ حضور قیصرہ کوئین وکٹوریہ کی وفات حسرت آیات پر مین تہ دل سے اظہار تاسف و ہمدردی کرتا ہون۔ جن کے عہد معدلت مہد مین لوگ مدتہائے دراز تک برکات سے فیضیاب ہوتے رہے ہین۔ اور اسی لیئے انکا زمانہ زمانہ کی تاریخ مین عدیم النظیر و بمثال ہے۔ اور جن کے نشان شہنشاہی کے زیر سایہ ہر فرد بشر کیلئے آزادی ایک پیہم بخشی استحقاق ہے۔"

سلطان المعظم نے چین مین جو مشن بھیجنا تجویز فرمایا ہے۔ اوسکے موجودہ چار سو مین افسرون مین سے دو کی جگہ دو ٹرکی افیسر مقرر ہوئے ہین اور تجویز بھی دراصل یہی تھی۔ حکام محل ہمایون کا بیان ہے کہ چین مین ایک اسلامی مشن بھیجنے کا خیال شہنشاہ ولیم کی تحریک سے پیدا ہوا ہے جنہون نے اس تجویز پر بڑا زور دیا تھا تاکہ قصائے مشرقی مین ٹرکی کا بھی اخلاقی اثر قایم رہے۔ اور یہ مشن اسکی قیام مین ممد و معاون ہو۔ وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اعلیحضرت نے شہنشاہ جرمن کو اسباہ مین ایک مراسلہ بھیجکر اپنی ہواخواہی سے متعلق انکی دوستانہ خیالات کا اعتراف کیا ہے۔

سلطان المعظم نے یہودیون کیلئے ممانعت کر دی ہے کہ فلسطین مین تین مہینہ سے زیادہ نہ ٹھہرنے پائین۔ انہین وہان جایداد غیر منقولہ خریدنے کی بھی مناہی ہے۔ یہ فرمان نہ صرف تاجرون بلکہ زایرین سے بھی متعلق ہے۔

بمبئی کی خوجہ کمیونٹی کے مقتدا ہز ہائینس آغا خان صاحب کی سی۔ آئی۔ ای کو جرمن گورنمنٹ کی ساتھ آخر اون بہت سے امور کے طے کرنیمین کامیابی ہوگئی ہے جن سے متعلق جرمن ایسٹ افریقہ مین انکے پیرو لوگ حکام کے ساتھ بعض اختلافات رکھتے تھے۔

قاہرہ سے ۱۵ جنوری کی تار برقی ظہر ہے کہ لارڈ کرامر اور مسٹر گورسٹ ۱۶ ماہ حال کو یہان پہونچے۔ لارڈ ممدوح سوڈان تشریف لاکر نہایت مسرور و محظوظ ہوئے اور ملک کی عمدہ حالت پر بہت کچھ اظہار طمانیت فرمایا۔ اسوان مین ہز لارڈشپ اوس عظیم الشان بند کا کام دیکھنے تشریف لیگئے جو اس وقت تک اوس سے کہین زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کر گیا ہے جتنی کہ ۱۹۰۷ء مین دریائی نیل کے اُبراہوا ہونیسے توقع ہو سکتی تھی۔ خرطوم مین لارڈ کرامر کیطرف سے قبیلہ دینکا کے بڑے بڑے سردارون کا استقبال ایک بڑا دلچسپ واقعہ تھا۔ تقریباً تمام سردار موجود تھے اور قبیلہ دینکا کے سردار کا ہیڈ بھی اونکے ساتھ تھا۔ جسکی نشانی یہ ہے کہ اسکے سر پر شتر مرغ کے پرون کی بنی ہوئی اک بڑی سی ساری ٹوپی ہوتی ہے۔ اثناء استقبال مین جب لارڈ کرومر سرداران قبیلہ کو اڈریس کر چکے اور اونکی تقریر ترجمہ کر کے حاضرین کو سنائی جا چکی تو دوسرا ہیڈ اونٹھ اور اپنے بڑے سردار کے سر مین سے شتر مرغ کے

Chamberlain's Cough Remedy.
یہ دوا سخت سے سخت زکام اور اوسکے متعلق تمام مشکل سے مشکل امراض سینہ یعنی نزلہ کو سب سے مین دور کر دیتی ہے۔ مثلاً تالو اور حلق کی خارش آواز کی خرابی گلے کی خراش اور شدت کی کھانسی وغیرہ شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے۔

Chamberlain's Pain Balm.
یہ درد کی دوا لگاتے ہی بہت جلد امراض ذیل کو شفا بخشتی ہے۔ رگون کی خشونت رجع مفاصل، درد، عاب اور چوٹ کی سختی و خرابی۔ فروخت کیلئے ہر دم تیار رہتی ہے۔ شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے۔

صدر کیخدمت مین مشکیش کیئے۔ جس سے ملکہ انگلستان اور خدیو المکرم کے ساتھ اظہار وفاداری و عقیدہ متصور تھا۔ لارڈ ممدوح نے اونکا یہ تحفہ قبول فرمایا۔ اور اسبات پر انکا شکریہ ادا کیا کہ وہ برطانیہ عظمیٰ اور مصر کے متفقہ جھنڈے تلے سوڈان کی موجودہ گورنمنٹ پر اعتماد رکھتے ہین۔ بقول وقایع نگار "سوڈان کی حالت رفتہ رفتہ ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور جس چیز کی اب زیادہ تر ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے تو ایک ریلوے لائین اسوان سے وادی حلفہ تک ہونی چاہیئے۔ تاکہ اسکندریہ سے خرطوم تک ریلوے کا سیدھا راستہ ہو جائے۔ پھر ایک ریلوے سواکم سے کسانکا بنی ضروری ہے۔ یہ لائین سرحد ابی سینیلے سے گذرتی ہوئی مشرقی سوڈان مین سے ہو کر خرطوم تک پہونچے۔ جسکی کئی لوکل شاخین بھی ہون۔ اس ریلوے کی صریح ضرورت اس غرض سے ہے کہ یورپ کا تجارتی مال یہان آسکے۔ اور اس سرزمین کی پیداوار باہر جا سکے۔ نیز وادی حلفہ سے خرطوم تک کی ریل مین بہت کچھ ترقی ہونیکی ضرورت ہے۔ کئی مقامات مین پشتے اور پل بنے چاہئین تاکہ موسم برشکال مین لائین طغیانی کی برداشت کر سکے۔

امیر صاحب نے قلمرو کابل مین ممانعت کر رکھی تھی کہ پوستینین اور بکریکی کھالون کی کوٹ وغیرہ ملک سے باہر نہ جا سکین۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم چین کیلئے سرمائی لباس بہم پہونچایا جا رہا تھا۔ تو یہ چیزین پشاور اور کوئٹہ سے بہت کم دستیاب ہو سکین۔ معمولی اشیاء تجارت پر بھی جو قافلے اُدھر سے ہندوستان کو لایا کرتے ہین امیر صاحب نے بندش کر رکھی تھی۔ اور ہر شے کے ٹیکے دیئے ہوئے تھے۔ مگر اب ہز ہائینس نے اپنے انجنٹ متعینہ کابل کی معرفت پوستین کی فروخت سے یہ بندش ہٹا دی ہے۔ پس اب پوستین کی قیمت اس قدر گران نرہیگی جتنی پہلے کچھ مدت سے تھی۔ الہ آبادی انگلو انڈین اخبار نے ان بندشون کو امیر صاحب کی تنگ نظری پر محمول کیا ہے۔ اسی پر نہین سوجھائی دیتا کہ اس فری ٹریڈ کے ناشدنی اصول نے ہندوستان جیسے زرخیز ملک کو کیسا ننگا بھوکا مارا ہے۔

شام کے ضلع حلبیہ مین ایک کان نکلی ہے جسکی نسبت معدن طلا ہونیکا گمان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکی تحقیقات کیلئے علم معدنیات کے مصرون کا ایک کمیشن بھیجا گیا ہے۔

وہ مفرور سردار سمی عثمان بدر خان پاشا جسنے یورپ مین دھمکی دی تھی کہ کردستان مین پہونچکر اپنے کردون سے بابجالی کی خلاف بغاوت کرا دیگا ماہ رمضان مین قاہرہ پہونچگیا تھا۔

۳۵ عازمان حج بلاد سمرقند و بخارا خیوا سے شروع ماہ رمضان المبارک مین قسطنطنیہ پہونچے۔ اور جمعہ کے دن جامع حمیدیہ مین اعلیحضرت خلافت پناہی کے دیدار بہجت آثار سے بہرہ اندوز ہوئے۔ بصرہ سے ۵۵ سنگاپور سے ۴۵۔ جاوا سے ۳۵۰ عازمان حج روانہ ہوئے تھے۔ جو کامران مین قسطنطنیہ کے دن گذار کر ۱۲ دسمبر کو جدہ مین مع الخیر پہونچگئے۔

سفیر ایران مقیمہ آستانہ علیہ کو اپنے فضلہ تعالیٰ شفا کلی ہو گئی ہے۔

بوسینیا سے ۷۰۰ مسلمان رمضان کے دوسرے ہفتہ مین سالونیکا پہونچے۔ جو سرکاری جہاز پر ایشیا کوچک پہونچا دیئے گئے۔ اسی ہفتہ مین پانسو مہاجرین کریٹ ایشیا کوچک کو اور چھ سو روسی مہاجر علاقہ قاف کو شام مین آباد ہونیکو بھیجدیئے گئے۔

حسب الحکم سلطانی ہر صوبہ مین علاوہ افواج نظام و ردیف کے جو فوج تیار کی جا رہی تھی۔ ولایت حلب مین اسکی بھرتی اور ترتیب مکمل ہو گئی ہے۔

دولت عثمانیہ کے جن جنگی جہازون کی تیاری یا ترمیم و تجدید کارخانجات ممالک غیر مین ہو رہی ہے۔ انکے علاوہ خاص کارخانہ سلطانی مین بھی کئی کروزر (چھوٹے جنگی جہاز) زیر تعمیر ہین۔ منجملہ انکے نور بحر نام ایک جہاز رمضان شریف مین بالکل تیار ہو کر بیڑہ مین داخل بھی کیا جا چکا ہے۔

خدیو المکرم کی نوین سالگرہ تخت نشینی ۲۷ رمضان المبارک کو تمام قلمرو مصر مین بڑی دھوم دھام ہوئی رعایا نے نہایت گرمجوشی و خلوص سے جشن اور جلسے کیے۔

امیر صاحب کو بڑا شوق پیدا ہوا ہے کہ سائنس کی کچھ کتابین انگریزی سے فارسی مین ترجمہ ہون اور اونکی ملک مین تقسیم کی جائین چنانچہ اسکے متعلق چوتھی سابقہ طے ہو چکی تھی اب بسرگرمی اونکا عملی ظہور ہونے لگا ہے۔

[illegible] ۱۹۰۱ء

محاربہ ٹرانسوال

لنڈن ۲۶ جنوری۔ جس ٹرین میں لارڈ کچنر مڈلبرگ کو جا رہے تھے اس پر بوئروں نے حملہ کیا اور انجن کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔ مگر آخر میں بوئر پسپا کر دیئے گئے ٭

۲۷ جنوری۔ بوئروں نے ربیرگ کے قریب پولیس کے بیس آدمی جو نئے ہی بھرتی ہوئے تھے بغیر بندوق کا فیر کئے گرفتار کر لئے۔ اور ایک ٹرین بھی جو مویشی اور سامان رسد سے بھری کمبرلی کے شمال کو جاتی تھی۔ روک کر گرفتار کر لی۔ ربیرگ کے جنوب میں ریل گئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ کئی سو بوئر ۲۰ تاریخ کو لائن عبور کر کے مغرب کی طرف چلے گئے۔ مغربی لائنیں چونکہ اس وقت کچھ محفوظ نہیں ہیں اسواسطے میدان جنگ کی تمام ذخائر زمند ٹال کے رستہ جاتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ نے لورینکو مارکوئس میں دفاتر شاہی کے لئے ایک عظیم الشان عمارت پچاس ہزار پونڈ کو خریدی ہے ٭

ایضاً۔ بوئروں نے کمبرلی کے شمال کو جاتی ہوئی لائن گرفتار کرنے سے پہلے ہماری ایک بیرونی چوکی پر قبضہ کر لیا جس پر ڈبلین فیوزیلیرز کے بیس آدمی متعین تھے۔ ٹرین کو مذکور کو انہوں نے جلا دیا کثیر المقدار گندم وغیرہ اس میں بھرے ہوئے تھے۔ ایک اور ٹرین پکڑی جانے سے بال بال بچی ٭

۲۸ جنوری۔ جنرل سمتھ ڈورین مقام ونڈرفونٹین سے کیرولینا کو کوچ کر رہے تھے۔ جہاں بوئر اسوقت تک جمع ہوتے رہے ہیں۔ پانچ گھنٹے تک بوئروں کی معقول جمعیت سے مقابلہ ہوتا رہا۔ بالآخر ہماری افواج کو کامیابی ہوئی اور غنیم نے زک کھائی۔ اس میں ہمارا بھی ۱۶ آدمی کا نقصان ہوا جن میں ایک آفیسر بھی تھا جو مقتول ہوا۔ لارڈ کچنر پریٹوریہ سے تار دیتے ہیں کہ کرنیل کنگھم اور کرنیل بانگٹن ۲۵ تاریخ کو ونٹرزڈورپ کے شمال کی طرف (بوتھا جنرل) ڈبلاریکی فوج سے لڑتے رہے۔ بوئروں کو آخر شکست کھا کر مغرب کی جانب بھاگنا پڑا۔ افسوس اس مقابلہ میں ہماری بھی ۴۵ آدمیوں کا نقصان ہوا ٭

۳۰ جنوری۔ بوئروں نے کلینڈفونٹین کی کان طلا کو بڑا بھاری نقصان پہونچایا۔ مسٹر سولومن جو سٹر شرنیر کی افریقینڈر کیبنٹ میں ٹوری جنرل تھے اب ٹرانسوال میں لیگل اڈوائزر مقرر ہوئے ہیں۔ اس کے یہ معنی لئے جاتے ہیں کہ اس طریق سے ڈچوں کیساتھ صلح و صلاحیت کی خواہش ظاہر کیگئی ہے ٭

کلکتہ سے ۳۰ جنوری کی ایک تار خبر مظہر ہے کہ:۔ ڈیلی نیوز کو اس مضمون کا ٹیلیگرام پہونچا ہے کہ۔ کیپ کی موجودہ بے چینی کے باعث بوئر قیدیوں کی حفاظت اور بھی مشکل ہو گئی ہے اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ کچنر نے کمانڈر انچیف کو ایک رجسٹرڈ مراسلہ اس بارہ میں روانہ کیا ہے کہ یہ لوگ (بوئر قیدی) سب کے سب جنوبی افریقہ سے باہر بھجوا دیئے جائیں۔ لارڈ ربرٹس کی اس معاملہ میں حضور وائسرائے اور پریزیڈنٹ کمانڈر انچیف آف انڈیا کے ساتھ خط و کتابت ہوئی ہے کہ بوئر قیدیوں کی ایک بڑی تعداد ہندوستان میں رکھی جائے۔ اور مذکرہ بالا سلسلہ رسل و رسائل کے ذریعہ یہ امر طے بھی ہو گیا ہے کہ دس ہزار بوئر جلدی ہی کیپ ٹاؤن سے روانہ ہندوستان ہونگے اور کہ ہندوستان نیلگری آ جانیکے بعد جہاں انکو قید رکھنے کی تجویز ہے بندرگاہ بمبئی پر آن کر اتریں گے ٭

ایضاً۔ جو دستے کرنیل ہیتھیون اور کرنیل ڈی لائل کے زیر کمان تھے مقام کلین ولیم میں پہونچ گئے ہیں اور حملہ چند روز میں شروع ہونے کو ہے۔ حملہ آوروں کو پسپا کرنیکا کام نہایت سخت اور وقت طلب ہوگا کیونکہ ایک طرف تو یہ سرزمین نہایت دشوار گزار ہے دوسری غنیم کو اسکی ضروریات کے سامان کثرت سے بہم پہنچ رہے ہیں۔ کیپ کالونی کے کئی مختلف مقامات میں حملہ آوروں سے چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ جن کے مفصل حالات ہنوز معلوم نہیں ہوئے ٭

۳۱ جنوری۔ لارڈ کچنر تار دیتے ہیں کہ ڈی وٹ پہر کیپ کالونی پر یورش کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور کہ برٹش جنرل چارلس نوکس مقیم بانچ سے چالیس میل شمال میں اس کے ساتھ مصروف پیکار رہے مگر اس مقابلہ کے تفصیلی حالات ابھی تک نہیں پہونچے اس لئے نتیجہ نامعلوم ہے۔ بوئروں نے کامنہائے دو ہن اور ماڈر فونٹین کو نقصان پہونچایا تھا۔ مگر انکا کامنڈنٹ میریس دو دو اور آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ تیوسوتھ ویلیز کی گورنمنٹ نے جنرل فورسٹیر واکر کو دو ہزار سوار دینے کی خواہش ظاہر کی ہے جن میں سے ایک ہزار تو بالکل تیار ہیں اور بار برداری کا بندوبست ہو جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اورینٹ نام سٹیمر پانچویں اور چھٹی کنٹنجنٹ فوجکو لے کر ۱۱ فروری تک میلبورن سے روانہ ہونے والا ہے ٭

ایضاً۔ اخبار ڈیلی میل کا ایک پیغام تار کیپ ٹاؤن سے مظہر ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈیوٹ مع ایک معقول جمعیت کے کیپ کالونی میں داخل ہو گیا ہے۔ سٹرڈرمنڈ وولف نے اخبار ٹائمز کو ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ جدید شاہ انگلستان کے خطاب گریم لارڈ آف دی ٹرانسوال" کا اعلان منتجر بہ صلح ہونیکے لئے بہت ہی مناسب اور موزون خطاب ہے ٭

یکم فروری۔ ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ جنرل فرنچ اپنی کیولری اور ماؤنٹڈ انفینٹری کو ساتھ لیکے ڈیلاگوا ریلوے اور سنٹرل ریلوے کے درمیانی علاقہ میں صفایا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مقام ولجوئیں میں دشمن کی دو ہزار جمعیت سے مقابلہ کیا۔ بوئروں کو آخر زک کھا کے پسپا ہونا پڑا۔ وہ اپنے مقتولین کی تیرہ لاشیں بھی چھوڑ گئے۔ ہماری بھی آٹھ آدمیوں کا نقصان ہوا ٭

جنرل نوکس ۲۹ تاریخ کو مقام ویلکم کے جنوب میں بوئر جنرل ڈیوٹ سے برسر مقابلہ آئے۔ کئی گھنٹوں تک لڑائی ہوتی رہی۔ اس جنگ کا نتیجہ ہنوز معلوم نہیں ہوا۔ لارڈ کچنر بیان کرتے ہیں کہ کرنیل ملجر نے صرف پانچ لاشیں دفن کیں اور تین آدمیوں کو زندہ گرفتار کیا۔ ہمارا نقصان یہ ہوا کہ ڈرہم رجمنٹ کے لفٹننٹ وی صاحب اور ایک سپاہی مارا گیا۔ اور ایک افسر بارہ سپاہی مجروح ہوئے۔ ڈیوٹ کی نقل حرکت کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ مقام آئزریل پورٹ کے قریب بلوم فونٹین ولیڈی برانڈلا کو عبور کر گیا ہے۔ جنرل بروس ہملٹن کے آدمی جو وائرورکس میں مقیم تھے ان سے یہ نہ ہو سکا کہ اس سے برسر مقابلہ آتے۔ یہ جو تجویز ہوئی تھی کہ بوئر قیدیان جنگ کی ایک کثیر تعداد نیلگری کو بھیجی جائے۔ لارڈ جارج ہملٹن کیخدمت میں بھیجی گئی تھی مگر ہنوز کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ٭

مدراس سے ۳۱ جنوری کی تار خبر مظہر ہے کہ بوئر قیدیوں کے کہ نیلگری پر رکھے جانے کی تجویز سے متعلق اخبار مدراس میل کو خاص اڈمنڈ ہی اور نیز لوکل ذرائع سے پتہ لگا کہ تجویز تو البتہ ہوئی تھی لیکن مدراس گورنمنٹ نے اس تجویز سے بایں وجہ مخالفت کی کہ ان کے رکھنے کا خرچ اور اتنی جگہ کی گنجائش کہاں سے آئیگی؟ علاوہ ازیں اوٹاکمنڈ ایک سینیٹریم (صحت بخش مقام) ہے اور وہ اس قابل نہیں کہ وہاں اس قسم کا کیمپ قایم کیا جائے۔ اسی معاملہ میں یکم تاریخ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے کچھ عرصہ پہلے تجویز مذکرہ بالا گورنمنٹ آف انڈیا میں پیش ہوئی تو تھی مگر بعد تحقیقات کے نیلگری پہاڑ اس مقصد کے مناسب حال نہیں سمجھا گیا۔ بیش ازیں کوئی امر طے نہیں ہوا ٭

محاربہ چین

لنڈن ۳۱ جنوری۔ اخبار ٹائمز آف ٹائمز ڈیلی نیوز (شمالی چین کا رعدہ نہ پرچہ) بیان کرتا ہے کہ شان ہیکی وان میں جب چینیوں کے ذخائر بارود برباد کئے جا رہے تھے تو یکایک ایک حادثہ وقوع میں آیا جس میں چالیس جاپانی سپاہی ہلاک ہو گئے اور دو آدمی برٹش فوج کے مجروح ہوئے ٭

چین میں ۳۱ و ۱ جنوری کے درمیان فوج کے سات آدمی بیماری سے مرے ٭

بے نظیر حبیبی حائل شریف مترجم۔ یہ حائل نہایت ہی صحیح و خوشخط۔ عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ۔ جسکی صحت آٹھ مراد یوں حافظوں و قاریوں سے کرائی گئی ہے۔ جنکی مواہیر حائل کے اخیر میں ثبت ہیں۔ منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف الصدق منشی ممتاز علی صاحب مہاجر کی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولینا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کا ہے۔ متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کیگئی ہے جلد نہایت عمدہ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ بھی نہیں مجلد عمدہ۔ غیر مجلد عمدہ ٭

المشتہر

منیجر اخبار وکیل امرتسر

تار کی خبریں

(۱) حضور قیصرہ کی وفات

لنڈن۔ ۲۶ جنوری۔ ملکہ معظمہ کی نعش کل ایک تابوت میں رکھی گئی اور اس کمرہ میں پہونچائی گئی جسکے گرد پہرہ لگا ہوا ہے۔ خاندان شاہی گرجا میں روزمرہ مصروف دعا ہے لارڈ رابرٹس اور مسٹر بروڈرک اوسبرن میں آ گئے ہیں اور لنڈن میں جلوس جنازہ کے متعلق انتظامات فوجی کی بابت مشورہ کر رہے ہیں۔ جلوس جنازہ میں ۶ بٹالین انفینٹری کی ہونگی۔ ۸ سکواڈرن رسالے کے اور ایک بریگیڈ ڈویژن توپخانہ کا۔ جنازہ بردار گارڈز کے نن کمیشنڈ آفیسر ہوں گے۔

ولیعہد جرمنی ابھی کوئس میں پہونچ گئے ہیں جرمن سکواڈرن کی تفصیل اسطرح بیان کیگئی ہے کہ یہ سکواڈرن شہزادہ ہنری کی ماتحتی میں ہوگا اس میں، بڑی جنگی جہاز ہونگے۔ ۲ کروزر یعنی چھوٹے جنگی جہاز۔ اور ایک تارپیڈو۔ ایک کروزر فرانس کیطرف سے بھی ہوگا۔

۲۷ جنوری۔ آج تمام گرجوں میں قیصرہ مرحومہ کی یادگاری نماز ادا کیگئی۔ ہر جگہ آثار ماتم عیان ہیں۔ جسکو دیکھو سیاہ لباس پہنے ہوئے ہے۔ مکانات۔ دوکانیں اور گرجے سیاہ پوش ہیں +

۲۸ جنوری۔ البرٹہ نام جہاز ملکہ معظمہ کا جنازہ لیکر جمعہ کے دن روانہ کوئس ہوگا۔ یہ سیٹر ساتھ جنگی جہازوں کی دو رویہ قطاروں کے درمیان سے ہوکر گزریگا۔ جدید شاہ انگلستان مع ملکہ کے جہاز پر ہونگے۔ ڈیوک آف یارک اپنی بیگم سمیت اوسبرن نام سٹیمر پر پیچھے پیچھے آئینگے اور قیصر جرمنی ہوہنزولرن نام جہاز میں ہونگے۔ یہ ماتمی جلوس پورٹسموتھ کے گھاٹ پر جاکر ٹھہریگا۔ رات بھر جنازہ نہیں رہیگا۔ اور شنبہ کی صبح کو لنڈن جائیگا۔

آج خاص بادشاہ سلامت کیطرف سے فرمان صادر ہوا کہ ہفتہ کو عالمگیر ماتم ہے۔ لنڈن کے تمام مینک بند رہیں اور تمام کاروبار ملتوی رکھے جائیں۔ کل شاہ عالم پناہ انتظامات تجہیز و تکفین سے متعلق لنڈن کو روانہ ہونگے +

لنڈن گزٹ میں اعلان ہوا کہ ۶ مارچ تک پبلک پورا ماتم منائیگی اور ۱۶ اپریل تک نصف ماتم۔

کلکتہ و مدراس وغیرہ بڑے بڑے مقامات ہندوستان میں آج ماتمی مجالس منعقد ہوئیں حضور قیصرہ کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم واندوہ اور خاندان شاہی کے ساتھ اظہار ہمدردی۔ اور جدید شاہ عالم پناہ کی نسبت اظہار وفاداری و ہواخواہی وعقیدہ کیا گیا +

۲۹ جنوری۔ جہاں جہاں سے ماتمی جلوس گزریگا ان راستوں میں جو عمارات آئینگی ان پر بموجب فرمان شاہی کے نشان ماتم کی رنگت بجائے سیاہ کے ارغوانی ہوگی +

۳۰ جنوری۔ آج جو ایک فہرست شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملکہ معظمہ کے ماتمی جلوس کیلئے کل ۱۳۶ آدمی ممبران خاندان شاہی اور شاہزادگان میں سے ہونگے۔ انہی میں ۱۰ جرمن اور ولیعہد سیام بھی ہوگا۔ لنڈن میں افواج نوآبادیہائے دستی بھی جو آجکل انگلینڈ ہی میں مقیم ہیں جلوس ماتمی کی ہمراہی کرینگی +

ایضاً۔ شاہ بلجیم۔ شاہ یونان اور شاہ پرتگال ملکہ معظمہ کی رسم تدفین میں شریک ہونیکے لئے لنڈن پہنچ گئے ہیں برطانیہ کے تمام حصص سے دس ہزار والنیٹر جلوس جنازہ کے انتظام میں انتظامی امداد دینے کیلئے شریک ہونگے۔ لاطینی زبان کا جو کتبہ ملکہ معظمہ کے تابوت پر لکھا گیا ہے اسکے الفاظ کا مفہوم یہ ہے:۔

"اسمیں کوئین وکٹوریہ اوّل کا جسم مبارک آرام کرتا ہے جو نہایت طاقتور تاجدار تھیں۔ دین مسیحی کی محافظ تھیں۔ برطانیہ کلاں کی ملکہ اور ہند کی شہنشاہ۔ جو عمر گی و علوی درجت میں شاہان عالم کا انتخاب تھیں"۔

۳۱ جنوری۔ یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جسوقت تدفین عمل میں آئیگی اسی وقت یادگاری نماز تمام ملک میں اس سری سے اس سری تک ادا کیجائیگی۔ لنڈن میں جلوس جنازہ میں تین ہزار ۵، فوج ہوگی۔ جنمیں ہوسجگیٹس اور دیگر ہر قسم کی فوج شامل ہوگی۔ سوا سو آدمی فوج نوآبادی کے اور بیس ہندی سپاہ کے بھی ہونگے جلوس کا وکٹوریہ سے پیڈنگٹن تک جنازہ کے ساتھ رہنا کافی سمجھا گیا ہے۔

یکم فروری۔ جرمن سکواڈرن سولنٹ میں پہونچ گیا ہے۔ پرنس ہنری اوسبرن میں گئے۔ دس میل تک جنگی جہاز ہی جہاز جمع ہیں۔ فراگمور کے قبرستان میں رسم تدفین پرائیویٹ طور پر ادا کیجائیگی قیصر جرمن وہاں تک اپنی جدہ امجدہ کا ساتھ دینگے مصری شہزادے۔ ولیعہد سویڈن۔ ولیعہد ڈنمارک۔ ولیعہد رومانیا و فرانس اور عثمانی مشن۔ ڈیوک آف اوسٹا اور کئی جرمن شہزادے لندن میں پہنچگئے ہیں +

(۲) شاہ ایڈورڈ ہفتم

لنڈن ۲۶ جنوری۔ کل بہت سے شہروں میں ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان و قیصر ہندوستان کی شہنشاہی کا اعلان کیا گیا۔ بڑی پرجوش مجمعیں تھے۔ بیشمار مخلوق کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے۔

۲۷ جنوری۔ شاہی پرنٹروں کو حکم ہوا ہے کہ دعا کی نئی ترمیم شدہ کتاب کا چھاپنا ملتوی رکھیں کیونکہ ہنوز اس میں کچھ اور ترمیم ہوتی رہتی ہے۔ شاہ ایڈورڈ نے افسران فوجی و بحری کے نام ایک پیغام بدین مضمون بھیجا کہ مابدولت آپکی ان قابل داد خدمات پر جو آپ لوگوں نے والدہ ماجدہ کے عہد میں انجام دیں آپکا تھینکس ادا کرتے ہیں۔ اور کہ مابدولت آپکے فوائد کے ہمیشہ نگران رہینگے اور آپکی جان نثاری پر اعتماد کرتے ہیں +

۲۹ جنوری۔ پرٹوریہ میں اعلان ہوا کہ علاوہ دیگر خطابات کے شاہ ایڈورڈ سپریم لارڈ آف ٹرانسوال بھی کہلائینگے +

۳۰ جنوری۔ ہز مجسٹی نے ولیعہد جرمن کو گارٹر کا اعزاز عطا کرتے وقت فرمایا کہ "مجھے امید ہے کہ اس سے دولت عثمانیہ و دولت برطانیہ کے باہمی تعلقات اور بھی مستحکم ہونگے اور دونوں طاقتوں کا اتحاد بیش از بیش امن ترقی اور تہذیب کا موجب ہوگا۔ شاہ ممدوح نے قیصر جرمنی کے فی الفور لنڈن تشریف لے آنے اور اخیر دم تک قیصرہ مرحومہ کی نگہداشت کرتے رہنے پر بڑی گرمجوشی سے شکریہ ادا کیا۔

ایضاً۔ بادشاہ سلامت نے کل رات لارڈ سالسبری اور مسٹر چیمبرلین سے ملاقات کی اور شب کو لنڈن ہی میں رونق افروز رہے۔ قیصر ولیم نے شاہ ایڈورڈ کو اس ڈریگون گارڈ رجمنٹ کا کرنیل انچیف مقرر کیا ہے جسکی چیف خود قیصرہ مرحومہ تھیں +

(۳) قیصر جرمنی انگلستان میں

۲۷ جنوری۔ قیصر جرمنی کے فیلڈ مارشل مقرر ہونے پر ڈیوک آف کناٹ نے انہیں ایک اعزازی شمشیر مرحمت کی شہنشاہ جرمنی نے اپنی سالگرہ اوسبرن ہی میں منائی اور افواج برطانیہ کا فیلڈ مارشل مقرر ہونے پر اظہار مسرت کیا۔ ہز مجسٹی نے ہمارے بادشاہ سلامت کو اور نیز خاندان شاہی کے ہر تقریب پر ایک ٹی پارٹی دی +

ایضاً۔ شہنشاہ ولیم قیصر جرمنی نے اپنی سفارت کیطرف سے اپنی سالگرہ کی مبارکبادیں شہنشاہ و شہنشاہ بیگم انگلینڈ کے قرابت داروں اور برٹش و جرمن بحری افسروں کی موجودگی میں پیش مذکورہ بالا دعوت چونکہ مقام کوئس میں ہوہنزولرن نام سٹیمر پر دیجانی تھی اور وقت مقررہ پر ایک وحشتناک طوفان باد چل پڑا اس واسطے صرف بادشاہ سلامت اور خاندان شاہی کے مرد ہی اس ٹی پارٹی میں شریک ہو سکے +

۲۸ جنوری کی تار برقی مظہر ہے کہ شہنشاہ عالیجاہ حضور قیصر ہند نے قیصر ولیم شاہ جرمنی کو جو نائٹ آف گارٹر کا اعزاز پہلے ہی سے رکھتے ہیں ایک اور تمغہ اعزاز اسی درجہ کا مگر جواہرات سے مرصع مرحمت فرمایا اور آج حضور ممدوح ولیعہد کو گارٹر کا اعزاز عطا فرمائیں گے +

ایضاً۔ اخبارات انگلینڈ میں شہنشاہ ولیم کی نسبت بڑی بڑے پرجوش اور زوردار آرٹیکل شائع ہو رہے ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ اتحاد جدید سے دولت المانیہ و دولت برطانیہ کے درمیان اور بھی اہم پولیٹیکل سمجھوتہ ہو گیا ہے شہنشاہ جرمنی نے لارڈ سالسبری اور لارڈ رابرٹس کو پیغامات تار کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ مابدولت آپ کو شاہ زیجاہ کی اس خاص خفقت سے نہایت ہی محظوظ و مسرور ہیں۔ ہز مجسٹی نے لارڈ رابرٹس کو یہ بھی تار دیا کہ "مجھے نہایت کی بڑی خوشی ہے کہ میں بھی تمہارے رفقا میں ایک گنا گیا"۔ لارڈ سالسبری نے قیصر جرمنی کے تار کا جواب ان الفاظ میں دیا "کہ مجھے یقین ہے کہ ہماری کل قوم جو ہز مجسٹی کی تشریف آوری سے نہایت متاثر ہوئی ہے آپ کی اس عنایت شاہانہ پر مسرت آمیز شکر گزاری کا احساس کریگی +

(۴) متفرق

لنڈن ۳۰ جنوری سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ شہزادہ ڈیوک آف یارک بعارضہ خسرہ علیل ہیں۔ اور اسیوجہ سے وہ شہنشاہ ولیم قیصر جرمنی سے انکی تقریب سالگرہ پر ملاقات نہ کر سکے اور نہ ولیعہد جرمن کو گارٹر کا اعزاز ملنے کیوقت تشریف لیجا سکے +

۳۱ جنوری۔ ملکہ فریڈرک کی علالت کے باعث ملکہ جرمنی پھر ہیمبرگ کو واپس تشریف لے گئی ہیں +

(بقیہ خبر فروری کی ۱۴ تاریخ کے اخبار میں ملاحظہ ہو)

مختلف خبریں

ایک صاحب نے شاہ ایڈورڈ ہفتم بادشاہ انگلستان وشہنشاہ ہندوستان کے سن جلوس کی تاریخ ان الفاظ سے نکالی ہے :- احسن الیہم ہفتم ایڈورڈ قیصر ہند ۱۹۰۱ء

جو بالینڈ کو جو افواج بھیجی جاتی ہیں انکے جملہ مصارف ہوم گورنمنٹ (انگلینڈ) کی ذمہ ہونگے +

جدید جرمنی توپوں کی چھ بٹالیاں یہانکی ہارس آرٹیلری (گھوڑوں کے توپخانہ) کی آراستگی کے لئے ہندوستان کو بھیجی جائیں گی - یہ توپیں اُسی نمونہ کی ہونگی جیسی کہ توپخانہ ولایت کیلئے حال ہی میں خریدی گئی ہیں +

رنگون کا ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ بکبوڈیا میں عجیب بدنظمی و بے امنی پھیلی ہوئی ہے فرانسیسیوں نے بدنصیب رعیتوں کو اس قدر تنگ کر رکھا ہے کہ ان بیچاروں کو موت ہی اس مصیبت سے نجات دلا سکتی ہے - انہیں سیام میں چلے جانے کی بھی اجازت نہیں دیجاتی ہے ٭

ڈیلی میل اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ہندوستان کے کمانڈر لارڈ کچنری ہوں گے مگر ہونگے اس وقت جبکہ ٹرانسوال کا قضیہ مٹ جائیگا - ایک اور باخبر وقایع نگار لکھتا ہے کہ کیپ کا جھگڑا اب اس قدر طول نہیں کھینچیگا جتنا کہ لوگ بظاہر خیال کرتے ہونگے ٭

ببلون کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ گیارہ بوئر قیدیان جنگ جو بیمار اور کمزور تھے حکام نے رہا کر دیئے ہیں - وہ اپنے وطن کو واپس بھیجدیئے جائینگے - ان میں سے دو تو دیاتلاؤ کیمپ کے لاعلاج مریض ہیں - دو خورد سال بچے ہیں اور دو سالخوردہ ضعیف و ناتوان بڈھے - یہ لوگ جنوری کے دوسرے ہفتہ میں کیٹیلونیا نام سٹیمر پر آئے تھے +

بمبئی کے مسٹر جسٹس طیب جی ۲۰ اپریل سے ۶ ماہ کی رخصت پر جائینگے اور مسٹر آر - ایم شارلنگ صاحب کلارک آف دی کراؤن انکے قائمقام ہونگے ٭

شنبہ گزشتہ کی شب کو دیاتلاؤ کیمپ سے دو بوئر قیدی بھاگ گئے تھے مگر آگے جاکر پھر پکڑے گئے ٭

ہز ہائینس سلطان مالدیپ جب سیلون سے حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے ہیں - اس سے تھوڑی دیر پہلے آپ نے مولوی عبدالحمید صاحب کو جو "نیو مورسٹریٹ" کی مسجد کے امام ہیں اور مولوی میر الیب میر یکر حاجیوں کے امام مسجد مراد ان کو بلایا - ان سے نہایت اخلاق کے ساتھ ملے اور غربا کو کھانا کھلانے کے لئے پچاس روپے مرحمت فرمائے ٭

وہی لارڈ ڈفرن جو کبھی چالیس کروڑ ہندوستانیوں کے جان و مال پر حکومت کرتے تھے - وہی لارڈ ڈفرن جنکی خدمات کی تعریف میں لندن کے اخبارات رطب اللسان تھے آج کچھ ایسی کشمکش میں ہیں کہ دیدۂ عبرت کو ان پر ترس آتا ہے - بیٹا افریقہ کے میدان کارزار میں زخمی ہو گیا اور وہیں پڑا ہوا ہے - دولت کمپنیوں کا حصہ دار بننے کی وجہ سے معرض زوال میں آگئی - یہ پیرانہ سالی کا زمانہ جسکا اک اک لمحہ یاد الٰہی میں گزرنا چاہیے تھا دنیاداری کے نہایت ہی ناگوار مخمصوں میں ضایع ہو رہا ہے - لارڈ موصوف اندنوں اپنے ہمقوموں کی طعن و تشنیع کا نشانہ بن رہے ہیں - چھوٹے موٹے اخبارات کا تو ذکر ہی کیا - لنڈن ٹائمز اور پال مال گزٹ جیسے سربرآوردہ اخبارات انکی عقل اور کام کرنیکی قابلیت پر بڑھ بڑھ کے حملے کرتے ہیں - لارڈ ڈفرن بچاروں کا قصور یہ ہوا کہ وہ گلوب فنانس کورپوریشن کے مینیجنگ ڈائرکٹر بن بیٹھے - ان کے اعتبار پر اور لوگوں نے بھی حصے لئے - اول اول تو کچھ دنوں خاصی طرح کام چلتا رہا - منافع بھی معقول ہوا - مگر آخر کمپنی کا دیوالہ نکل گیا - اور لوگوں کے لکھوکھا روپیہ پر پانی پھر گیا - لارڈ ممدوح بیٹے کی تیمارداری کیلئے جنوبی افریقہ جانا چاہتے تھے - اسی خیال سے انہوں نے کمپنی سے استعفا دیدیا تو لوگ سمجھے کہ دیوالہ سے گھبرا کر علیحدگی اختیار کرتے ہیں تاکہ بدنامی سے بچیں - اخبارات نے بے وجہ کی آپے سے باہر جانا بھی ملتوی کر دیا اور استعفا بھی واپس لے لیا - ڈائرکٹروں نے مطالبہ کیا کہ حصہ داروں کا جلسہ ہو اور لارڈ ڈفرن اس میں جواب دہی کریں - مقام عبرت ہے کہ وہی لارڈ صاحب جو ایک وقت شہنشاہ ہندوستان کے نائب تھے انڈیا سے انگلینڈ تک جن کا نام تعظیم و تکریم کے ساتھ لیا جاتا تھا - اک تقصیر وار کی حیثیت میں حصہ داروں کو جواب دہی کر رہے ہیں اور عوام ہیں کہ ان کی عقل پر نفرت آمیز قہقہے اڑاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ "میں نے اس کمپنی میں اپنا لکھوکھا روپیہ لگا دیا - میرے دوست لارڈ لاک چونکہ اندرونی کام چلاتے تھے میں نے ان کے بھروسہ پر ڈائرکٹری قبول کر لی تھی" - "بھروسہ پر ڈائرکٹری" کا لفظ سننا تھا کہ حصہ داروں نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا - ہندوستان میں سیکرٹری اور انڈر سیکرٹریوں کے بھروسہ پر اتنے بڑے ملک کی حکومت کر سکتے تھے مگر ولایت میں آپ ایک کوٹھی کی ڈائرکٹری بھی دوسری کے اعتماد پر نہیں چلا سکے مسٹر رایٹ نام ایک حصہ دار نے لارڈ ڈفرن کی یہ کہکر خوب خبر لی کہ "آپ نے قرضہ لیکر حصہ داروں کو زیادہ سرمایہ دکھلایا" صاحبو "یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے" ٭

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی بیدار مغزی اور گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ وفاداری و عقیدت کی ایک تازہ نظیر یہ ہے کہ آپ نے حضور قیصرہ کی ناسازی طبع کا حال سنکر اپنی رعایا سے صرف معمولی طور پر ہی قیصرہ مرحومہ کے لئے دعا صحت و درازی عمر نہیں کرائی بلکہ ۲۲ جنوری کو رمضان المبارک کے اختتام پر خطبہ میں جو دعا مساجد ریاست میں حسب معمول اعلیحضرت کے حق میں ہونی چاہیئے تھی اس میں بھی اب کی دفعہ آپ نے حکماً حضور قیصرہ ہند کا نام لوایا اور ان کے لئے دعا منگوائی ٭

شکایت سنی گئی ہے کہ جامع مسجد دہلی کے صحن میں یورپین صاحبان جوتہ پہنے ہوئے سیر کرتے ہیں - حالانکہ حضور لارڈ کرزن بہادر وائسرائے ہند کی جانب سے اسکی صرف ممانعت ہی نہیں ہو چکی بلکہ مسٹر اکسلنسی اپنی عملی نظیر بھی قایم کر چکے ہیں ٭

لاہور میں تھوڑے دنوں سے ایک انجمن شبان قائم ہوئی ہے نوجوانوں کی قایم ہوئی ہے موجودہ آثار اس کے ہونہار ہونے پر دال ہیں خدا کامیابی و ترقی دے +

ٹفٹن میں پروویژنل گورنمنٹ آفس آگ لگجانے سے جلکر خاک سیاہ ہو گئے ٭

اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ جو بالینڈ کے میدان جنگ کو جانیوالی فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہیں انکے نام کے خطوط وغیرہ اس پتہ پر جانے چاہئیں "آے - بی - رجنٹ - باٹری - بریگیڈ یا دستہ وغیرہ کا نام اور جو بالینڈ فیلڈ فورس کسمایو - برٹش ایسٹ افریقہ (Field force, Kimayu. B. E Africa) پوسٹ کارڈ - پیکٹ خطوط رجسٹرڈ وغیر رجسٹری شدہ - پارسل منی آرڈر وغیرہ سب تا احکام ثانی وہاں بذریعہ ڈاک جا سکتے ہیں مگر بیمہ کسی چیز کا نہیں ہو سکتا ٭

ذخیرۂ دینیات

ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کی دینی بہتری کے خیال سے اپنی کل کتب کی قیمت میں ماہ فروری تک تخفیف کر دی ہے جس کا مختصر نمونہ حسب ذیل ہے :-

نام کتاب	اصلی قیمت	تخفیفی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	تخفیفی قیمت
ترجمہ اردو صحیح بخاری مع شرح مترجمہ وحیدی	۱۲	۱۰	ترجمہ اردو بلوغ المرام -	۲	۱۲
وحید الزمان صاحب پانچ پارہ ..	۱	۱۰	تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدیق حسن	۶	۴
ترجمہ اردو صحیح مسلم کامل چھ جلد -	۶	۵	خان صاحب مرحوم ۲ جلد .. -	۳	۲
ترجمہ اردو مع شرح سنن ابن ماجہ کامل ۲ جلد	۵	۴	فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ - -	۱	۱۲
ترجمہ اردو سنن نسائی ۲ جلد -	۴	۳	تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل شہید	۲	۱۲
ترجمہ اردو مع شرح سنن ابوداؤد ۲ جلد	۵	۴	اقتباس الانوار من کلام الغفار	۱	۸
ترجمہ اردو مع شرح موطا امام مالک	۴	۳	المشتہر محی الدین و عبدالحی مالک		

کاتالوگ مفت طلب فرمائیں + کامل فہرست کتب مع قواعد پر مفت ملتی ہے + مطبع صدیقی

ایک کاریگر کی زندگی

(انڈیا ربر کے ایک کارخانہ میں)

شہر بریڈفورڈ اون ایون کی طرف اگر کوئی شخص محض اتفاقی طور پر موسم گرما میں جا نکلے تو اسے یہ دیکھکر حیرت ہوگی کہ یہ تو ولٹشائر کے علاقہ میں ایک نہایت ہی خوبصورت اور دلفریب بستی ہے۔ مگر سال بھر آرگس کا ایک رپورٹر کہتا ہے کہ صبح نو بجے سے یہاں موسلا دھار مینہ برستا ہے۔ بلا خیز طوفان آتے ہیں اس وقت انسان کا دماغ معاً چھتریوں اور واٹر پروف اوورکوٹوں کیطرف منتقل ہو جاتا ہے۔ میرے وہاں جانے میں تو شاید قدرتاً واٹر پروف اوورکوٹوں کا خیال آنا ہی چاہیئے تھا کیونکہ میری منزل مقصود کنگسٹن انڈیا ربر کا کارخانہ تھا جہاں میں سمجھتا تھا کہ مسٹر جان ہنگڈن سٹریٹ نمبر ۲۴۔ بریڈفورڈ اون ایون (انگلینڈ) کا رہنے والا جو وہاں ملازم ہے مجھ سے ضرور ملیگا۔ میں وہاں پہونچکر ایک آوازدی جس پر مسٹر تو مجھ سے آن کر ملا۔ اور چند ہی منٹ کی بات چیت سے معلوم ہو گیا کہ جس طرح وہ جسمانی طاقت کی رو سے اس کام کے لئے مناسب تھا ویسے ہی بلحاظ قوائے دماغی کے اس کام میں ہوشیار تھا۔ کیونکہ وہ مغربی دیہات کا رہنے والا ایک خاص ڈیل ڈول کا آدمی تھا جس میں صرف محنت شاقہ برداشت کرنیکی قابلیت ہی نہ تھی بلکہ وہ زندگی کی مسرتوں پر بھی نظر رکھتا تھا۔ میں نے کہا "مسٹر تو! معاف کیجئے گا میں جو کچھ آپ کی نسبت اپنے تصور میں سمجھ ہوئے تھا اس سے تو بالکل برخلاف پایا۔ میں تو یہ خیال کرتا تھا کہ ایک ایسے شخص کی ملاقات کو جاتا ہوں جو شدت کی بیماریوں سے ضعیف و نحیف اور زار و نزار ہوگا"

یہ باتیں سنکر مسٹر تو خوب ہنسا اور کہنے لگا "حضرت ایک آپ ہی نہیں میری موجودہ حالت کو دیکھکر اچھا بھلا ہوا اور بہتیرے آدمی ایسے جو مجھے اچھی طرح جانتے ہیں پھر بھی اس بارہ میں تعجب کرتے ہیں پوری بارہ مہینہ تک میں بری طرح مبتلا و جع مفاصل رہا۔ خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے وہ حالت کچھ اس غضب کی خطرناک حالت تھی کہ اس سے زیادہ خیال میں بھی نہیں آسکتی میں اس حال کو پہنچ گیا کہ بالکل کچھ بھی کام نہ کر سکتا تھا"۔ ریپورٹر بولا: میں سمجھتا ہوں کہ پھر آپنے کچھ علاج معالجہ کیا ہوگا اس نے کہا ہاں۔ ہاسپٹل میں دو ڈاکٹر عرصہ تک میرا علاج کرتے رہے مگر ہسپتال میں بھی تھے ذرا افاقہ نہیں ہوا"۔ (ریپورٹر) تمہیں کسی جگہ درد معلوم ہوتا تھا؟ اس نے کہا کہ "صاحب ایک جگہ ہو تو بتاؤں میری تو رگ رگ میں تکلیف تھی۔ کبھی تو سر میں درد ہوتا۔ پھر مجھے ایسی بے چینی اور اضطراب ہوتا کہ الٰہی تیری پناہ۔ پھر وہ موذی درد ہاتھوں میں ٹھہر جاتا اور کئی کئی دن دونوں ہاتھ از کار رفتہ رہتے کوئی اور کام دھندا ہو سکنا تو درکنار اپنی ضروریات کی انجام دہی سے بھی عاری ہو گیا۔ بچوں کی طرح دوسروں کے ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا اور ایک دورہ میں تو تین ہفتہ تک میری یہی کیفیت رہی"۔ (ریپورٹر) کیا پہلے بھی کبھی آپ کو یہ بیماری ہوئی تھی؟ وہ بولا "ہاں کوئی چودہ برس کی بات ہے کہ اس موذی مرض نے مجھے پہلے بھی ایک دفعہ آدبایا تھا۔ مگر وہ دورہ اسدرجہ شدید نہ تھا۔ اس موقعہ پر تو میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنی دواؤں کا استعمال کیا ہوگا۔ بس یہ سمجھ لو کہ تقریباً ساری ہی دوائیں کھا دیکھی تھیں (جنہیں برائے نام ہی دوا کہنا چاہیئے) قبل اس کے کہ ایک عجیب علاج میرے ہاتھ لگا (ریپورٹر) مسٹر تو آخر تمہیں آرام کس چیز سے ہوا؟ شفا ڈاکٹر ولیمز کی پنک پلز سے ہوئی کاش کہ میں پہلے سے ان گولیوں ہی کو آزماتا تو میرا بہت سا روپیہ بچ جاتا اور اتنی مدت تکلیف بھی نہ بھگتنی پڑتی" (ریپورٹر) "تمہیں اس دوا کی خبر کیسے ہوئی؟" ایک دن جب میں پڑا پڑا تکلیف میں مر رہا تھا تو میری بیوی نے مجھ کو کہا بھلا تم "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز" کو تو آزماؤ"۔ اتفاق سے ایک چھوٹی سی کتاب کوئی شخص ہمارے دروازہ پہ ڈال گیا تھا۔ سو میری بیوی نے پڑھا تو معلوم ہوا کہ ایک آدمی کی بالکل میری سی حالت تھی جس میں ان گولیوں سے بالکل آرام ہو گیا تھا۔ چنانچہ بیوی نے آن کر مجھ سے اس کا ذکر کیا۔ اس کا ان گولیوں کی آزمائش کے بارہ میں ایسا پختہ ارادہ ہو گیا کہ قبل اس کے کہ مجھ سے کچھ پوچھے گچھے یا دریافت کرے "میاں! اس دوا کو کھا ہی لو گے؟" وہ فوراً باہر گئی اور "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز" کا ایک بکس لے آئی۔ مگر صاحب اس کا یہ کام باوجودیکہ مجھ سے استمزاج کئے بغیر عمل میں آیا لیکن پھر پوچھو تو یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کا میں کسی طرح شکریہ ادا کر ہی نہیں سکتا۔ میں نے ابھی ان گولیوں کا دوسرا بکس شروع نہیں کیا تھا کہ بالیقین مجھے دن بدن افاقہ ہونے لگا۔ میرا درد اگرچہ آہستہ آہستہ لیکن قطعاً دور ہونے لگ گیا۔ اور دسمبر گزشتہ کے ختم ہوتے ہوتے میں بالکل اچھا ہو گیا۔ اس وقت سے پہلے کی نسبت میری حالت بہتر تو بلاشبہ تھی مگر پھر بھی دل میں ٹھان لیا تھا کہ اس دوا کا برابر استعمال کئے جاؤنگا تاوقتیکہ مرض کا بالکل قلع و قمع نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا۔ اور اب تک صرف ایک بکس ان گولیوں کا اور خریدا ہے۔ ریپورٹر۔ اس وقت سے تو پھر کبھی تمہیں ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی؟

مسٹر تو۔ مطلق نہیں۔ بلکہ جیسا تندرست میں اب ہوں ایسا کبھی عمر بھر نہیں رہا۔ چند روز کا ذکر ہے۔ کہ برمنگھم سے ایک شناسا دار جس نے مجھے بیماری کے بعد نہیں دیکھا تھا۔ میری ملاقات کو آیا۔ تو وہ بمشکل پہچان سکا کہ میں وہی شخص ہوں جو اس حالت میں تھا یا کوئی اور۔ اس نے مجھ سے کہا کہ "تم بالکل نوبر نوجوان معلوم ہوتے ہو"۔ میں بخوبی چل پھر سکتا ہوں۔ کھانا کھانے کام پر سے گھر تک جاتا ہوں اور بلا وقت لوٹ بھی آتا ہوں۔ حالانکہ یہ آدھ میل سے بھی زیادہ کی چڑھائی ہے۔ مجھے اپنے قدیمی دشمن (مرض کہنہ) کا شائبہ تک معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ میں ایسی ٹمپریچر (حرارت ہوا) میں سے نکلکر آتا ہوں جو کڑاکے جاڑوں میں بھی سو درجہ پر ہوتی ہے۔

یہ اس بات کی قطعی شہادت ہے کہ ڈاکٹر ولیمز کی پنک پلز فارسپل پیل نے ان امراض کو فائدہ بخشا ہے۔ جو کمزوری اعصاب اور کثرت محنت اور سکونت مقامات حارہ کے نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور فالج لوکوموٹر ایٹیکسی (آخرالذکر مرض کو معمولی دواؤں سے فائدہ نہیں ہوتا) سائیٹکا۔ سینٹ وٹس ڈانس ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ دردسر۔ ضعف قلب۔ اور وہ امراض جو ضعف اور خون کی کمی سے لاحق ہوتے ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ وقی نقرس۔ سوء ہضم ضیق النفس۔ اختناق الرحم اور عورتوں کے اور امراض جو چہرے کے زرد اور پیلا پڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ بہر طور یہ گولیاں زن و مرد دونوں کے لئے خصوصاً مفید ہیں۔ یہ گولیاں بکسوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ جو دو نیچ لمبا اور دو نیچ کے برابر مدور ہوتا ہے۔ اس کے ارد گرد کاغذ چسپاں ہوتا ہے اور سرخ روشنائی سے پورا نام (رسات الفاظ) "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فار پیل پیپل" لکھا ہوتا ہے۔

قیمت فی ڈبہ صرف دو روپیہ ہے۔

یہ گولیاں بازاروں میں اور برہما۔ ہندوستان اور سیلون کے دواسازوں کے یہاں سے مل سکتی ہیں +

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ درکار ہیں

نمبر ۲۷۔ کالبادیوی روڈ بمبئی اور ۵۸ کیننگ سٹریٹ کلکتہ میں

جو گولیاں انکے عوض میں کھلی ہوگی یا دوسرے طریقہ سے فروخت ہوتی ہیں وہ محض ناقص ہوتی ہیں +

جنتری ۱۹۰۱ء جسمیں علاوہ تاریخوں کے نہایت ہی کارآمد مفید معلومات درج ہیں۔ مفت نذر +

فارم تشخیص امراض مفت نذر — مگا کر دیکھئے کہ مرض قابل علاج ہے یا نہیں اگر ہے تو کب تک صحت ہوگی

شربت مقوی اعصاب

شربت مقوی اعصابی بوتل چار روپے

عصائے پیرِ جوانوں کا سچا دستگیر۔ مرد جبتک نڈر ہے مرد ہو تو اُس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ مردی کیا چیز ہے؟ مردی نہ صرف ہوائے نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا دجود اُس حرارت غریزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے + جبتک جسم میں یہ قوت طوائی اپنے وزن پر موجود رہتی ہے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر پیدا ہو بھی جائے تو ٹھہر نہیں سکتا۔ جو مختلف امراض جسم انسان میں پیدا ہوتے ہیں وہ صرف اسی طاقت خدائی کے کم ہونے سے ہوتے ہیں۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے۔ اِس مرکب کے استعمال سے کمی طاقت نسیان و تکان نہیں ہونے پاتا۔ بدن کو کندن بناتا ہے۔ روح جسم کی صحت کے تابع رہتا ہے۔ اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا۔ تکان جڑ ہے تمام امراض کا۔ اگر آپ تھوڑے کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے سات گھنٹہ سے زیادہ کام کرنے بھی نہ تھکینگے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ تکان کے انڈے بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مادہ کو اپنے ہاتھوں ضائع کر چکے ہوں جس سے نہ عقل درست ہو نہ ذہن نہ یاد۔ نہ صدہ سے چاہتے کچھ ہوں اور زبان سے کچھ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہو۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر کی خلیہ میں کیا ہے خوش ہونے کے منحوم ہو جاتے ہوں۔ تو یہ خوش کن دوا کھائیے۔ الغرض جب تمام جسم ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس مقوی کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ اُن مخفی دکھوں کا سب سے عمدہ علاج ہے جسکی تکلیف آپ مارے شرم کے کسی طرح نہیں بتلا سکتے۔ یہی ایک دوا ہے جو جسم سے دشمن کے پرانے قبضہ کو ایک ہی پیچی میں اکھاڑ دیتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ بد دشمن قریب جو سکے ہاتھ پر سوکھے معدے تباہ پیدا ہوں تو اس مرکب کو پی کر دیکھئے۔ کمزوری اور بد ہضمی بیوقت بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں۔ ہمارے کوتاہ قدر سے دکھ سہتے بے ڈول معصوم۔ کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی زندہ تصویر ہیں اور ہمارے قابل رحم ہیں۔ اگر آپ نوجوان ہو کر آپ کو نیکی سے یاد کریں تو اسکو استعمال کیجئے۔ ورنہ یاد رکھئے وہ مصیبتیں جھیلنی پڑیں اور دکھ سہنے پڑیں جب یہ کہیں گے کہ سب والدین کی شکایتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو شاید نہیں اگر کبھی ذائقہ خیر سے یاد کریں۔ یہ مرکب آئندہ نسلوں کے درست کرتے ہیں اور موجودہ جسمانی تکالیف کے ازالہ میں بے مثل بے مثال دوا ہے۔ آپ اسکے استعمال سے زمانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بزرگ کو جوان مرد کو مسائل بوڑھے کو صاحب کار بناتا اس کا معمولی کام ہے اسکے استعمال سے عمر بھر اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ مادہ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس کے بعد شادی کو دانی خانہ آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اسکو ضرور استعمال کریں +

قیمت فیبوتل چار روپے (الف) محصول ڈاک بذریعہ خریدار پر ہر مرکب استعمال بوتل کے ساتھ ہوگا۔

طاعون کا نام

خلاف احکام فطرت افعال کا نتیجہ نہ صرف اعضا کو بیکار کر دیتا ہوتا ہے بلکہ ان غلطیوں کا بدلہ اس زندگی دبال جان ہو جاتی ہے۔ مقامی نقص نہ صرف ان کو تباہ کر دیتا ہے بلکہ آلات مضمر آلات خون کے بگڑنے سے زندگی کے تمام اعضا خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسی غلطی کر چکے ہیں جس سے اس شعر کے مصداق ہوں ؎

زندگی لاچارہ مایوس گاہ افتادہ است
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

یہ ان عوارض کو دور کر دیتا ہے جو اپنی ناعقلوں خرید کئے گئے ہوں۔ مردہ اعضا کو تازہ کرتا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے افعال ناشائستہ کی تلافی کرتا ہے۔ رجولیت پر سے بدنما دھبہ اٹھا دیتا ہے۔ یہ دعوے علمی اصول پر مبنی ہے کوئی زبانی جمع خرچ نہیں۔ فیبوتل چار روپے (الف)

جوشاندہ

جوشاندہ جس کو سارس اپریلا کہتے ہیں یہ ایک بوٹی ہے جو ہزاروں سال سے ہر فرقہ ہر مذہب کے حکماء و اطبا نے تسلیم کیا ہے کہ اس سے بہتر کوئی دوسری دوا مصفی خون نہیں خون فاسدہ کو جسمیت سے صاف کرنا اسی کا کام ہے۔ غلاظات کو نکال کر خون کو پاک کر دیتا ہے۔ رنگ سیاہ سرخ بناتا ہے۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ خارش۔ داد۔ بدھی اور ہر قسم کا درد۔ بخار۔ بگڑے ہوئے پٹھوں کا درد۔ گلٹیاں۔ غدہ۔ ناسور وغیرہ کے لئے یہ اکسیر دوا ہے۔ ڈاکٹری دلایتی سے ہوئے ہماری مزاجوں کے موافق نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ گرم اور بوجہ امیز شر شراب سنوچیا ہیں +

قیمت شیشی کلاں تین روپے (ے)
خورد کہ دو روپیہ (ے)

ٹرافوڈون

فلکزہ (ان) ہر قسم کے درد خواہ وہ کسی حصہ جسم میں ہو فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ نزلہ زکام کھانسی بخار اور ہر قسم کے درد ہو جاتے ہیں۔ ۲ گھنٹہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ ۲ گھنٹہ بعد دوسری خوراک دینی چاہیئے۔ (عاع)

اعلان

خلاف اخبار ہو جاتے ہیں۔ کلف اور غبار کی وجہ سے کپڑے جلد پھٹ جاتے ہیں۔ کپڑے کو دھونے سے پہلے اس میں ڈالنے سے کپڑے کو نقصان نہیں پہنچتا۔ میل بھی صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ تولہ ایک روپیہ

نعمت دنبر

درد دانی بہرہ بہن کانوں کی سائیں سائیں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ (عصم)

تریاق السوال

سفید بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ ۲۰ روز کے استعمال سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۲ تولہ (عاع)

زوکن

کے بال اگانے کے لئے اور داڑھی مونچھ بہت جلد بڑھانے کے لئے اور بال نہ ہوں تو بھی پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ۲ تولہ صرف (عاع)

ٹرافوڈون

فلکزہ (ان) ہر قسم کے درد خواہ وہ کسی حصہ جسم میں ہو فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ نزلہ زکام کھانسی بخار اور ہر قسم کے درد ہو جاتے ہیں۔ ۲ گھنٹہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ ۲ گھنٹہ بعد دوسری خوراک دینی چاہیئے۔

ایک ہزار روپیہ انعام

خرچ آمد و رفت کے علاوہ وہ شخص کو دیا جائیگا جو ان گولیوں کے اجزاء کے بغیر ان سے اچھی مقوی گولیوں کا ڈاکٹری نسخہ بتاوے

نادری جواہر ریزہ نروین ٹانک پلز

NERVINE TONIC PILLS

نادری گولیاں بذریعہ رجسٹری روانہ کی جاتی ہیں

۶۰ گولی ÷ ÷ ÷ ÷ دو روپے ÷ ÷ ÷ ÷ (عہ)

یہ گولیاں آسمانی بوٹی نہیں سنیاسیوں کی تلاش کا خبط نہیں فضول و اہیوں کا جھوٹا منتر نہیں جنکا کبھی پتہ ظاہر نہو

ان گولیوں کے بڑے اجزاء اکسٹراکٹ ڈیمانا اور اکسٹراکٹ نکس وامیکا اکسٹراکٹ کوکا فیری فاسفیٹ وغیرہ ہیں جنکو لنڈن کے مشہور و معروف دواسازان مسرز برگائن برجز اینڈ کمپنی و مسرز ہیولٹ اینڈ سن (گورنمنٹ کنٹریکٹرز) وہیرنگ اینڈ کو وغیرہ تیار کرکے بھیجتے ہیں۔ یہ وہ گولیاں ہیں جنکے اجزاء کے فوائد و خواص کی نسبت مشہور اور فاضل ڈاکٹروں نے غایت درجہ کی توصیف و ثنا فرمائی ہے۔ نامردی و کمزوری کے دفعیہ کے واسطے ان سے بڑھکر کوئی دوا خیال نہیں کی جاتی۔ یہ گولیاں قوت غیرزی کو چمکاتی ہیں۔ دلکو خاطر خواہ نشاط و تفریح پہنچاتی ہیں۔ غم و حزن بھولسے بھی نہیں آنے پاتے۔ ضعف اور خشکی دماغ کو سریع التاثیر ہیں۔ سدر۔ دوار۔ ظنین۔ نسیان۔ کو بلیغ النفع ہیں۔ قوت حافظہ کو وہ تیزی دیتی ہیں کہ برسوں کی بھولی بسری باتیں یاد آتی ہیں۔ معدہ کی شکایتیں رفع کردیتی ہیں۔ بدن کو تازہ اور خوش رونق بنادیتی ہیں۔ بھوک اتنی بڑھ جاتی ہے اور ہاضمہ میں وہ جودت آتی ہے کہ ادھر کھایا ادھر ہضم۔ ثقیل ہو یا خفیف سب بھسم۔ دافع ریاح ہیں جگر کی خرابیوں کی اصلاح ہیں۔ چند ہی دنوں میں رنگت یاقوت کی طرح دمکنے لگتی ہے اور کشایش کے اکثر عوارض کے لئے مخصوص الفوائد ہیں جریان۔ کمزوری۔ رقت۔ ضعف۔ تقطیر سلسلبول کا نام تک نہیں رہنے پاتا۔ تولید و تغلیظ و تصلب عصب میں بے عدیل ہیں۔ اکثر اشخاص ایام جوانی اور عالم شباب میں بوجہ عیاشیوں۔ بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں سے مجوب اور خراب خستہ ہوجاتے ہیں اور بوجہ شرمساری و بیماری حسرت بھری آہیں بھرا کرتے ہیں انکے حق میں یہ رشک اکسیر مایدہ جان اور قوت روان ہیں ÷

باایں ہمہ خوبی قیمت ۶۰ گولیاں دو روپے (عہ) اور ۱۲۰ گولیاں چار روپے (للہ) ÷

طلائی قوی

یہ روغن ایام جوانی کی بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے تمام نقصوں کا دافع۔ رگوں و پٹھوں کی کمزوری کو سریع نافع ہے۔ اسکی مالش سے بلا تکلیف چھالوں اور دانوں کے داغ و پھٹے درست ہوتے ہیں اور رطوبات فاسدہ دگولیوں دونو کا استعمال لازمی ہے۔ قیمت فیشیشی طلائے برقی دو روپے (عہ) ÷

محصول ڈاک گولیاں و طلائے ۶ اور تمام فرمایشیں باجازت ویلیو پے اہل مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں ÷

مفصل اشتہار جسمیں لنڈن فرانس۔ جرمن کے نامی گرامی ڈاکٹروں کی شہادتیں ہیں پارسل گولیوں کے ہمراہ ارسال ہوتا ہے ÷

تمام فرمایشیں بنام **محمد امام الدین** ایلوپیتھک سپیشلسٹ دفتر جہانقدار امرتسر آنی چاہئیں

نوٹ:۔ اگر تمام علاجوں سے مایوس ہو چکے ہو تو ان گولیوں اور طلائے برقی کا استعمال کرو۔

فیروزالدین

جوہر عشبہ فیروزی

امراض ذیل کے لئے مفید مانا گیا ہے۔ اشک کسی درجہ میں ہو بدھ۔ درد اعضا۔ درد زانو و شانہ اشک کے باعث گنٹھیا بہگندر۔ ناسور۔ جسم کا سیاہ ہونا۔ فساد خون وغیرہ +

اس جوہر میں ہمنے اپنے ملک کی بہت سی بوٹیاں وغیرہ شامل کی ہیں تاکہ طبیعت صفراوی و صفراوی کو بھی موافق و مفید ہو۔ صفائی خون کے لئے یہ جوہر ضرب المثل ہے۔ قیمت شیشی خورد " ۱۲ر شیشی کلاں (عاع) ۱۸ر

جواہر سوزاک و قرحہ

اسکے پینے سے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن اور پیپ چھ پہلے گھنٹے کے اندر کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر حالت کے مریض کے لئے مفید ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے (عاع)

عرق طحال

یہ بے نظیر عرق تپ تلی کے دفعیہ کے لئے غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اکثر لوگ جو ڈاکٹری و یونانی علاج سے مایوس ہو گئے تھے اس عرق سے صحت پا چکے ہیں۔ فیشیشی (عاع) ۱۸ر

جوہر فیروزی

تپ تلی اگر تھوڑے عرصہ کی ہو تو یہ گولیاں اکسیر ہیں۔ اگر تپ یا لیف دیرینہ ہو تو پھر یہ جوہر اور عرق طحال دونوں کا استعمال کریں۔ فیبکس ۴۸ گولی ۱۲ر

حب بواسیر

ان گولیوں کے استعمال سے بواسیر خونی ہو یا بادی نیست و نابود ہو جاتی ہے +

قیمت بخیال فائدہ عام ۱۸ر عاع

مرہم بواسیر

مسوں پر لگانے سے یہ مرہم فوراً کیل دیتی ہے +

قیمت فی ڈبیہ (۱۲ر)

جناب ڈاکٹر ولیت ایم اے صاحب ضعف اعصاب کے لئے ... ضعف اعصاب کے لئے ... ضعف اعصاب کے لئے ...

میسرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشنل انسپکٹر صاحب و دیگر ممبران پنجاب

بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دُھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے +

المشتہر۔ پروفیسر مہتا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ (پنجاب)

تازہ سندات

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دُھند۔ ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری خواہ باہر اور اندر کی جلی کا زخم اور ان سے پیپ گرنا چرکا اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائن ڈاکٹروں کا پہنچنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا تامل و شبہ یہ سرٹیفکیٹ دیتا ہوں۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ و انگلینڈ مرستہ +

(۲) میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مستاہ مریضہ اتم دیوی بعمر ۴۰ سال۔ ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں غور و خوض دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دکھتی رہتی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اتنا فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اس ہشیار کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر کھڑی جاتی تھیں۔ صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی +

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے میرے کے سرمہ کا بذکر سردار مہتا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا ہے اور دُھند۔ غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے +

راقم ڈاکٹر جے۔ ایل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میرے کا سرمہ۔ جو کہ سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے +

سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن لاہور +

تازہ آنریری سندات

جو کانعام

حصص میرے کے سرمہ کی سندات

جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کمیٹی

فرضی ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ

انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک

میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا جائیگا

روزبازار پریس امرتسر میں شیخ غلام محمد مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا +